جملہ حقوق محفوظ ہیں

اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

عکسی

ذخیرۂ مناقب کامل جدید

معہ اضافہ

مع

ہفت بند مُلّا کاشیؒ

و

مُناجات حضرت فاطمہؑ و حضرت عباسؑ علمدار

اِس میں تمام وہ مقبول مناجات اور چند نایاب مناقب درج کیے گئے ہیں۔ جو عرض مطالب اور کشودِ حاجات کے لیے بعد نماز پنجگانہ مومنین تلاوت کرتے اور بابِ اجابت سے قریب ہوتے ہیں

ناشران

کُتب خانہ اثناء عشری (رجسٹرڈ)

مغل حویلی، اندرون موچی دروازہ۔ لاہور۸

عکسی وظائف الابرار کامل جدید

مترجم معہ اضافہ

مترجم :- جناب مولانا حافظ فرمان علی صاحب مرحوم و مغفور

یہ دس سورۃ ہائے قرآنی اور پچیس ۲۵ دعاؤں کا بہترین مجموعہ ہے جن کے متعلق علمائے کرام نے توثیق فرمائی ہے ۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے :-

سورۃ ہائے قرآنی :- سورہ یٰسین ۔ سورہ فتح ۔ سورہ عم ۔ سورہ واقعہ ۔ سورہ ملک ۔ سورہ رحمٰن سورہ دھر ۔ سورہ الکوثر ۔ سورہ مزمل ۔ آیتہ الکرسی ۔

دعائیں :- (۱) دعائے مشلول (۲) دعائے کمیل (۳) دعائے جوشن صغیر و کبیر (۴) درود طوسی (۵) دعائے توسل (۶) دعائے جناب امیر منظوم (۷) دعائے صد سبحان (۸) دعائے ہلال (۹) اسمائے اعظم (۱۰) حدیث کسا (۱۱) دعائے سباسب (۱۲) دعائے صباح (۱۳) دعائے صنمی قریش (۱۴) دعائے نور کلاں (۱۵) دعائے نور صغیر (۱۶) نادِ علی کبیر (۱۷) دعائے وسعتِ رزق (۱۸) دعائے مغفرت (۱۹) دعائے عافیت (۲۰) دعائے حضرت علیؑ (۲۱) دعائے طلب حاجات (۲۲) دعائے ابوذر (۲۳) اعمال صلوٰۃ جمعہ (۲۴) دعائے درازیٔ عمر (۲۵) زیارت حضرت حجتؑ ۔

چند خصوصیات :- اس کی لکھائی اتنی موٹی ہے کہ ضعیف العمر لوگ بھی اسکو بآسانی پڑھ سکتے ہیں ۔ اس سے پیشتر پاکستان میں اتنی موٹی لکھائی کی اب تک شائع نہیں ہوئی ۔

نوٹ :- کتاب خریدتے وقت مندرجہ ذیل باتوں کا خاص طور پر خیال رکھیں ۔

کتاب وظائف الابرار کامل جدید معہ اضافہ : کتب خانہ اثنا عشری (رجسٹرڈ) لاہور کی مطبوعہ خریدیں جسکی لکھائی موٹی سے موٹی اور چھپائی بہترین آفسٹ پر اور حجم ۴۱۶ صفحات ۔ سائز ۱۸x۲۳/۸ سفید کاغذ مجلد معہ رنگین ٹائیٹل ہدیہ لاگت کے قریب ۔ ہدیہ

ملنے کا پتہ

کتب خانہ اثنا عشری مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور ۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

السلام اے سایہ ات خورشید ربّ العالمین

سلام ہو آپ پر اے وہ ذاتِ اقدس کہ جس کا سایہ انور پروردگارِ عالم کا خورشید ہے

آسمان عزّ و تمکیں آفتابِ داد و دیں

عزت و آبرو کے آسمان اور انصاف و دیں کے آفتاب

مقصدِ تنزیلِ بلّغ مظہرِ اسرارِ غیب

آیۂ بلّغ ما اُنزِلَ اِلَیکَ کے نازل فرمانے کے مقصد غیب کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے

مطلعِ یتلوہ شاہد، مقطعِ حبل المتیں

آپ آیۂ یتلوہُ شاہد کے مطلع اور حبل المتین کے مقطع ہیں ۔ آپ

مفتیٔ ہر چار دفتر خواجۂ ہر ہشت خلد

چاروں کتابوں کے مطابق فتویٰ دینے والے اور آٹھوں بہشت کے مالک ہیں

داور ہر شش جہت اعظم امیر المومنینؑ

شش جہت کے حاکم اعظم امیر المومنینؑ

صورت معنی فطرت باعث ایجاد خلق

پیدائش باطنی کے ظاہر کنندہ خلقت کے پیدا کرنے کے باعث

بہترین نسل آدمؑ نفس خیر المرسلینؐ

حضرت آدمؑ کی نسل میں سب سے بہتر خیر المرسلینؐ کے نفس

صاحب یوفون بالنذر آفتاب انما

آیہ یوفون بالنذر کے مقصود اور آیہ انما ولیکم اللہ کے آفتاب

قرۃ العین لعمرک نازش روح الامینؑ

خدا کے محبوب کی آنکھ کی ٹھنڈک جبرئیل امینؑ کے باعث افتخار

در جہاں از روئے حشمت چوں جہانے در جہاں

از روئے حشمت آپ جہاں میں ایسے ہیں جیسے جہاں میں جہاں

بر زمیں از روئے رفعت آسمانے بر زمیں

زمین پر بلندی کے لحاظ سے آپ آسمان کے مانند ہیں

مثل تو چوں شبہ ایزد در ہمہ عالم محال

خدا کی نظیر کی طرح تمام عالم میں آپ کی نظیر محال ہے

ور بود ممکن نہ الا رحمۃ للعالمین

اور اگر ممکن ہے تو سوائے حضرت رحمۃ للعالمین (اور حضرت خیر المرسلینؐ کے دوسرا نہیں)

کاتب دیوان امرت موسیٰؑ دریا شگاف

موسیٰؑ کہ جن کے لیے دریا پھٹ گیا آپ کے دیوان کے کاتب ہیں

پردہ دار بام قصرت عیسیٰؑ گردوں نشیں

عیسیٰؑ گردوں نشیں آپ کے محل کے کوٹھے کے دربان ہیں

از عطائے دست فیاض تو دریا مستفیض

آپ کے سخی ہاتھ کے فیض سے دریا بھی فیض اٹھاتا ہے

وز ریاض نزہت طبع تو رضوان خوشہ چیں

اور آپ کی پاکیزہ طبیعت کے باغوں کا رضوان مالک جنت خوشہ چیں ہے

نقشبند کاف و نون از بدو فطرت تا کنوں

کاف و نون (یعنی کن) سے پیدا کرنیوالے نے خلقت کی ابتدا سے اس وقت تک

ناکشیدہ چوں مہ رخسار تو نقش مبیں

آپ کے رخسار کے چاند جیسا کوئی روشن نقشہ نہیں بنایا

عالم علم لدنی شہسوار لو کشف

علم لدنی (یعنی خدا داد) کے عالم (اسرار) لو کشف کے شہسوار

ناصرِ دین نفسِ پیغمبر امام المتّقین
دین کے مددگار پیغمبر خدا کی جان پرہیزگاروں کے پیشوا

ناشنیدہ از زمانِ مہد تا پایانِ عمر
گہوارے کے زمانہ سے لے کر آخر عمر تک

بے رضائے حق زِ تو حرفے کراماً کاتبین
خدا کی خوشنودی کے سوا کوئی حرف آپکے اعمال کے بزرگ کاتبوں نے نہیں سنا

آنکہ مدّاحش خدا همدم رسولؐ اللہ بود
وہ جناب جن کا خدائے تعالیٰ مداح اور رسولؐ اللہ ہمدم ہوں

گر کسے ہمتاش باشد ہم رسولؐ اللہ بود
اگر کوئی اُن کا مثل ہو سکتا ہے تو وہ رسولؐ اللہ ہی تھے

---

(۲)

اے بغیر از مصطفٰےؐ نابود ہمتائے تو کس
اے وہ جناب کہ حضرت محمّد مصطفٰےؐ کے سوا کوئی آپ کا مثل نہیں

بستہ بر مہرِ تو ایزد مہرِ حور العین بس
آپ کی محبت کو ایزد پاک نے فراخ چشم حورانِ بہشت کا مہر قرار دیا ہے

مہرۂ مہر از گلوئے صبح بر نا در فلک
آفتاب کی ٹکیا کو صبح کے گلے سے فلک نہ نکلنے دے

گر نہ از مہرت برآید صبحِ صادق را نفس
اگر صبح صادق آپ کی محبت کا دم نہ بھرے

کاروانِ سالارِ جاہت چوں کند آہنگ راہ
آپ کے مرتبہ کا قافلہ سالار جب کوچ کا ارادہ کرتا ہے تو

چرخ را بر دست پیش آہنگ بندد چوں جرس
چرخ کو بجائے گھنٹہ کے اپنے آگے دھر لیتا ہے

ضربتِ دستِ تو ار دستاں بدیدے در مصاف
اگر میدانِ جنگ میں رستم کا باپ آپ کے ہاتھ کی ضرب دیکھتا

مرغِ روحش بیگماں از بیم بشکستی قفس
تو خوف سے اُس کا مرغِ روح (جسم کا) پنجرا توڑ ڈالتا

ور شکوہت را بمیزانِ معانی برکشند
اگر آپ کی شان و شوکت کو حقیقت کی ترازو میں رکھیں

از رہِ خفت کم آید بوقبیس از یک عدس
تو خفت کے باعث بوقبیس پہاڑ ایک مسور کے دانے سے بھی کم اُترے

باشکوہِ صولتت دستان نیاید در شمار
آپ کی ہیبت کے شکوہ کے سامنے بہادروں کی کوئی گنتی نہیں

در پرِ عنقائے مغرب کے شکوہ آرد مگس
دُور دَراز کے جانے والے عنقا کے پَر کے سامنے مکھی کی کیا ہستی ہے

چیست با قدرتِ سپہر و کیست با رائے تو مہر
آپ کے وقار و عظمت کے سامنے آسمان کیا چیز ہے اور آپکی روشن رائے و تدبیر کے

زاں ز قدرت مستعار و دیں ز رایت مقتبس
مقابل سورج کیا ہے وہ آپکی عظمت و وقار سے آسمان کی بلندی عاریت لی گئی ہے اور آفتاب

گر دلِ دریا عطایت موج بر گردوں زند
آپکی رائے سے اخذ کیا گیا ہے۔ اگر آپکا دریا بخش دینے والا دل آسمان پر موج زنی کرے

لجۂ گردوں دراں گرداں نماید ہیچو خس
تو آسمان تنکے کی طرح پھرتا ہُوا نظر آئے

اندراں میداں کہ مرداں سعادت جوئی را
جس میدان میں کہ سعادت کے متلاشی مردوں کے

از رہِ مردی عناں از دست بر باید فرس
ہاتھ سے مردانگی کی صُورت سے باگ لے کر گھوڑا اُڑاتے ہیں

نشترِ شمشیرِ شیراں رفتے در شریاں نہد
تو شیروں کی تلواروں کے نشتر رگوں میں در آتے ہیں

چوں طبیب مرد گیرد ساعدِ جاں را مجس
اور موت کے طبیب کے مانند جان کی کلائی کی نبض دیکھنے لگتے ہیں

از میانِ مشرقِ میداں بر آئی مہر وار
تو آپ میدان کے مشرق میں سے سورج کی مانند اس طرح نکلتے ہیں

رایتِ نصرت ز پیش و رایت دولت ز پس
کہ فتح مندی کا جھنڈا آگے آگے ہوتا ہے اور دولتمندی کا نشان پیچھے پیچھے

خلق ہفت اقلیم اگر آں روز ہمدستاں شوند
اگر ہفت اقلیم کی خلقت اس روز متفق ہو جائے

از رہِ مردی نیارد تاب میدان تو کس
تو بھی آپ کی مردانگی کے مقابلہ کی کسی میں تاب نہ ہو

صورت گردد مجسّم فتح گوید آشکار
فتح مجسّم و متشکّل ہو کر پکار کر کہے

لا فتیٰ اِلّا علی لا سیف اِلّا ذو الفقار
کہ علیؑ کے سوا جوان نہیں اور ذو الفقار کے سوا تلوار نہیں

(۳)

اے سپہر عظمت از قدرِ تو زیور یافتہ
اے وُہ جناب کہ عظمت کے آسمان نے آپکی شان سے زینت پائی

آفتاب از سایۂ چترِ تو افسر یافتہ
آفتاب نے آپ ہی کے چتر کے سایہ سے تاج پایا

از غبارِ درگہِ عرش احترامت آشکار
آپ کے عرشِ احترام درگاہ کے غبار سے ظاہر ہے

کیمیا گر نسخۂ گوگردِ احمر یافتہ
کیمیا گر نے سُرخ گندھک کا نسخہ پایا

بر اُمیدِ نقشِ رُویت دستِ نقاشِ ازل
آپ کے رُوئے مُبارک کے نقشے کی اُمید پر نقاشِ ازل نے

نقشہا بر بستہ لیکن چوں تو کمتر یافتہ
بہت سے نقشے کھینچے لیکن آپ جیسا کم پایا

ہر کہ دستت را بدریا کرد نسبت بیگماں
جس نے آپ کے ہاتھوں کو دریا سے نسبت دی اُس نے بیشک

رشحۂ دستِ ترا دریائے اخضر یافتہ
آپ کے ہاتھ کے ذرا سے چھینٹے کو دریائے اخضر پایا

رُوزِ فتح الباب تو بر دستِ دریا بارِ تو
دروازہ کھولنے کے دن آپ کے ہاتھ کے سمندر پر

نسر طائر را فلک چوں بط شناور یافتہ
مُرغِ نسر (ایک ستارہ کا نام ہے) کو آسمان نے بط کی طرح تیرتا ہوا پایا

ہر کہ مہرِ مہرِ تو بر صفحۂ جان نقش کرد
جس نے آپ کی محبت کے سُورج کا جان کے صفحہ پر نقش کھینچا

مخزنِ دل را چو کانِ زر توانگر یافتہ
تو دل کے خزانے کو سونے کی کان کی طرح دولتمند پایا

بازِ قدرت ہر کجا بالِ جلالت کردہ باز
آپ کی قدرت کے باز نے جس جگہ جلال کے بازو کھولے

طائرانِ سدرہ را در زیرِ شہپر یافتہ
تو سدرہ کے پرندوں (فرشتوں) کو پروں کے نیچے پایا

ہر کہ اندر آفرینش لافِ بالائی زدہ
عالم میں جس نے بلندی کی شیخی ماری

رفعتت را ز آفرینش پایہ برتر یافتہ
تو آپ کی بلندی کے پائے کو ابتدائے خلقت سے آج تک سے برتر پایا

ہر کہ دست حاجت برجود تو برداشتہ
جس نے کہ حاجت کا ہاتھ آپ کی بخشش پر اٹھایا

تا قیامت دست خود را حاجت آور یافتہ
تو قیامت تک اپنے ہاتھ کو حاجتوں کا پورا کرنے والا پایا

با خدا و مصطفےٰ رائے تو یک رو داشتہ
آپ کی رائے خدا و مصطفےٰ کی مرضی کے موافق ہے

از خدا و مصطفےٰ شمشیر و دختر یافتہ
خدا و مصطفےٰ سے تلوار اور بیٹی پائی

ساقیِ کوثر نہ چنداں مدح باشد مر ترا
ساقیِ کوثر کچھ آپ کی بڑی تعریف نہیں ہے

اے ز تو دریائے فطرت کان گوہر یافتہ
آپ وہ ہیں کہ ایجاد کے دریانے آپ سے گوہر کی کان پائی ہے

با صفائے گوہر پاک تو رضواں سالہا
آپ کے گوہر کی پاکیزگی کے مقابلہ میں رضوان نے برسوں تک

خاک عجلت بر جبیں آب کوثر یافتہ
شرمندگی کی خاک آبِ کوثر کی پیشانی پر پائی ہے

گر نہ بودے ذات پاکت آفرینش را سبب
اگر آپ کی ذاتِ پاک پیدائش کا سبب نہ ہوتی

تا ابد حوّا ستروں بودے و آدم عذب
ہمیشہ حوا بانجھ رہتیں اور آدم بے تخم رہتے

(۴)

اے معظم کعبۂ اصل از بیان مصطفےٰ
آپ بیانِ مصطفےٰ سے اصل کعبہ معظم ہیں

قبلۂ دنیا و دیں جانِ جہان مصطفےٰ
دنیا اور دین کے قبلہ اور جہان مصطفےٰ کی جان ہیں

از نقود گوہر معنی لبالب شد دہاں
معنی کے جواہرات کی نقدی سے دہن مبارک لبالب ہوگیا

تا نہادی لب بہ صورت بر دہان مصطفےٰ
جب سے ظاہر میں آپ نے محمد مصطفےٰ کے منہ پر لب رکھے

رہروان عالم تحقیق را نا بودہ راہ
عالم تحقیق کے رستہ چلنے والوں کو رستہ نہیں مل سکتا

بے زمین بوس درت بر آستان مصطفےٰ
بغیر آپ کے دروازہ کی زمیں بوسی کے حضرت محمد مصطفےٰ کی چوکھٹ پر

اے باستحقاق بعد از مصطفےٰ غیر از تو کس
استحقاق کے ساتھ بعد حضرت محمد مصطفےٰ آپ کے سوا

نا نہادہ پائے تمکیں بر مکان مصطفےٰ
کسی نے آنحضرت کی جگہ پر رتبہ کا قدم نہیں رکھا

گرچہ در عالم باقبال تو شاہا کردہ ام
اے شاہدیں اگرچہ آپ کے اقبال سے عالم میں مَیں نے وُہ کام کیا ہے

آنچہ حسّان کرد در وقت و زمان مصطفےٰ
جو حسّان نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کیا تھا

لاف مدّاحی دریں حضرت نمی آرم زدن
لیکن مدّاحی کی لاف اس درگاہ میں نہیں مار سکتا

اے ثنا خوان تو ایزد از زبان مصطفےٰ
آپ وُہ ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ کی زبان سے آپ کا ثنا خواں پروردگار ہے

تیغت آں ابریست دریا دل کہ فتح الباب او
آپ کی تلوار ایک دریا دِل ابر ہے۔ جس کی دروازہ کشائی

تازہ دارد ز آب نصرت بوستان مصطفےٰ
بوستانِ مصطفےٰ کو فتح مندی کے پانی سے شاداب رکھتی ہے

تا سپہر شرع زو پر نور شد ہرگز نتافت
جس سے کہ شرع کے آسمان نے روشنی حاصل کی

از تو روشن تر مہے بر آسمان مصطفےٰ
ہرگز اس سے روشن تر چاند آسمان مصطفےٰ پر نہیں چمکا

عرض حاجت بر تو حاجت نیست میدانی کہ چیست
عرض کرنے کی حاجت آپ کے سامنے ضروری نہیں کیونکہ آپ خوب جانتے ہیں

حال اخلاص من اندر خاندان مصطفےٰ
کہ خاندانِ مصطفےٰ کے ساتھ میرے اخلاص کا کیا حال ہے

رفعت بالائے امکاں صورت ناممکن است
امکان سے بالا آپ کی رفعت (کا تصوّر) ناممکن بات ہے

ور بود ممکن بود قدر و توان مصطفےٰ
اور اگر ممکن ہو تو وُہ قدرت و قوت مصطفےٰ ہی سے ہو سکتی ہے

منت خلقم بجان آورد رحمے کن شہا
خلقت کا احساں میری جان کو آ گیا شاہا رحم کیجئے

وارہاں از منتِ خلقم بجان مصطفےٰ
اور مجھ کو احسان خلق سے چھڑائیے قسم ہے آپکو جانِ مصطفےٰ کی

از زبانِ خلق بر ناید صفاتِ ذاتِ تو
خلقت کی زبان سے آپ کی مدح ممکن نہیں

ور برآید نے بود جز از زبانِ مصطفےٰ
اور اگر ہو سکتی ہے تو سوائے حضرت محمد مصطفےٰ کی زبان کے نہیں ہو سکتی

روئے رحمت بر متاب اے کام جان از روئے من
اے مقصد و جان رحمت کا منہ مجھ سے نہ پھیریئے

حرمتِ جانِ پیمبر یک نظر کن سوئے من
پیمبر کی جان کی حرمت کا واسطہ میری طرف ایک نظر کیجئے

(۵)

اے ستودہ مر خدایت یا امیر المومنینؑ
آپ کی تعریف خاص خدا کی تعریف ہے اے امیر المومنینؑ

خواندہ نفسِ مصطفایت یا امیر المومنینؑ
اس نے آپ کو نفسِ مصطفےٰؐ کہا ہے اے امیر المومنینؑ

گر بُدے بالاتر از عرشِ برین جائے دگر
اگر عرشِ برین سے بالاتر کوئی اور مقام ہوتا

گفتمے کانجاست جایت یا امیر المومنینؑ
تو میں کہتا کہ وہ مقام آپ کی جگہ ہے اے امیر المومنینؑ

آنچہ تو شائستۂ آنی زروئے عزّ و جاہ
آپ عزت و جاہ میں جس کے سزاوار ہیں

کس نداند جز خدایت یا امیر المومنینؑ
اُس کو سوائے خدا کے اور کون جانتا ہے یا امیر المومنینؑ

سرکشانِ دہر را آوردۂ سرہا زیرِ حکم
زمانہ کے سرکشوں کو زیرِ فرمان کر لیا

بازوئے زورِ آزمایت یا امیر المومنینؑ
آپ کی زور آزمائی نے اے امیر المومنینؑ

مدح گر شائستۂ ذاتِ تو باید گفت بس
اگر آپ کی مدح آپ کے لائق ہی کہی جائے تو بس

کیست تا گوید ثنایت یا امیرالمومنینؑ
وہ کون ہے جو آپ کی مدح کر سکے اے امیرالمومنینؑ

خازنانِ کان و دریا کیسہ ہا پُر ساختند
کان و دریا کے خزانچیوں نے تھیلیاں بھر لیں

روزِ بازارِ سخایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی سخاوت کے بازار کے دن اے امیرالمومنینؑ

بسکہ لعل اندر دلِ کاں خاک بر سر می کند
کان کے دل میں لعل خاک سر پر ڈالتا ہے

از دلِ دریا عطایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے دریا جیسے بخشش کرنیوالے دل کے سبب یا امیرالمومنینؑ

از نسیمِ بادِ نو روزی نشاید کرد یاد
صہبائے نوروزی کی نسیم کو یاد نہ کرنا چاہیئے

پیشِ خُلقِ جاں فزایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے جاں فزا خلق کے سامنے یا امیرالمومنینؑ

خاطرِ ہمچو من شوریدہ خاطر کے کُند
مجھ جیسے پریشان خاطر کا دل

وصفِ ذاتِ کبریایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کی ذاتِ بزرگ کا وصف کب کر سکتا ہے یا امیرالمومنینؑ

آں چہ عیسیٰؑ از نفس می کرد رمزے بود و بس
عیسیٰ علیہ السلام جو پھونک سے کرتے تھے وہ ایک رمز تھا

از لبِ معجز نمایت یا امیرالمومنینؑ
آپ کے معجز نما لب کا یا امیرالمومنینؑ

ما ہمہ از درگہِ لطفت گدائی می کنیم
ہم سب آپ کے لطف کی درگاہ پر سوال کرتے ہیں

اے ہمہ شاہاں گدایت یا امیرالمومنینؑ
اے وہ جناب کہ تمام بادشاہ آپ کے فقیر ہیں یا امیرالمومنینؑ

فہمِ انسانی چہ داند عزّتِ کارِ تُرا
آپ کے امر کی عزت انسان کی سمجھ میں کیا آ سکتی ہے

کافرینش بر نیاید بارِ مقدارِ تُرا
کیونکہ عالم بھی آپ کی قدر کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا

(٦)

ایکہ فرمان قضا موقوف فرمان شما است
اے وہ جناب کہ تقدیر کا فرمان آپ کے فرمان پر موقوف ہے

دور دوران فلک دورے ز دوران شما است
آسمان کی گردش کا دور آپ کے زمانہ کا ایک دور ہے

آفتابے کا سماں در سایۂ اقبال اوست
وہ آفتاب کہ آسمان اس کے اقبال کے سایہ میں ہے

پرتوے از لمعۂ کوئے گریبان شما است
وہ آپ کے گریبان کے کوچہ کی جھلک کا سایہ ہے

پیر مکتب خانۂ ابداع یعنی جبرئیل
ایجاد کے مکتب خانہ کا بڈھا جبرئیلؑ

باہمہ ذہن و ذکا طفل دبستان شما است
باوجود پورے ذہن اور تیزیٔ فہم آپکے مکتب خانہ کا بچہ ہے

ہر کجا در مجمع قرآں خدا را آیتے است
جہاں کہیں قرآن کے مجمع میں کوئی آیت ہے

از کمال فضل و رحمت خاصہ در شان شما است
نہایت فضل و رحمت کے سبب خاص آپ کی شان میں ہے

چشمۂ کز وے محیط آفرینش قطرۂ ایست
وہ چشمہ کہ دریائے عالم اس کا ایک قطرہ ہے

قطرۂ از لجۂ دریائے احسان شما است
وہ آپ کے دریائے احسان کے گرداب کا ایک قطرہ ہے

نسبت قدر ترا با اوج گردوں چوں کنم
میں آپ کی عظمت کو آسمان کی بلندی سے کیونکر نسبت دوں

زانکہ اوج او حضیض قدر دربان شما است
اس واسطے کہ اس کی بلندی آپ کے قدر کے دربان کی پستی ہے

آنچہ گردوں را بدو چشم جہاں بیں روشن است
آسمان کو جو کچھ دو آنکھوں سے دکھائی دیتا ہے

جز دو قرصے نیست آں ہم فضلۂ خوان شما است
وہ دو روٹیاں ہیں کہ وہ بھی آپ کے دسترخوان کا پس خوردہ ہے

قبۂ نہ چرخ را چوں دانہ برچیند زجا
نو۹ آسمانوں کے قبہ کو دانے کی طرح لیتا ہے

مُرغِ تعظیمے زِجاں بر بامِ ایوانِ شُما است
وُہ عظمت کا مُرغ چُن لیتا ہے جو آپکے محل کی چھت پر ہے

ہر گُہر کاندر ضمیرِ کانِ امکان قضا است
جو گوہرِ اِمکان کی پوشیدگی کے دل میں ہے

صُورتِ اظہارِ آں موقُوفِ فرماں شُما است
اُس کے اظہار کی صُورت آپ کے فرمان پر موقُوف ہے

آنچہ اَزوے عالمِ امکاں غُبارے بیش نیست
عالم امکاں جس کے سامنے ایک غبار سے زیادہ نہیں ہے

صُورتِ دہ چند زاں رُکنے ز ارکانِ شُما است
اُس کی دس گنی صورت آپ کے ارکان کا ایک رُکن ہے

بندۂ بیچارہ کاشی از دل و جان سال و ماہ
بیچارہ غُلام کاشی دل و جان سے برس اور مہینے

رُوز و شب در خِطّۂ آمل ثنا خوانِ شُما است
رات اور دن خطّۂ آمل میں آپ کا ثنا خواں ہے

بر درِ دولت سرایت رُوئے بر خاکِ نیاز
آپ کی درگاہ کے در دولت پر نیاز کی خاک پر منہ رکھے ہوئے

با دِلِ پُر درد بر اُمّیدِ درمانِ شُما است
درد مند دِل کے ساتھ آپ کے عِلاج کی امید میں ہے

دَردِ پنہاں پیش دَرماں چند نتواں داشتن
معالج کے سامنے اس قدر درد کو پوشیدہ نہیں کرنا چاہیئے

عاقلے نبود زِ درماں دَردِ پنہاں داشتن
طبیب سے درد کو چھپانا عقل مندی نہیں ہے

---

(۷)

تا نجف شُد آفتابِ دیں و دولت را مقام
جب سے کہ نجف دیں اور دولت کا مقام ہوا ہے

خاکِ اُو دارد شرف بر زمزم و بیتُ الحرام
اُس کی خاک کو زمزم اور بیتُ الحرام پر شرف حاصل ہے

کعبۂ اصل است بیشک نزدِ اربابِ یقیں
اربابِ یقیں کے نزدیک بیشک وہ کعبہ ہے

زانکہ دارد عُروۃ الوثقائے دیں دروئے مقام
کیونکہ دین کا مضبُوط سہارا وہاں مُقیم ہے

آفتابِ آسمانِ دین امیرُالمومنینؑ
دیں کے آسماں کے آفتاب امیرُالمومنین

والیِ مُلکِ ولایت حاکمِ دارُالسّلام
ملک ولایت کے والی بہشت کے حاکم

مُبطلِ بُنیادِ بدعت مُنشیٔ احکامِ وحی
بدعت کی بُنیاد کے مٹانے والے وحی کے احکام کے منشی

حاکمِ دین و شریعت دافعِ کُفر و ظلام
دین و شریعت کے حاکم کفر اور تاریکی کے دفع کرنیوالے

سایۂ لُطفش بہ معنی گر نہ بُودے در جہاں
اگر اس کے لطف کا سایہ حقیقت میں جہاں کے اندر نہ ہوتا

صُورتے بُودے جہاں از روئے معنی ناتمام
تو حقیقتاً جہان ایک ناتمام صورت ہوتا

اے سریرِ سروری آوُردہ از جاہِ تو جاہ
اے وہ جناب کہ سرداری کے تخت کو آپکے رتبہ سے رتبہ مل گیا

وے جہانِ آفرینش بُردہ از نامِ تو نام
اور اے وہ جناب کہ عالم موجودات کو آپکے نام سے نام حاصل ہوا

بر سریرِ احتشامت آفتاب از ذرہ کم
آپ کے حشمت کے تخت پر آفتاب ایک ذرہ سے بھی کم ہے

بر زمینِ احترامت ذرّہ خُورشید احترام
اور آپ کی حُرمت کی زمیں پر ذرّہ خورشید کی طرح حرمت والا ہے

با شکوہ شقہ و دستار رُکنِ مسندت
آپ کے شقہ و دستار و مسند کے شکوہ کے سامنے

تاجِ جمشیدی چہ و تختِ سُلیمانی کدام
تاج جمشیدی کیا چیز ہے اور تخت سلیمانی کی کیا ہستی

آنچہ در تعظیم و تمکینِ سُلیماں می رود
جو تعظیم اور توقیر سُلیمان کی ہوتی تھی

اندکے بُود آں ہم از تعظیمِ سلمانؑ تو وام
وہ آپ کے سلمان کی تعظیم میں سے کچھ قرض کے طور پر تھی

تیرِ تقدیرِ قضا پیوستہ در فرمانِ تُست
تقدیر کی تدبیر کا تیر ہمیشہ آپ کے فرمان میں ہے

ننہد از روئے ادب بیروں زفرمانِ تو گام
اَدب کے سبب آپ کے فرمان سے باہر قدم نہیں رکھتا

نسبت بازمرۂ انساں خطا باشد خطا
آپ کو گروہ انساں سے نسبت دینا خطا ہے خطا ہے

گوہر پاکیزہ جوہر راچہ نسبت با رخام
پاکیزہ گوہر کو بھلا پتھر سے کیا نسبت ہے

مثل تو جز مصطفےٰ صورت نہ بندد عقل را
عقل میں آپکا نظیر سوائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ کے کوئی دکھائی نہیں دیتا

معنی ایمان ما اینست روشن والسلام
ہمارے ایمان کے روشن معنی یہی ہیں والسلام

زائران روضہ ات را بر در خلد بریں
آپ کے روضہ کے زائروں کو خلد کے دروازوں پر

می رسد آواز طبتم فادخلوھا خالدین
آواز آتی ہے کہ طبتم فادخلوھا خالدین یعنی تم پاک ہو گئے اور ہمیشہ کیلئے اسمیں داخل ہو جاؤ

کردہ ام ایں نذر مولائے نجف

گر قبول افتد زہے عز و شرف

تمنا مرشد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مالک کیا ہے تو نے جسے مشرقین کا
جس کے لیے ہے غلغلہ شور و شین کا
لخت جگر ہے فاتح بدر و حنین کا
صدقہ جناب فاطمہؑ کے نور عین کا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

یا رازق العباد و یا خالق النجوم
بندوں پہ تیرا فضل و کرم ہے علی العموم
یا دافع البلاء و یا کاشف الغموم
گردش میں آج کل ہے مرا بخت نحس و شوم

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

مختار کائنات ہے اے رب پاک ذات
تیرے سوا نہیں ہے کسی کو کہیں ثبات
مردے کو بخش دیتا ہے تو خضر کی حیات
صدقہ رسول پاک کا دے رنج سے نجات

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

تو بادشاہ خلق ہے اے رب مشرقین
یا رب ادا ہو جلد مرے سر سے سب کا دین
تسکین تجھ سے ہوتی ہے دل کو جگر کو چین
مطلوب سے ملا دے پئے فاتح حنین

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خون حسینؑ کا

توسب کا کارساز ہے اے ربِ بے نیاز
ظاہر ہے تجھ پہ جو کہ ہے بندے کے دل میں راز
محمودؔ تیرا نام ہے بندہ ہوں میں ایاز
تیرے سوا ہے کون کروں جس پہ آج ناز

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

حاجت روائی کر مری اے ربِ دوسرا
معبود تیرا عبد ہے آفت میں مبتلا
صدقہ نبیؐ کی روح کا کر رنج سے رہا
تیرے سوا میں کس سے کہوں دل کا مدعا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

جیسا تو بادشاہ ہے ویسا ہی ہے وزیر
رحمت سے تیری پایا ہے کیا رتبۂ کثیر
تیرے وزیر کا نہیں کونین میں نظیر
امت کا خیر خواہ رسولوں کا دستگیر

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

محبوبِ کبریا ہے لقب شافعِ انام
جبریلؑ در پہ لاتے تھے جسکے سدا پیام
گردوں پہ قدسیوں نے کیا ہے جسے سلام
صدقہ میں اس کے بخش دے میرے گنہ تمام

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ترے نبیؐ کا وصیؑ بھی ہے لاجواب
تیری جناب سے اسے کیا کیا ملے خطاب
وہ آفتابِ دیں ہے تو حیدرؑ ہے ماہتاب
خیبر کشا امیرِ عرب اور بوترابؑ

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

رتبے علیؑ کے سب پہ ہیں عالم میں آشکار
زوجہ ملی بتولؑ سی حیدرؑ کو غمگسار

بنتِ رسول مریم و حوا کا افتخار
دیتا ہوں واسطہ اسی بی بی کا کردگار

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب میں تجھ کو دیتا ہوں شبرؑ کا واسطہ
جو زہر سے شہید تری راہ میں ہوا
جس کو خطاب سیدِ مسموم کا ملا
صدقہ حسنؑ کی روح کا امداد کر خدا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

اے کردگار بہرِ شہنشاہِ کربلا
یارب ہوا ہے جو کہ تری راہ میں فدا
مداح کو حسینؑ کے کر رنج سے رہا
دیتا ہوں واسطہ میں اسی روحِ پاک کا

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

جس نے کہ تیری راہ میں سب گھر کیا نثار
نوکِ سناں سے جس کا کلیجہ ہوا فگار
شانے ہوئے ہیں جس کے تہِ تیغ آبدار
بہرِ جنابِ زینبؑ و کلثومؑ کردگار

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ہوا ہے جو کہ تری راہ میں اسیر
دادا کو جس کے تو نے کیا خلق کا امیر
نوکِ سناں سے جسکو ستاتے رہے شریر
زین العباؑ کا واسطہ اے قادرِ قدیر

ساماں شتاب کر دے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

اے کردگار طفلی میں جو قید میں رہا
حلقہ رسن کا جسکے گلے میں بندھا رہا
بابا کے ساتھ شام میں جس پر ہوئی جفا
صدقہ امامِ باقرؑ عالی مقام کا

ساماں شتاب کردے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ہمارے جعفر صادقؑ جو ہیں امام
روضہ پہ جسکے آتے ہیں قُدسی پئے سلام
جس نے تری جناب سے پایا ہے احتشام
حاصل ہوں دل کے مقصد و مطلب سے مر تمام

ساماں شتاب کردے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

اے ذوالجلال موسیٰ کاظمؑ ہے جنکا نام
اور اپنے قربِ خاص میں تو نے دیا مقام
جنکو جہاں میں ساتواں تو نے کیا امام
دُنیا میں مومنیں رہیں مسرور و شاد کام

ساماں شتاب کردے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

بہرِ رضاؑ نجات دے اے کُل کے بادشاہ
روضہ کو جس کے تو نے کیا عرش بارگاہ
خشکی میں میری ہوتی ہے کشتی یہاں تباہ
اُس کے غلام پر بھی رہے لُطف کی نگاہ

ساماں شتاب کردے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب تقیؑ ہے جو کہ دو عالم کا مقتدا
مذکور جس کا آیا ہے قرآں میں جابجا
تقویٰ بھی جس کے نام سے ممتاز ہو گیا
اس دامِ قرض سے مجھے اب جلد کر رہا

ساماں شتاب کردے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

دے کر نقیؑ کا واسطہ کرتا ہوں یہ دُعا
کھٹکا نہ ہو صراط کا نے خوف حشر کا
دل جس سے ہو غنی مجھے دولت وہ کر عطا
برکت دے میرے رزق میں یارب دے وسرا

ساماں شتاب کردے مرے دل کے چین کا

پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

بہرِ امام عسکریؑ اے خالقِ انام
حاصل ہو مجھ کو دولتِ اقبال و احتشام
دُنیا کے رنج دُور ہوں اور دل ہو شاد کام
اعدائے دین ذلیل رہیں خلق میں مُدام

سامان شتاب کردے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

یارب ہمارے مہدیِؑ ہادی جو ہیں امام
جو مشرکوں سے خلق میں لیویں گے انتقام
دینِ نبیؐ کا جن سے کہ ہو ویگا احترام
سوگند انکی دیتا ہوں اے ربِّ خاص و عام

ساماں شتاب کردے مرے دل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

بہرِ سکینہؑ بانوئے دلگیر اے خُدا
مارا گیا جو تیر سے اصغرؑ سا مہ لقا
دکھلا دے جلد مرقدِ سُلطانِ کربلا
تیری جناب میں ہے یہ مہدی کی التجا

ساماں شتاب کردے مرے دِل کے چین کا
پروردگار واسطہ خونِ حسینؑ کا

دیگر

پیدا کئے ہیں نور سے حق نے یہ پنجتن
ہے حل مشکلات کی میرے یہی جتن
احمدؐ علیؑ بتولؑ حسینؑ اور حسنؑ امام
مشکل کے وقت آپ سے کہتا ہوں یہ سخن

مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کردیا شاہِ پنجتنؑ

اوّل رسُولِ پاکؐ سے کرتا ہوں یہ سوال
ہیگا جہاز چرخ میں میرا شکستہ حال
دریائے غم سے جلد لیجیے مولا مجھے نکال
ہونا خُدا ئے دیں مری کشتی کو تو سنبھال

مشکل پڑی ہے سر پہ مرے آکے اب کٹھن

مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

بعد از نبیؐ تمھیں ہو وصیِ شیرِ کردگار — کرتا ہوں عرض آپ سے یا شاہِ ذوالفقار
اب آ پھنسی ہے ناؤ میری بیچ منجدھار — مشکلکشا علیؑ میرے بیڑے کو پار اُتار

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

زوجہ علیؑ کی فاطمہؑ ہیں دخترِ رسولؐ — اُن سے بھی باادب میں یہ کہتا ہوں دل ملول
بہرِ خدا یہ عرض میری اب کرو قبول — مشکل شتاب حل ہو زیادہ نہ ہووے طول

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

کہتا ہوں پھر حسنؑ سے کہ یا حضرتِ امام — اِس بیکسی کے وقت میں آؤ ہمارے کام
ڈوبا ہوں چاہِ غم میں نکالو مجھے امام — ہو دستگیر خلق کے لو ہاتھ میرا تھام

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مُشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

کہتا ہوں پھر حسینؑ سے اس طرح برملا — تم بھی میری مدد کرو یا شاہِ کربلا
اس آتشِ الم نے مرا دل کو دیا جلا — آیا ہے غم جدھر سے اُدھر جاوے یہ چلا

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

گندم اُنھوں نے کھایا تو انکا ہوا یہ حال — آدمؑ کو جب بہشت سے حق نے دیا نکال
روتے پھرے وہ کوہ پہ گر کر ہزار سال — لاچار ہو اُنھوں نے بھی تم سے کیا سوال

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

آرا نہ چیرتا ذکریا کو تا کمر — وُہ ذکرِ پنجتن سے پناہ مانگتے اگر
ہوتا جو موم بنتا وُہ فولاد کا شجر — کہتے اگر پکار کے یا شاہ لو خبر

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

آیا عتابِ حق کا سلیمانؑ پہ جس گھڑی — تھی ہاتھ میں انگوٹھی وُہ دریا میں گر پڑی
گم ہو گئی تھی سلطنت دیو اور پری — تب سُوئے آسماں پکارے تھے یوں نبیؐ

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

ایوبؑ کے بدن کو تھے جب کھا گئے کرم — تھا ضعف اس قدر کہ لبوں پہ تھا آیا دم
آئی ندا یہ ان کو کریں گے قبول ہم — ایوبؑ اس کلام کو تم پڑھ لو دم بدم

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

یونسؑ نبی کو جبکہ تھی مچھلی نگل گئی — حیران مضطرب تھے نہایت وہ اس گھڑی
کی جستجو بہت ہی یہ مشکل نہ حل ہوئی — آخر شکمِ ماہی کے فریاد کی یہی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مُشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

حیرت کا یہ مقام ہے اور گومگو کی بات — ارض و سما نہ ہوتا نہ دن ہوتا اور نہ رات
پیدا اگر نہ کرتا خدا پنجتن کی ذات — آساں کبھی نہ ہوتیں زمانے کی مشکلات

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مُشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

از بس جو کوئی مومنِ با اعتقاد ہو — اور اس کو نام پنجتنِ پاک یاد ہو

پھر کیوں نہ تیرے لُطف و عنایت سے شاد ہو
آسان ہو جو کیسی بھی مشکل مُراد ہو

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

ہیں بعد مُصطفیٰ کہ ہیں برحق وصی علیؑ
رکھیو شرم میری بھی در دورِ آخری
تم شاہِ دوجہاں ہو میں بندہ جعفری
محتاج بس کسی کا نہ کیجو مجھے کبھی

مشکل پڑی ہے سر پہ میرے آکے اب کٹھن
مشکل کو میری حل کرو یا شاہِ پنجتن

دیگر

یا علیؑ مشکلکشا کل انبیاء کے واسطے
اپنے جان و دل جناب مُجتبیٰ کے واسطے
عرض سُن لیجئے مری خیر النسا کیواسطے
سیّدِ مظلوم مذبوح قفا کے واسطے

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرُالوریٰ کے واسطے

تو ہے ہمنام خدا بے شبہ اے فی الاجناب
گر تو مدد فرمائیے اُنکا ہو مجھ سے انتخاب
سیکڑوں ہیں نام گر لکھوں تو ہو وے اک کتاب
رُوئے رحمت از من برگشتہ قسمت برمتاب

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرُالوریٰ کے واسطے

نامہائے پاک کا منظور ہے اب انتخاب
حل کرو مشکل مری اے شافعِ یومُ الحساب
جس قدر مشہور ہیں لکھتا ہوں اے عالیجناب
یا علیؑ یا ایلیا یا ابُوالحسن یا بوتراب

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

آپکو مشکل میں سب کہتے ہیں یا مشکلکشا
عرش پر جبریلؑ کے وردِ زباں ہیں مرتضیٰؑ

وقتِ مشکل حضرتِ عیسیٰؑ پکارے ایلیا
ایسا مولا چھوڑ کر جائے کہاں یہ بینوا

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

یا علیؑ قومِ نصیری تم کو کہتی ہے خُدا
صادق و صدیق و مصداق اور ہو کشف الورا
بندے تم کو کہتے ہیں شیرِ خُدا یا مرتضیٰؑ
صدق دل سے اب یہی ہے میرا عرضِ مدعا

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کیواسطے

عرش پر تو ہے امیرالمؤمنینؑ نام آپ کا
چین کے سب رہنے والے کہتے ہیں حبا بورا
حیدر و صفدر لنقیص کہتے ہیں جن ہے مقتدا
دُور ہو میرا مرض اب جلد یا مُشکلکُشا

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

آپ کا اسمِ معظم ہر فلک پر ہے جُدا
قاسمِ فردوس و جنت تم کو خالق نے کہا
ہے مَلک کی ایک پر اور دوسرے پر ذُوالعُلا
پھیر دو دستِ کرم مجھ پر بھی اے دستِ خُدا

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

آسمانِ سیومی پر آپ ہیں عبدالحمید
شہر تائب میں تمہیں تمھید کہتے ہیں سعید
چرخِ چہارم پر ہوئے مشہور تم عبدالمجید
دُور کرنا اس مرض کا کچھ نہیں تم سے بعید

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیرالوریٰ کے واسطے

آسمانِ پنجمین پر ہے معین نام آپ کا
مشرکوں نے موتِ احمر نام حضرت کا رکھا
چرخِ سادس پر سماطیل آپ خالق نے کہا
ہیں شیاطین آپ کو قدسیہ کہتے جابجا

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکو رُوحُ القدُس اُستاد کہتے ہیں سدا
ہو وصی احمد کے اور نائب خدا کے شک ہے کیا
آسمان ہفتمیں پر نام ہے رَبُّ العُلا
میری بھی فریاد سُن لو اے شہِ خیبر کُشا

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

کنکعو کہتے ہیں مولا آپ کو اہلِ عجم
سب عرب کہتے ہیں حضرت کو ونی باصد حشم
لوح پر ہے قبل اور ریلسوم بالائے قلم
اس مرض سے دو نجات اب مجھکو اے شاہِ امم

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اور یا لکھا ہے اُسمیں ہیں نے جب دیکھی زبور
روم میں بطر بسا کہہ کرتے ہیں عم اپنا دُور
فلسفہ میں یوشعہ کہتے ہیں اے خالق کے نُور
ارمنی کہتے ہیں فرق آپکو باصد سرور

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

جب کتاب تثلیث دیکھی یا امامُ المشرقین
فرقہ جن میں لکھا ہے آپکو شاہِ حُنین
جا بجا اُسمیں لکھا ہے نام تیرا احمر عین
رات دن میں ایک پل بھی اب نہیں ملتا ہے چین

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکا دریا لکھا انجیل میں خالق نے نام
شامیونمیں نام ہے سرخیل حضرت کا مدام
کہتے ہیں عبرانی میں بلقاطلس ہر صبح و شام
اور بربر ترکی دو ضراں میں ہی شاہِ انام

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے

دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اہلِ فارس آپ کو فیروز کہتے ہیں جناب
نُوح کی کشتی پہ خالق کا ہوا جس دم عتاب
کاہناں دہر میں حضرت کا نودی ہے خطاب
کھکے فروق آپکو چلا یا سر اک شیخ و شتاب

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دین کا رہبر سبھی کہتے ہیں تم کو یا علیؑ
ساری دنیا کے ہو ہادی اور پیمبرؐ کے وصی
سب دمشقی بوعلی کہتے ہیں تم کو یا ولی
چھوڑ کر حضرت کا در کس سے بھلا ہوں ملتجی

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نام حضرت کا ہے جنّت میں سراج الانبیا
نامِ اقدس آپکا ہے اصفہاں میں بوفلا
مصر میں کہتے ہیں مصری آپ کو ام الوفا
ہے مری اب عرض تم سے یا امامِ دوسرا

یا علی وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

کرخیونمیں نام اقدس ہے تمھارا اتقیا
اور نصیری جانتے ہیں آپ کو اپنا خدا
کہتے ہیں اہلِ خطا اپنی زباں سے اولیا
ایک حاجت میں بھی اب لایا ہوں اے حاجت روا

یا علیؑ وعالی واعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

استقالوس ارمنی کہتے ہیں حضرت کو سدا
کعبہ میں اکثر ہیں کہتے آپ کو بیتُ الوِرا
شہسوار لوکشف کہتے ہیں سارے انبیا
راہ بتلاتے ہو سب کو تم ہو کل کے رہنما

یا علی وعالی واعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

حق نے بھیجی تیغ و دلدل آپکو بیشک و ریب
کر دیئے ظاہر خدا نے آپ پر اسرارِ غیب
تابع فرماں ترے ہیں آدم و شیث و شعیب
سب اطباء تو ہیں میری دوا میں سر بہ جیب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

قولِ فردوسی ہے تم ہو حاکم نص جلی
اک زمانہ جانتا ہے آپ ہیں حق کے ولی
ہیں عراقی میر کل اور طوسی کہتے ہیں صفی
مجھ کو بھی آقا نہوے اُس مرض سے بیکلی

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

پیر پیراں میر میراں جانتے ہیں سب فقیر
والدہ نے آپ کی اکثر کہا ہے بو عشیر
شاہِ مرداں اور موجیلاں کہتے ہیں زنگی فقیر
عارضہ سے حال اب ہے غیر اے کل کے امیر

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپ تاج الاولیا ہیں افتخارِ ہر نبی
شاعروں نے بارہا لکھا تمھیں ہادی رضی
وقتِ مشکل انبیاء نے بھی پڑھی نادِ علیؑ
تم سوا بخشے مرض سے کون مجکو مخلصی

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

مطمئن دیکھا گیا توریت میں شاہِ زمن
رُوم میں شاہِ نجف اور ذوالکواکب در ختن
کہتے ہیں نصرت زمانہ میں تمھیں اہل یمن
ایسا آقا جس کا ہو وہ ہو مرض سے خستہ تن

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

شاہِ مرداں شیرِ یزداں اسکے یہ سب ہیں نام
وقتِ مشکل ہر نبی کے آپ ہی آئے ہیں کام

تم کو حیدر میر کوثر کہتے ہیں سب خاص و عام
دفع ہو جائے مرض دو اُس دوا کا مجکو جام

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

حیدرِ کرار و جرارِ دلاور ہو تمھیں
قاسمِ نار و جناں تسنیم و کوثر ہو تمھیں
دستگیر و ناصر و حامی دیاور ہو تمھیں
فاتحِ بدر و حنین و جنگِ خیبر ہو تمھیں

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

مھبطِ نورِ الٰہی ہو شرف سب ہیں حصول
معدنِ علمِ لدنی پاک دامادِ رسولؐ
مخزنِ سرِ سلونی شاہِ دیں زوجِ بتول
خاتمہ ناموں کا ہے ہوئے دعا میری قبول

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نامِ نامی آپکے لاکھوں ہیں اے خیبر کشا
زمزم و یعسوبِ دیں ہو ابن عم مصطفےٰ
اک زمانہ آپ کو کہتا ہے تاج الاوصیا
چرخ پر بدر الدجیٰ اور علم کے در ہو شہا

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

نا دہائے پاک حضرت ہیں جہاں میں بیشمار
ہر بلائے تو شود دور این بخوان معتاد بار
ایک بھی تم سا نہیں دونوں جہاں میں باوقار
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

سب جگہ سے جمع کر کے نام لکھے ہیں شہا
ہیں سوا سو نام گن لو شک نہیں انمیں ذرا
جو کوئی پوچھے ہیں کتنے نام فوراً دو بتا
صدقہ ان ناموں کا ہو جاؤں مرض سے میں رہا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

آپکو اللہ نے بھیجی ہے مولا ذوالفقار
شاہ دیں سائل کو بخشی تم نے اونٹوں کی قطار
جو نجف میں دفن ہو ہرگز نہیں اُسکو فشار
میں بھی اک ادنیٰ گدا ہوں عرض ہے یہ بار بار

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

بار ہا تم نے مدد مولا رسولوں کی بھی کی
بطنِ ماہی میں اماں یونس کو مولا تم نے دی
چاہ سے یوسف کو تم نے آن کے دی مخلصی
اپنے خادم کی خبر لو بیکسی میں یا علیؑ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

یا علیؑ تم کو جنابِ کبریا کا واسطہ
یا علیؑ سُن لیجئے خیر النساء کا واسطہ
یا علیؑ دیتا ہوں میں خیر الوریٰ کا واسطہ
یا علیؑ آؤ جنابِ مجتبےٰ کا واسطہ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

واسطہ خونِ شہیدِ کربلا کا یا علیؑ
واسطہ باقرؑ شہِ ہر دوسرا کا یا علیؑ
واسطہ دیتا ہوں میں زین العبا کا یا علیؑ
واسطہ جعفرؑ امام و مقتدا کا یا علیؑ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

حضرت موسیٰ کاظمؑ باصفا کا واسطہ
اب تقیؑ حضرت نقیؑ پیشوا کا واسطہ
ہو میں رضوی دیتا ہوں حضرت رضاؑ کا واسطہ
اور حضرت عسکریؑ باصفا کا واسطہ

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے

۱۰

دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

اب جنابِ مہدیٔ ہادی کا صدقہ یا امام
رات مستقل فکر اسکی ہی رہتی ہے مجکو صبح و شام
جو مرض لاحق ہیں مجھ کو دفع ہو جائیں تمام
حل کرو مشکل مری اے بادشاہ خاص و عام

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

ایک دل اور غم ہے بیحد مجکو اے دستِ خدا
حال میرا آپ پر ظاہر ہے اے شاہِ ہدا
غیر سے کہنے کا ہے انکار اے بدر الدجا
دردِ دل کس سے کہوں جا کر میں حضرت کے سوا

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دام میں امراض نے مجکو لیا ہے آ کے اب
پھیر دے دستِ شفا مجھ پر کہ تو ہی دستِ رب
تنگ آئے ہیں اطبا لکھ کے نسخے سب کے سب
ضعف سے ہوں جاں بلب ہے دیر کیا شاہِ عرب

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دین و دُنیا میں نہیں مولا کوئی تیرا نظیر
سب ترے در کے گدا ہیں کیا غریب اور کیا امیر
کر دیئے آزاد قیدِ رنج سے صدہا فقیر
دست بستہ عرض کرتا ہے شہا تیرا فقیر

یا علیؑ و عالی و اعلیٰ خُدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

بدلے آدمؑ کے سدا کھایا کیئے نانِ شعیر
حل مشکل میں نہیں شاہا کوئی تیرا نظیر
ہو گئے محتاج تیرے صدقہ سے صدہا امیر
اب تمہیں سے داد اپنی چاہتا ہے یہ وزیر

یا علی و عالی و اعلیٰ خدا کے واسطے
دُور کر میرا مرض خیر الوریٰ کے واسطے

دیگر

یا علیؑ ولی وصیٔ نبیؐ | ہاشمی طالبی و مطلبی
جانشین محمدِ عربیؐ | اَنتَ ثقتی علیک معتمدی

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

خلق عالم سے ہو تمھیں مقصود | ہو ملایک کے بھی تمھیں مسجود
تم ہو مصداقِ شاہد و مشہود | کیوں نہ غالی تمھیں کہیں معبود

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہے تری ذات منبعِ احسان | کشتیٔ نوحؑ کے ہو کشتی بان
مشکلیں تم نے کیں سدا آسان | میری مشکل بھی حل کرو اس آن

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم ہو دربارِ حق کے درباری | فیض تم سے رہا سدا جاری
ہوئے تم سے خلیل گلزاری | ہے غلام آپ کا یہ آزاری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جبکہ یونسؑ پھنسے تھے ظلمت میں | تمھیں مونس تھے انکے وحشت میں
کام موسیٰؑ کے آئے غربت میں | رہے عیسیٰؑ کے یار وحدت میں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

رہے یحییٰؑ کے غمگسار تمھیں | زکریاؑ کے بھی تھے یار تمھیں
ہو محمدؐ کے جاںنثار تمھیں | کرو مجھ کو بھی کامگار تمھیں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

شان میں آئی تیری نادِ علیؑ | لافتیٰ الّا ہے مدح تیری
ہو تمھیں بابِ شہرِ علمِ نبیؐ | سخت مشکل میں جان ہے میری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

اتنی جرأت کہاں کہ خالق سے | تیرا چاکر کچھ اپنا حال کہے
ہو ویں جب آپ حامیٔ عاصی کے | پھر تو بر آئیں مدعا سارے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

اپنے عصیاں سے شرمسار ہوں میں | سخت عاصی گناہگار ہوں میں
کون سے منہ سے روبکار ہوں میں | ہو حمایت تو رستگار ہوں میں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

بارگاہِ خدا ہے وہ درگاہ | ہیں گدا جس کے سارے شاہنشاہ
ایسے دربار میں خدا کی پناہ | کیا کرے عرض مجھ سا نامہ سیاہ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

کروں کس طرح عرض احمدؐ سے | یعنی سبطینؑ پاک کے جد سے

ہے خجالت مجھے محمدؐ سے ۔ میرے عصیاں تو بڑھ گئے حد سے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جبکہ محشر میں ہوں شفیع رسولؐ ۔ نہیں ممکن کہ مجھ کو جائیں بھول
خوف اس کا ہے مجکو زوج بتولؑ ۔ نہ کریں امتی میں مجھ کو شمول

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

وہ سراپا کرم مجسّم ہیں ۔ سب رحیموں سے بڑھ کے ارحم ہیں
پر وسائل سدا مقدّم ہیں ۔ آپ ان کے وزیرِ اعظم ہیں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم اگر ہو شفیع شاہِ عرب ۔ کام بگڑے ہوئے بن آئیں سب
تم کو حاصل ہے قربِ حضرتِ رب ۔ غیر سے کچھ نہیں مجھے مطلب

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

آپ سے ہے یہ التجا میری ۔ بخشوا دیجئے خطا میری
ہووے مقبول ہر دعا میری ۔ نہیں جا امن کی شہا میری

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

احمدؐ مصطفےٰ کی تم کو قسم ۔ مادرِؑ اولیاء کی تم کو قسم
حسنؑ مجتبےٰ کی تم کو قسم ۔ شاہِ گلگوں قبا کی تم کو قسم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو سجادؑ کی قسم سرور ۔ تم کو سوگند باقرؑ و جعفرؑ
تم ہو حلالِ مشکلات اکثر ۔ میری مشکل بھی حل کرو آ کر

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم ہو شرعِ رسولؐ کے ناظم ۔ تم ہو خلد و جحیم کے قاسم
افتخارِ قبیلۂ ہاشم ۔ تم کو سوگندِ موسیٰ کاظمؑ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

تم کو دیتا ہوں میں رضاؑ کی قسم ۔ اور تقیؑ شاہِ اتقیا کی قسم
اور نقیؑ شاہِ اولیاء کی قسم ۔ حسنؑ منبعِ ہدیٰ کی قسم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

تم کو مہدیِؑ دین کی سوگند ۔ اُس امامِ مبین کی سوگند
اُس کے نام و نگیں کی سوگند ۔ ہے رسولِ امین کی سوگند

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو سوگند انبیائے کرام ۔ تم کو سوگند اولیائے عظام
تم کو سوگند عزتِ اسلام ۔ سخت آفت میں مبتلا ہے غلام

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے

یا ولی آپ کا وسیلہ ہے

علمِ احمدؐ کو جو خدا نے دیا — مِن و عن تم کو سب دیا بتلا
اس پہ شاہد ہے آیۂ نجوئی — پھر کروں عرض حال کیا اپنا

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

جس مصیبت میں جاں ہے میری پھنسی — اس سے واقف ہو تم علیؑ ولیؑ
ہیں عیاں تم پہ سب خفی و جلی — کیوں نہ ہو آپ ہیں وصیِ نبیؐ

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

عالمُ الغیب ہے خدا کی ذات — پر ہوئی ہے دیا جو ہو گی بات
اس سے واقف ہیں آپ بے کم و کاست — کیا نہ ہونگی عیاں مری حاجات

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

تم کو خالق نے دی ہے وُہ قدرت — جس سے ہوتی ہے عقل کو حیرت
پست ہے عقلِ کل کی یاں ہمّت — ہو نصیری کو پھر نہ کیوں جُرأت

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

گر نہ اِرشاد آپ فرماتے — کیا عجب تھا جو ہم بہک جاتے
شک تری ذات پاک میں لاتے — وحدہٗ لاشریک ٹھہراتے

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

سخت مشکل ہے یا علیؑ فریاد — اِک زمانہ ہے برسرِ بیداد
کس سے ہوں جا کے طالبِ امداد — دوست جو تھے وُہ بن گئے جلاد

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہوں گنہگار سر سے تا بقدم — سخت بھاری ہے نزع کا عالم
قابضِ رُوح جب کہ کھینچے دم — کام آتا نہیں کوئی اُس دم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

بالیقیں آپ لائیں گے تشریف — ہو گی برکت سے آپ کی تخفیف
پھر یہ ہے آرزوئے عبدِ ضعیف — نہ ہو سکرات کی ذرا تکلیف

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ہے غفورُ الرّحیم ذاتِ صمد — پر خطائیں مری بھی ہیں بیحد
سخت طاری ہے مجھ پہ خوفِ لحد — کیجئے گا ضرور آ کے مدد

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

حوضِ کوثر کے آپ ہیں ساقی — جس کی ہے مومنوں کو مشتاقی
دیجئے گا وہ جامِ براقی — رہے دل میں نہ کچھ ہوس باقی

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

کفر ہے گر کہوں تمھیں خالق — شرک ہے سمجھوں آپ کو رازق

آپ لیکن ہیں حجتِ ناطق	آپ کا یہ غلام ہے صادق

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

ذاتِ احمدؐ کو تم نے پہچانا	ان سے اللہ پاک کو مانا
نہ غلو ہے نہ قول مستانا	آپ کو ہم نے آپ سے جانا

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

حیدرِ شہسوار تم کو کہوں	صاحبِ ذوالفقار تم کو کہوں
اوّل ہشت و چار تم کو کہوں	قدرتِ کردگار تم کو کہوں

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

منبع ہر کمال تم ہو تم	مظہر ذوالجلال تم ہو تم
بالیقیں لازوال تم ہو تم	وحدۂ لامثال تم ہو تم

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

یا علیؑ ہوئے تجھ سا جس کا شفیع	کیوں نہ درجات اسکے ہوئیں رفیع
تیرا منکر ہے دو جہاں میں قطیع	کیوں نہ عابدؔ ہو تیرا عبدِ مطیع

یا علیؑ آپ کا وسیلہ ہے
یا ولیؑ آپ کا وسیلہ ہے

دیگر

یا علیؑ کیجئے کرم مجھ پر خدا کے واسطے	لیں خبر جلدی محمدؐ مصطفےٰ کے واسطے

آبرو اور شرم میری وقت پیری میں رکھو	فاطمہؑ بنت نبیؐ خیر النساء کے واسطے
زہرِ غم کے جام سے پرزے ہوا میرا جگر	بخشئے غم کی دوا حسنؑ الرضا کے واسطے
فکر کے تیغوں سے گھائل ہو رہا ہے دل میرا	کر مدد میری شہید کربلا کے واسطے
حادثوں کی قید سے مجھ کو چھڑاؤ یا علیؑ	حضرت سجاد عابدؑ بے ریا کے واسطے
دین و دنیا میں مری آکر مددگاری کرو	حضرت باقرؑ امام مقتدا کے واسطے
صدق سے ثابت رہے دنیا میں ایمان پر قدم	جعفر صادقؑ امام الاتقیا کے واسطے
زندگی میں تندرستی ہو مری ہمدم سدا	موسیٰ کاظمؑ امام اصفیا کے واسطے
نزع کے دم وردِ کلمہ کا زباں پر ہو مری	حضرت سید علی موسیٰ رضا کے واسطے
قبر کی تنگی میں روشن کیجئے ایمان کی شمع	سیدِ عالم تقیؑ مقتدا کے واسطے
حشر میں اعمال کا نامہ مرا ہوئے سفید	سیدِ عسکر حسنؑ نور الہدا کے واسطے
ہو فرشتوں کے سوالوں پر مری جاری زباں	حضرت سید نقیؑ مہتدا کے واسطے
دستگیری کیجئے جب ہو مرا پل سے گذر	حضرت مہدیؑ امام رہنما کے واسطے
جامِ کوثر بخشئے دستِ مبارک سے مجھے	چاردہ معصومؑ پاک اور انبیا کے واسطے
جنتِ فردوس میں دیجئے مکان یا مرتضیٰؑ	جملہ خاصانِ جناب کبریا کے واسطے
لذتِ دیدارِ حق سے خوش رہوں فردوس میں	انبیا و اولیا و اتقیا کے واسطے
زندگی میں یادِ حق سے دل مرا ہو بہرہ ور	مومنانِ پاک مردانِ خدا کے واسطے
خطرۂ شیطان سے بے خوف کیجئے یا علیؑ	ذوالفقار و دلدل پیکِ صبا کے واسطے
فقرِ باطن ہو عطا اور بخشیو ظاہر غنا	حضرتِ قنبر غلام باوفا کے واسطے
علم دیجئے با عمل اور فقر دیجئے با صفا	بے نیازی بخشئے صدق و صفا کیواسطے

شاد و خوش خرم رہے دونوں جہان میں یا علیؑ
مشکلیں حل ہوں سبھی مشکل کشا کے واسطے

دیگر

دستگیر اپنا محمدؐ ہے عصا مشکل کشاؑ
خضر راہِ دیں محمدؐ رہنما مشکل کشاؑ
مقتدا ختمِ رسلؐ ہے ، پیشوا مشکل کشاؑ
ابرِ نیساں وہ ہے دُرِ بے بہا مشکل کشاؑ

وُہ فلک خورشید پر نور و ضیا مشکل کشاؑ

ہو نجف کی سمت کو راہی جہاز اپنا اگر
بن کے موجیں رسیاں کھینچیں نہایت جلد اُدھر
اور ہوا طوفان کی چلنے لگے بھر ضرر
دم میں ہو بحرِ نجف دریائے شیریں میں گزر

ہو اگر کشتی کا اپنی ناخدا مشکل کشاؑ

بر دفینہ اور ہر اک معدن اُسے آئے نظر
چشمِ اعمیٰ پُر ضیا ہو دیکھے شفقت سے اگر
خطِ پیشانی سبھوں کا پڑھ کے دے سب کو خبر
طعنہ زن ہو اُس کی آنکھ چشمِ ماہ و مہر پر

کور کو بخشے ، اگر نور و ضیا مشکل کشاؑ

کاٹ میں اس شیرِ یزداں کی بھی یکتا ذوالفقار
تھا جواں بھی ایک وہ جو باندھتا تھا ذوالفقار
آبداری میں سراپا تھی وہ دریا ذوالفقار
لافتیٰ الا علیؑ لاسیف الا ذوالفقار

تیغ بھی بے مثل تھی ، بے مثل تھا مشکل کشا

احمدؐ و حیدرؑ تلک جس کی رسائی ہو گئی
جادۂ جنت کی جانب رہنمائی ہو گئی
دونوں عالم کے تفکر سے رہائی ہو گئی
پار بیڑا ہو گیا مشکل کشائی ہو گئی

یا نبیؐ مشکلکشائے خلق یا مشکل کشاؑ

حیدرِ کرار یکتا جود اور ہمت میں تھا
فرشِ استبرق غلاموں کیلئے جنت میں تھا
میرا مولا رشکِ یوسفؑ حسن اور صورت میں تھا
پر مزہ جو خاکساری کا دلِ حضرت میں تھا

رکھتے تھے بستر کو اپنے بوریا مشکل کشا

ہر طرح کا معجزہ سب کو دکھایا شاہ نے
کب ملا عیسیٰؑ کو یہ رتبہ جو پایا شاہ نے
چرخ پر خورشید کو اُلٹا پھرایا شاہ نے
سو برس کے بعد گر مُردہ جلایا شاہ نے

قبر سے کہتا اُٹھا مشکل کشاؑ مشکل کشاؑ

جرأتِ حیدرؑ سے شیرانِ نیستاں بند ہیں
سب کے سب سرکش دلیر اور مردِ میداں بند ہیں
کھل چکا ہے دیو و انسان دونوں یکساں بند ہیں
ڈر کے مارے سر سے پا تک سبکی لرزاں بند ہیں

فاتحِ بدر و احد خیبر کُشا مشکل کُشاؑ

عقدہ جو لیکر گیا مایوس ہو کر سو دُسے
کام تھا ہر لحظہ خلق اللہ کی بہبود سے
حل ہوئی فوراً وہ مشکل اس شہِ ذی جود سے
رہ گئی تھی کھولنے میں جو گرہ داؤد سے

اِس گرہ کو کرتے تھے ناخن سے وا مشکلکشا

حشر میں ہوگا سوا نیزہ پہ جس دم آفتاب
جب کہا سب نے تمازت سے بچا لیجئے شتاب
شیعوں کو خطرہ نہیں حامی اگر ہیں بوترابؑ
کیا عجب گر رحم سے ہمکو دکھا دے انقلاب

آفتابِ حشر کو کر دے سُہا مشکل کشاؑ

مرتبہ سے اُس شہِ والا کے حق آگاہ ہے
مولدِ پاک اس ولی کا خاص بیت اللہ ہے
عابدوں کی اُسکے باعث سے خدا تک راہ ہے
سجدہ کرتا ہے اُدھر جو بندۂ درگاہ ہے

کعبۂ اہلِ ولا قبلہ نما مشکل کشا

جب علیؑ کی یاد کی مشکلکشائی ہو گئی
دُکھ میں جب فریاد کی مشکل کشائی ہو گئی
جن و آدم زاد کی مشکل کشائی ہو گئی
شاہ نے امداد کی مشکل کشائی ہو گئی

ہے غرض آفاق کا مشکل کُشا مشکل کشا

معجزہ دکھلایا جو اعجاز کا طالب ہوا
سیر کر لی شوقِ جنت کا جسے غالب ہوا
دی اُسے دنیا جو دنیا پر کوئی راغب ہوا
رہبرِ عالم علیؑ ابنِ ابی طالب ہوا

رہنما جنت نما معجز نما مشکل کشاؑ

احمدؐ و شبیرؑ و شبرؑ سے شفاعت ہوئیگی
باعثِ خاتونِ جنتؑ سیرِ جنت ہوئے گی
جاں کنی کیوقت حیدرؑ کی حمایت ہوئیگی
حشر میں ان پانچ کی ہم پر عنایت ہوئیگی

شبرؑ و شبیرؑ و زہراؑ مصطفےٰ مشکل کشاؑ

رزق بیوؤں کو یتیموں کو وہ پہنچایا کیے نان گندم ترک کردی نانِ جو کھایا کیے
کس نے پایا ایسا پایا جو علیؑ پایا کیے کاسہ ہائے خلد ان کے واسطے آیا کیے

سب نبی رتبہ میں کم ہیں اور سوا مشکلکشاؑ

وُہ وصی احمدِ مختار ہے شک اس میں کیا رابطہ آپس میں تھا موسٰیؑ کا اور ہارونؑ کا
شک جو کرتا ہے وہ بیشک خارجی ہے بیحیا اعتقاد اپنا تو یہ ہے اس کا شاہد ہے خدا

نائبِ ختمِ رُسلؐ ہے بے فاصلہ مشکل کُشاؑ

ذرّہ ہے مداح تو مہرِ امامت ہے شہا میں گدا تیرا ہوں تو صاحب کرامت ہے شہا
رہ دکھا تو ہی تو خضرِ راہِ جنت ہے شہا یہ عقیق دل مکدر اب نہایت ہے شہا

بخش اُس کو نورِ عرفاں سے جلا مشکلکشا

قہر سے دیکھے جو سوئے دشت شاہِ بحر و بر آبرو پاکر بنے دم بھر میں بحر پر گہر
اور دریا پر نگاہِ قہر پڑ جائے اگر خوف سے ہو خشک نکلیں موتیوں کی جا شرر

ہے بلا شک معدنِ قہر و عطا مشکلکُشاؑ

سیرِ باغِ دہر کا طالب جو ہو اس سے شتاب اشہبِ بادِ بہار اس کو بخشے بوترابؑ
حلقہ ہائے دیدۂ بلبل بنے اُسکی رکاب بُوئے گل دوڑے جلو میں فخر ہے بہرِ ثواب

غنچۂ دل کو کرے اِک دم میں وا مشکلکُشاؑ

جنگ میں اکثر ہُوئے کفار زیرِ ذوالفقارؑ داخلِ دوزخ ہُوئے ہیبت سے بعضے نابکار
کافروں پر ایک بھی خالی گیا ہرگز نہ وار تیغ و تیغ رعب دونوں تھیں قیامت آشکار

ہے وُہ شمشیرِ خدا شیرِ خُدا مُشکلکُشاؑ

اُس شہِ کونین سے پایا ہے اُمت نے شرف اور امامت سے کیا حاصل شریعت نے شرف
اُس شریعت سے لیا احمدؐ کی امت نے شرف اُمتِ مرحُومہ سے ڈھونڈا ہے جنت نے شرف

مرجع ہر یک شرف ٹھہرا مرا مشکل کشاؑ

نامِ حیدرؑ کا درِ دل سے اُٹھاوے درد کو گرم کردے دم میں وُہ مردے کے جسمِ سرد کو
روحِ زہراؑ نے ہدایت کی ہے حسنِ جس خرد کو مردِ نیک عورتوں نے جانا خلد میں اس مرد کو

ہو گیا اس کا خدا جس کا ہوا مشکلکشا

دی قطار اونٹوں کی اک ادنےٰ کو ایسا تھا سخی عین طاعت میں انگوٹھی دی وُہ اعلیٰ تھا سخی
مجھ گدا کی بھی خبر لے اے مرے مولا سخی یا علیؑ و یا وصی و یا ولی دریا سخی

یا علیؑ یا شیرِ حق یا شاہ یا مشکلکشا

جس کے دل میں نورِ حبِ ساقیِ کوثر نہ ہو پھر وُہ دِل ظلمات سے تاریک ترکیونکر نہ ہو
آفتابِ حشر سے روشن وہ کالا گھر نہ ہو خیر ہے کیونکہ بھلا پھر اُس بشر سے شر نہ ہو

مومنوں کے دل کے اندر ہے مرا مشکل کُشا

خلقتِ آدم سے پہلے کا یہ سُنئے ماجرا دیو کو باندھا شجر کی چھال سے شک اسمیں کیا
پھر ہوا جاں بخش وہ شہ شیر سے سلمان کا الغرض بند و کشا دخلق ہیں دونوں بجا

ایک جا ہیں عقد و بند اور ایک جا مشکل کشاؑ

مالکِ کونین اُسے سمجھا ہے جو فہمیدہ ہے جس نے ہموزن نبیؐ تولا ہے کیا سنجیدہ ہے
الفتِ حیدرؑ سے جس مومن کا دل چسپیدہ ہے یوں منور ہے نور کا اُس کے کہ گویا دیدہ ہے

ہے ہدایت دل میں آنکھوں میں ضیا مشکلکشاؑ

رشک سے کھا جائے ہیرا زہر ایسا گرد ہو اک نگاہ نور سے دونوں جہاں میں فرد ہو
جو سپیدی سامنے آجائے فوراً زرد ہو گرمیٔ بازارِ خورشید اُس کے آگے گرد ہو

جس کے قلبِ مُردہ کو بخشے ضیا مشکلکشاؑ

واسطہ انکا دیا ہے ہر نبی نے وقتِ بد ان کے باعث سے ہُوئی ہے مہر اللہ الصمد
زندہ مردوں کو مسیحا نے کیا ہے مستند دردِ عالم کی مسیحا سے نہ ہو آکر مدد

ہیں مگر دردِ مسیحا کی دوا مشکل کشاؑ

پیشوایانِ سلف کے بھی علیؑ ہیں پیشوا
ہو گیا دونوں جہاں میں اس بشر کا مرتبہ
پیشوا سب کا ہوا پیر و جواں کا مقتدا
مرتبہ کیا حاضر و ناظر ہوا ہے خود خدا
خود خدا اس کا ہوا جس کا ہوا مشکل کشاؑ

معجزاتِ حیدرِ کرار کی کچھ حد نہیں
اُس ولی اللہ کی الفت میں جسکو کد نہیں
مُنہ سے جو نکلے وُہ درگاہِ خدا سے رد نہیں
دہر باہے دہر میں پھر کوئی اس سے بد نہیں
مالک و مختار ہے کونین کا مشکل کشاؑ

عین طاعت میں انگوٹھی دی یہ اُدنیٰ افضل تھا
پیروی سب گھر نے کی رکھا نہ کھانیکو ذرا
تیسرے فاقہ میں اپنا رزق بھوکے کو دیا
عقدۂ دشوارِ عالم کو کیا حل بارہا
مرجعِ معنیٔ لفظِ حل اَتے مشکل کشاؑ

تھی جو تیغ دو زباں اس شاہِ والاجاہ کی
کب ضیا کو روشنی پاتی ہے مہر و ماہ کی
اُسکے آگے برق نے اپنی زباں کوتاہ کی
کوہِ باطل کاٹ کر حق کی کشادہ راہ کی
اس کو بھی مشکل کشا نے کر دیا مشکلکشاؑ

دو زبانیں کس لیے تھیں تیغ حضرت کیلئے
جو نہ آیا دینِ حق میں بُت کی اُلفت کیلئے
ایک تو مخصوص تھی گویا ہدایت کے لیے
دُوسری تھی اِک زباں بس اہلِ بدعت کے لیے
کرتے تھے قتل اُس سے بے ریب یا مشکلکشاؑ

سارے عالم میں نبیؐ کی طرح حاکم ہے علیؑ
رات بھر تو ہیں نمازیں دن کو صائم ہے علیؑ
جنّت و دوزخ کا بھی عقبیٰ میں قاسم ہی علیؑ
جس قدر ہیں راز اُن سے خوب عالم ہی علیؑ
محرمِ اعجاز محبوبِ خدا مشکل کشاؑ

معجزہ اِک حیدرِ کرّار کا سُنیئے ذرا
نور کا پردہ بنے ہر ایک پردہ کان کا
جس سے دل پُر نور ہو آنکھوں کو حاصل ہو ضیا
گوش زد ہو غیب سے اَحسنت یے حمت کی صدا

اور روزِ حشر دیں مجھ کو صلہ مشکل کشاؑ

تھے منافق چند اور سب نے کیا یہ مشورہ
یہ فریب آپس میں ٹھہرایا کہ یوں کیجیے دغا
زک علیؑ کو دیجیے ایسی کہ صدمہ ہو بڑا
لے چلیں تابوت میں زندہ کو سب کرنے بکا
اور کہیں پڑھ دو نماز اس پر ذرا مشکلکشا

پڑھ چکیں حضرت جو ہیں زندہ پہ میت کی نماز
ہم بہم ہنسنے لگیں محجوب ہوں شاہِ حجاز
ہنس کے اُٹھ بیٹھے وہیں وہ شخص تا کھل جائے راز
پھر زبانِ طعن حضرت پر کریں یوں سب دراز
محرمِ سرِّ خفی ہو خوب یا مشکلکشاؑ

الغرض صندوق میں لیٹا جواں اک بے حیا
رکھ کے تختہ اُس پہ اِک چادر بھی ڈالی پر ملا
چھید نیچے رکھا تا پہنچا کرے اُس کو ہوا
لائے روتے پیٹتے سب اور حضرت سے کہا
اِس جنازہ پر نماز اب ہو ادا مشکلکشاؑ

دیکھ کر صندوق کو بولے علیؑ ہر ایک سے
جو کوئی وارث ہو اِسکا آئے میرے سامنے
جب وُہ آیا سامنے بولے اجازت ہے مجھے
یعنی میّت کی نماز اس پر علیؑ اسدم پڑھے
عرض کی اُس نے یہی ہے مدّعا مشکل کشاؑ

پڑھ چکے جس دم نماز اُس پر امامِ نیک خو
عرض کی سب نے جواب اس کا ہمیں اسوقت دو
مسکرا کر بولے بس لیجاؤ دفن اس کو کرو
زندہ پر پڑھتے ہیں میت کی نماز اے اسکو
یہ سخن اُن سب سے سُن کر بولے لا مشکلکشاؑ

سب چلائے نہیں پڑھتے جو زندہ پہ نماز
بولے شہ تم پر نہیں ظاہر ہے یہ از و نیاز
کیوں پڑھی اسپر نمازِ میت اے شاہِ حجاز
دم میں تم پر بھی کھلا جائے مخفی ہے جو راز
وا کرے اِس رازِ سربستہ کو کیا مشکل کشا

اِس کے وارث نے رضا بہرِ نماز آ کر جو دی
جب گیا پڑھنے نماز اُس پر امامِ متّقی
تن میں تھا اس دم تک اُسکے دم جو آیا تھا شقی
آ کے عزرائیل نے تب رُوح اسکی قبض کی

بس نماز اس پر وہیں پڑھنے لگا مشکل کشا

بس یہ سنتے ہی ہوئے استادہ آگے تو امام
سینکڑوں پیچھے منافق خاص سے لے تا بہ عام
اور بھی بد باطنوں کا ہوگیا تھا اژدہام
تھے حزیں ظاہر میں باطن میں مگر خوش تھے تمام

یعنی جل میں آگئے اس وقت کیا مشکل کشا

بیحیاؤں کو یقیں آیا نہ حضرت کا کلام
عرض کی آواز دیتے ہیں اسے ہم یا امام
شہ نے فرمایا پکاریں خاص سے لے تا بہ عام
نارِ دوزخ میں ہوا ہے روح کا اسکی مقام

کر چکا تھا جب نماز اس پر ادا مشکل کشا

نام لے لیکر پکارا سب نے اس کو خوب سا
بولتا کیونکر وہ گویا مردۂ صد سالہ تھا
اس نمازِ شاہ کے پڑھنے سے کی پہلے قضا
کی قضا اس نے مگر ان سب کو سکتہ ہوگیا

مشغلہ سمجھے نمازِ با خدا مشکل کشا

کھولکر صندوق بھی دیکھا تو دم مطلق نہیں
مردہ ہے وہ روسیہ منہ پر ذرا رونق نہیں
عرض کی شہ سے امامت آپکی ناحق نہیں
جانشینِ مصطفےٰ حضرت سوا الحق نہیں

یاد اب رکھیں گے ہم یہ معجزہ مشکل کشا

اہلسنت کی کتابوں میں بھی ہے یہ آشکار
گفتگو خورشید نے کی ہے علی سے سات بار
یہ خلاصہ گفتگو کا تھا سنیں اب آشکار
یعنی سب اہلِ جناں میں تیرے ہیں جو دوستدار

ہے محبوں کا ترے رتبہ سوا مشکل کشا

سن کے یہ باتیں جھکے سجدہ کو حق کی بو تراب
عین سجدے میں خوشی سے ہوگئیں آنکھیں پر آب
تب رسولِ حق نے حیدر سے یہ فرمایا خطاب
حاملِ افلاک روتے ہیں نہیں ہے دل کو تاب

گریہ اب موقوف کر بہرِ خدا مشکل کشا

فرش پر ہے عرشِ حق اور عرش پر نورِ خدا
باغِ قدرت باغ میں گل گل میں نُہ رز میں دو ا
آسماں پر مہر ہے اور مہر میں نور و ضیا
بحرِ معنی میں صدف ہے اسمیں دُرِ بے بہا

راہِ حق اس راہ کا بھی رہنما مشکل کشا

اے فصیح نظمِ دیوانِ ہدایت السلام
اے بلیغ صدرِ ایوانِ شریعت السلام
اے مزیلِ کلِ سامانِ ضلالت السلام
اے علیمِ علمِ سلطانِ رسالت السلام

السلام اے نفسِ خاصِ مصطفا مشکلکشا

تم وصیِ مصطفےٰ ہو یا امیر المومنین
تم ولی رہنما ہو یا امیر المومنین
تم امامِ اتقیا ہو یا امیر المومنین
تم نصیری کے خدا ہو یا امیر المومنین

تم ہو یا مشکل کشا مشکل کشا مشکل کشا

پھر اسے کھٹکا نہیں جسکا توسل تم سے ہے
بندوبستِ دو جہاں یا شاہ بالکل تم سے ہے
خلد تم سے حور و جنت تم سے او رگل تم سے ہے
جس قدر اہلِ تجمل ہیں تجمل تم سے ہے

تم کو خالق نے کیا وہ بادشا مشکل کشا

اے شہنشاہِ دو عالم مصطفےٰ کا واسطہ
دخترِ محبوبِ حق خیر النسا کا واسطہ
ہے حسن کا اور شہ کرب و بلا کا واسطہ
پنجتن کا واسطہ شاہا خدا کا واسطہ

عرض جو کرتا ہوں میں سن لو ذرا مشکلکشا

اب بصدقِ دل یہ کرتا ہے دعا تمسے قبول
اے شہِ والا ادھر کے مدعا تم سے قبول
اس طرف سے سب طرح کی التجا تمسے قبول
مشکلات اپنی ہے اختر کی شفا تمسے قبول

تھام لو اب ہاتھ اے دستِ خدا مشکلکشا

دیگر

یا محمد کے اخی شاہنشہِ عالی وقار
قدرداں ہی خود تمھاری آپ ذات کردگار
ہیں خدائی کے تمھارے ہاتھ میں سب کاروبار
اس لیے آیا ہے در وانے تمھارے خاکسار

مدعا دل کا کہوں کیا تم پہ سب ہے آشکار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوار

رازدانِ حق کہوں کیونکر نہ تم کو یا علیؑ
اپنے بستر پر تمھیں چھوڑا وہاں پہنچے نبیؐ
جس گھڑی احمدؐ کو پہنچی تھی خبر معراج کی
اور پسِ پردہ بھی جب ظاہر ہوئی تھی انگشتری
تب سے خلقت میں یداللہ نام کہتے ہیں پکار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

لحمک لحمی تمھیں حضرت نے فرمایا مدام
مومنوں کو ہے یقیں ہوویگا جب روزِ قیام
یا علیؑ تحقیق جن و انس کے تم ہو امام
ساقیِ کوثر تمھیں کوثر سے بھر کے دوگے جام
اب یہی نکلے ہے منہ سے ہر گھڑی لیل و نہار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

حضرت جبریلؑ کے اُستاد تم ہو یا علیؑ
فی الحقیقت حق کے خانہ زاد تم ہو یا علی
شیرِ حق اور باعثِ ایجاد تم ہو یا علیؑ
اور رسول اللہؐ کے داماد تم ہو یا علیؑ
خانہ سامانی میں حق کی ہے تمہارا اعتبار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

نوحؑ کی کشتی جب آئی تھی بہ طوفانِ عظیم
خود بخود لرزاں تھے مثلِ بید کشتی کے مقیم
کون تھا اُس وقت اُس جا بجز ربِ کریم
اور حضرت نوحؑ فرماتے تھے ہو کر دل دونیم
یا محمدؐ کے اخی و یا علیؑ عالی وقار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوارؑ

نوحؑ کی کشتی بچائی تم نے واں طوفان سے
اور کیا شاداں خلیل اللہ کو احسان سے
اور بچایا حضرت اسمٰعیلؑ کو بھی جان سے
کر دیا گلزار آتش کو وہیں فرمان سے
اب کروں میں بھی تمنا کیوں نہ شاہ ذوالفقار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

جن دنوں ایوبؑ کا کیڑوں نے کھایا جسمِ پاک
از دیادِ کرب سے پہنچے تھے وہ قربِ ہلاک

اور گریباں صبر کا ہونے لگا تھا چاک چاک
آسماں سے اُس گھڑی آئی صدائے دردناک
یہ دعا مانگو شفا دیوے تمھیں پروردگار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

جب کیا یعقوبؑ سے یوسفؑ کو گردوں نے جدا
وِرد تھا یہ ہی وظیفہ اس عزیزِ مصر کا
اور دکھایا چشمہ تاریک و چاہِ پُر بلا
اور یہاں یعقوبؑ کہتے تھے بصد درد و بکا
یا علیؑ تم کو دیا ہے حق نے سب کچھ اختیار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

تم خدا کے خاص ہو اور ہو وصیِ مصطفٰی
تم نے سلماں کو چھڑایا شیر سے شیرِ خداؑ
تم سے سب ظاہر ہوئے ہیں معجزاتِ انبیاء
اور کئے ہاتھوں کو اسود کے دیا تن سے ملا
تم سوا کس سے کہوں اب یہ حقیقت بار بار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

تم کو کہتے ہیں نصیری بالیقیں گرچہ خدا
حکم سے اللہ کے مُردوں کو جاں دی بارہا
پر تمہارے معجزہ نے فخرِ عیسٰیؑ کو دبا
اور کیا خالق کو اپنے دل سے سجدہ شکر کا
نیم جاں ہے دَورِ گردوں سے یہ فدوی جاں نثار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوار

حضرت موسیٰؑ پہ جب کرتے تھے حملہ ساحراں
تم نے چوبِ خشک سے دکھلا دیا سبزہ عیاں
پھینک دیتے تھے عصا ہوتا تھا مار پر زیاں
سو وہ اعجازِ کلیمؑ اللہ ہے شاہِ زماں
اب مرے اوپر ہے غم کی چار سو سے مار مار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدلؑ سوار

جب کیا یونسؑ کو ماہی نے یکایک در شکم
تھا کہا یونسؑ نے اس حالت میں ہو کر چشمِ نم
اور ہوئی مچھلی وہاں بحرِ تلاطم سے بہم
ہے مدد کی جا یہی بحرِ سخا کانِ کرم

دستگیری کیجئے اِس بے کسی میں باربار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدل سوار

خوف سے مّیت کی اپنے جبکہ حضرت زکریاؑ
اور ہوئے راضی رضا پر آرے نیچے سر دیا

آڑ میں جا کر چھُپے بہرِ رضائے کبریا
یہ سمجھ کر تذکرہ اوّل سے آخر تک کیا

تب کہا گھبرائیو مت ہے مُقامِ انکسار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدُل سوار

معجزہ داؤدؑ کا سُنتے ہیں مخلوقات سے
شیثؑ اور ادریسؑ کو ہے فیض ہر اک بات سے

تم نے آہن کر دیا ہے موم اپنے ہات سے
بلکہ پایا فخر آدمؑ نے تمہاری ذات سے

کوہ برکت سے قدم کی ہو گئے ہیں آبشار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدُل سوار

قبلۂ دُنیا و دین کعبہ کو ہے تم سے شرف
خضرؑ اور الیاسؑ ہیں ہمرہ تمہارے صف بہ صف

یعنی کہتے ہیں کہ وہ ہے مولدِ شاہِ نجف
اور سُلیمانؑ جلوہ داری کر رہے ہیں اِک طرف

ہو توجہ کی نظر کا اس طرف کو بھی گذار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

کیا کہوں اے قوتِ بازوئے ختم المرسلین
غیر ٹل جاتے تھے اور بھاگے نہ تھے اہلِ یقیں

جب مقابل ہوتے تھے جنگ گاہ میں اعدائے دیں
گو کہ ہو زیر و زبر افلاک اور کانپے زمیں

مُنہ نہ پھیرا تم نے ہرگز درمیانِ کارزار
حل کرو مشکل میری یا صاحبِ دُلدُل سوارؑ

تم نے گہوارے میں پھینکا اژدہے کو چیر پھاڑ
ایک حملہ سے گرایا تم نے بربر کا پہاڑ

جنگِ خیبر میں دبایا تھا تم نے عنتر کو پچھاڑ
اِک اشارہ سے دیا تھا قلعۂ خیبر اکھاڑ

دردِ غم نے بے طرح مجھکو کیا ہے اب حصار

حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

ہے زبانِ نُطق قاصر کیا کروں وصفِ کمال
جس گھڑی تم سے کیا تھا ایک سائل نے سوال

بار ہا تم ہو چکے شاہا برائے ذوالجلال
ہے یہ ادنےٰ تذکرہ بخشش کا تھا اسمیں مآل

بے تامل بخش دی سائل کو اُونٹوں کی قطار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دلدل سوارؑ

جِنّ وہاں تابع کیے بیرالعلم کے چاہ میں
پھر کٹایا اپنے سر کو سجدۂ اللہ میں

اور یہاں فرزند دے ڈالے خدا کی راہ میں
ہے اسی غم میں سیاہی آفتاب و ماہ میں

ہے یہ سائل بھی تمہارے لُطف کا اُمیدوار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یا امیر المومنینؑ حق سے گذارش کیجئے
خارِ غم کی دل سے میرے دُور خارش کیجئے

اور پیمبرؐ سے مرے حق میں سفارش کیجئے
اے مرے ابرِ کرم رحمت کی بارش کیجئے

تا کہیں بادِ خزاں کے بعد پھر آئے بہار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

شاہِ مرداں شیرِ یزداں قاسمِ نار و جحیم
آبرو رکھیو جہاں میں لطف سے اپنے کریم

از پئے شبیرؑ و شبرؑ جو کہ ہیں دُرِّ یتیم
تا نہ ہم چشموں میں ہو ظاہر مری حالت سقیم

تم پہ پوشیدہ نہیں ہے جلد کر دو کامگار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یہ بھروسہ ہے تمہاری ذات سے مشکل کُشا
باقرؑ و جعفرؑ کا صدقہ پیشوائے اتقیا

بہرِ زین العابدینؑ رنجورِ دشتِ کربلا
وُہ جو ہیں مشکل کے عقدے ان سے بس کر دو رہا

خلق میں مشکلکشائی کا ہے شہرہ ہر دیار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

وہ جو ہیں شاہِ خراساں منبعِ لطف و عطا
دُرِ دریائے ہدایت حضرت مُوسیٰؑ رِضا

ان کے صدقے سے خبر لینا مری بہرِ خدا
یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا شافعِ روزِ جزا

میرے مولا میرے ہادی میرے آقا نامدار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوار

واقفِ علمِ لدُنی یا علیؑ عالی مقام
ہے وہی مضمون واحد ایک ہے طولِ کلام

چھوڑ دروازہ کہاں جائے یہ حضرت کا غلام
مُوسیٰ کاظمؑ کا صدقہ وہ جو ہیں ہفتم امام

جنکی زُلفِ عنبریں سے ہے خجل مُشکِ تتار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

یا شہِ ہر دُوسرا حضرت نقیؑ کیواسطے
رہنمائے دینِ احمدؐ عسکریؑ کیواسطے

اور امام باصفا حضرت نقیؑ کیواسطے
مہدیٔ آخر زمانؑ آلِ نبیؐ کیواسطے

اپنے فرزندوں کا صدقہ جو کہ ہیں عالی تبار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

فکر و غم نے بے طرح گھیرا ہے آکر مجکو شاہ
یہ بھروسہ ہے تمھاری ذات سے شام و پگاہ

منزلِ مقصود تک عاصی کا کر دیجئے نباہ
بھیجو قنبر کو مدد کے واسطے دے کر پناہ

ہاتھیں پھیرو ادھر شاہا زمامِ راہوار
حل کرو مشکل مری یا صاحبِ دُلدل سوارؑ

دیگر

ہر دم تمھارا نام کروں یاد یا علیؑ
چاہوں تمھاری مہر کا ارشاد یا علیؑ

اس نام کے سہارے رہوں شاد یا علیؑ
ہوجائے اُس جناب کی امداد یا علیؑ

مجھ پر ہے اس زمانہ کی بیداد یا علیؑ
دُو داد سُن کے اب مری فریاد یا علیؑ

تم خانہ زادِ حق کے ولی خافقین کے
تم مرتضیٰؑ ہو باپ حسنؑ اور حسینؑ کے

تم ہو وصیٔ نبی کے بہادر حنین کے
تم باغباں ہو گلشنِ ریحانتین کے

تم ہو نبیِ کریمؐ کے داماد یا علیؑ
اور خاص جبرئیلؑ کے اُستاد یا علیؑ

سلماں کو بن میں شیر سے تم نے بچا دیا
دینِ محمدیؐ کا نقارہ بجا دیا

عنتر کو مار تیغ زمیں سے ملا دیا
دُلدل کی سُم سے ارض کا طبقہ ہلا دیا

بر بر کا بند تم سے ہے بنیاد یا علیؑ
خیبر کا در تمھارے سے برباد یا علیؑ

ذاتِ شریف آپکی ہے مظہرِ جہاں
اسرارِ حق کے تم پہ ہیں لاریب سب عیاں

تب مصطفےٰ نے لحمک لحمی کیا بیاں
جبریلؑ تم کو دیکھ کے بولے ہے ہر زماں

جنت تمھاری مہر سے آباد یا علیؑ
دوزخ تمھارے قہر سے ناشاد یا علیؑ

جس طرح سے ہوئے ہیں نبیوں میں پیشوا
اے مظہرُ العجائب دائے شیرِ کبریا

تم بھی اسی طرح سے ہو ولیوں میں رہنما
تم ہاتھ ہو خدا کے محمدؐ کے ہم غذا

تم ہو جہاں میں سیدِ امجاد یا علیؑ
تم ہو جگت میں سرورِ ایجاد یا علیؑ

جب ذُوالفقار جنگ کے دن تم نے کی علم
دشمن کے سینے میں نہ رہا ڈر سے اُس کے دم

اِک آن بیچ دُشمنوں کے سر کئے قلم
کفار بھاگے خوف سے جس دم دھرا قدم

دشمن کے حق میں تم تو ہو جلاد یا علیؑ
پنجہ تمھارا پنجہ فولاد یا علیؑ

لیلم مہ میں آپ کو پوجیں ہیں سر بسر

چاروں طرف کو آپ کا ہے نُورِ جلوہ گر

علمِ خدا کا شہر نبیؐ تم ہو اس کے در
اِس در کو میں جو چھوڑوں تو جاؤں کہو کدھر

اب چاہتا ہوں آپ کی امداد یا علیؑ
زنجیرِ غم سے کیجئے آزاد یا علیؑ

جو آپ کے غلاموں کا بن کر رہے غلام
مجھ کو یقیں ہے آپکے الطاف ہیں تمام

بیشک ہمارے جیسے محبوں کا ہے امام
عاجز نوازی آپ کا ہے کام صبح وشام

شفقت سے اب سنو مری فریاد یا علیؑ
فریاد میری سُن کے کرو داد یا علیؑ

دو غم ہیں مجھ کو ایک سے ہے ایک غم بڑا
حق کے عقاب کا مجھے غم دل میں ہی لگا

دِن رات مجکو فکرِ معیشت کا ہے سدا
ان دونوں درد کی مجھے آتی نہیں دوا

دنیا کے فکر سے کرو آزاد یا علیؑ
مولا کے ذکر سے کرو دل شاد یا علیؑ

دنیا کے بندوبست میں دن رات ہوں خراب
غفلت میں ہوں ہیں غرق نہ کرتا ہوں کچھ ثواب

اسکی تلاش و غم میں رہوں کھا کے پیچ و تاب
کیجو گنہ سے پاک مجھے یا ابو ترابؑ

اِک نام ہے تمھارا مجھے یاد یا علیؑ
اس نام کا میں رکھتا ہوں اوراد یا علیؑ

جو کام ہیں گنہ کے سو مجھ سے ادا ہوئے
غمخوار دوست ہم سے ہیں کتنے جدا ہوئے

کارِ ثواب ہم سے ہمیشہ خطا ہوئے
اِک دن کہیں گے لوگ کہ خرّم فنا ہوئے

اُس دم اگر تمھاری ہو امداد یا علیؑ
ہوں گا میں سب گناہوں سے آزاد یا علیؑ

عشق اُس جناب کا ہی کو ٹھالی سہی آشکار
جذبہ کی جب سوہاگے نے دل کو دیا بھکار

آتش جو دل کو دی تو ہوا یا دلی ادتار
کُندن بنا ہے لائق سکہ ہوا تیار

خرّم کو رکھو خلق میں دِل شاد یا علیؑ
ویسے ہی سکہ سے کرو آباد یا علیؑ

مناقب بجناب سید الشہدا شہیدِ کربلا علیہ السلام

تم مسیحا پئے خدا بھیجو
خاکِ دریائے کیمیا بھیجو

بھائی کو شاہِ کربلا بھیجو
جو کہ ہے میری التجا بھیجو

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

اے حسینؑ شہیدِ کرب و بلا
تنگ آیا ہوں زیست سے آقا

دے ذبیح و قتیل راہِ خدا
جلد لیجئے خبر برائے خدا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

ہند میں دل بہت ہے گھبراتا
غیر سے کہتے جی ہے شرماتا

کوئی حامی نظر نہیں آتا
رات دن ہوں یہی میں چلاتا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تم امام دو کون ہو مشہور
نام غمگیں جو لے تو ہو مسرور

تم ہو عین نبیؐ کے بیشک نور
نظرِ رحم ہو ادھر بھی حضور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

ہے عنایت کا خاتمہ تم پر
دیئے راہب کو تم نے سات پسر

نخلِ بے برگ و بر کو بخشے ثمر   عرض میری یہی ہے اے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

کربلا سے گیا جو شام کو سر   معجزے راہ میں ہوئے اکثر
اے گُلِ بوستانِ پیغمبرؐ   ہو عنایت کی اس طرف بھی نظر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

بھی یہودیہ لنج و کور و کر   خونِ اقدس جو ہیں گرا سر پر
نہ رہا نام کو مرض کا اثر   شاہِ معجز نما مرے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تیرے رُتبہ کی کس سے ہو مدحت   دی ہے خالق نے تجھ کو یہ عزت
لایا پوشاک خازنِ جنّت   اے امامِ زماں فلک رفعت

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

اب بھی ہوتے ہیں معجزے اکثر   دال اس پر ہے قصۂ زرگر
کیا زندہ مِلا کے جسم سے سر   ہوں شب و روز میں بھی راہِ نگر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

بے ادب ترک روضہ میں جو گیا   اک طمانچہ میں ہو گیا وُہ فنا
اے شہِ بیکساں میں تم پہ فدا   کر دو اس بندِ غم سے مجکو رہا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

اے شہِ دیں امامِ جِنّ و بشر   نظرِ لطف کیجئے مجھ پر
از برائے جوانیٔ اکبرؑ   از پئے بے گناہیٔ اصغر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

واسطہ دیتا ہوں پیمبرؐ کا   واسطہ دیتا ہوں میں حیدرؑ کا
واسطہ تمؑ کو اپنی مادرؑ کا   واسطہ آپ کو برادرؑ کا

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

بہرِ بے پردگیٔ اہلِ حرم   از پئے کشتگانِ اہلِ ستم
بہرِ عابدؑ اسیرِ محنت و غم   دُور ہو جلد میرا رنج و الم

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دل کو آرام اب نہیں دم بھر   ہے ہر اِک لحظہ موت پیش نظر
بسکہ ہے جان سینہ میں مضطر   یہی وردِ زباں ہے شام و سحر

اب مرض کی مرے دوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

کربلا کی زمیں میں ہے یہ اثر   نہیں مُردے پہ واں فشار کا ڈر
جلد دِکھلاؤ روضۂ انوار   رات دن تم سے عرض ہے سرور

اب مرض کی مرے دوا بھیجو

ہند سے کربلا بُلا بھیجو

خاک ہے در کی تیرے خاکِ شفا — اور مرض میں پھنسا ہوں میں آقا
کر نظر رحم کی برائے خدا — ہے یہ شام و صباح وردِ مرا

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

تم ہو بے شک امیر ابنِ امیر — بادشاہ ہیں تمہارے دَر کے فقیر
اب دُعاؤں میں میری دو تاثیر — تا شفا میں نہ ہوئے کچھ تاخیر

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دفع نزلہ ہو میرا یا شبیرؑ — نو برس سے ہے جو کہ دامنگیر
نہ گئی پیش حیف کچھ تدبیر — اب شہا تم سے ملتجی ہے وزیرا

اب مرض کی مرے دَوا بھیجو
ہند سے کربلا بُلا بھیجو

دیگر

کہدے تو صبا حیدرِ کرارؑ سے جاکر — شاہا مجھے گھیرا ہے بہت رنج نے آکر
کہلا کے ترا غیر سے سائل ہو بخیں جاکر — کہتا ہوں یہی سُوئے نجف ہاتھ اُٹھا کر

اِس دامِ بلا سے مجھے یا شاہ رہا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

حیران مجھے اس دردنے بیہات کیا ہے — گردوں نے مجھے موردِ آفات کیا ہے
خالق نے تجھے قاضیٔ حاجات کیا ہے — بیشک تجھے حلالِ مہمات کیا ہے

اِنعام مجھے اپنی طرف سے تو عطا کر

یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

یا شاہ ترا حیدرِؑ کرار لقب ہے — خیبر شکن و قاتلِ کُفار لقب ہے
احمدؐ کا وصی سیدِ ابرار لقب ہے — یہ میری زباں پر ترا ہر بار لقب ہے

اب ہے دمِ امداد نہ تاخیر ذرا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

خواہاں ہوں نہیں رم کا طالب ہوں نہ رے کا — نہ شوکتِ کاؤس کا نہ صولت کیَے کا
ہمسر مجھے ہونا نہیں کچھ حاتمِ طے کا — محتاج مدد کا ہوں تری نے کسی شے کا

بندہ ہوں ہوا خواہ ہوں اور ہوں ترا چاکر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

طفلی سے غلامی میں کمر میں نے کسی ہے — بستی تری اُلفت کی مرے دل میں بسی ہے
واللہ تری ذات میں فریاد رسی ہے — حقا کہ تو ہی احمدِؐ مرسل کا وصی ہے

مخفی جو مری حاجتیں ہیں اِن کو روا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

کونین میں ہے عقدہ کُشا نام تمہارا — کام آنا ہر اک کام میں ہے کام تمہارا
اے خاصۂ حق فیض تو ہے عام تمہارا — فرماؤ کدھر جائے یہ ناکام تمہارا

عقدہ کو مرے ناخنِ الطاف سے وا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

حیران ہوں یہ دَرد میں کس طرح نبھاؤں — ہے ننگ کہ جز تیرے مدد غیر سے چاہوں
مجبور ہوں بیکس ہوں جو کچھ ہوں سو ترا ہوں — محتاج ہوں سائل ہوں ترے در کا گدا ہوں

حسنینؑ کا صدقہ مجھے کچھ دیجئے منگا کر
یا شاہِ نجف میری مدد بہرِ خُدا کر

اب وقت مدد کا مری یا شاہِ زمن ہے — مُحتاج ہُوں بے پر ہُوں بڑا وقت کٹھن ہے
ہمدم ہے نہ مونس نہ کوئی دردِ شکن ہے — اور درپئے آزار مرے چرخِ کہن ہے

تم بن ہے مرا کون کہوں کس سے میں جا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

اب اپنی غلامی میں اس عاصی کو بھی جا دو — اور قرض مرا اپنے خزانہ سے چُکا دو
برداشت کو ہر جیرِ رخ کی اِک مووی بنا دو — ان آنکھوں سے وہ روضۂ پُرنور دکھا دو

پہنچا دو مجھے روضہ پہ اس جا سے اُٹھا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خُدا کر

اے خسروِ دیں عرش کے سردار تمھیں ہو — مختار کی سرکار کے مختار تمھیں ہو
مشکل میں رسُولوں کے مددگار تمھیں ہو — واللہ خلافت کے سزاوار تمھیں ہو

سب رُتبے ہوئے ختم تری ذات پہ آکر
یا شاہ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

دی ہے تمھیں اللہ نے کونین کی شاہی — کشتی کی مری ہوتی ہے خشکی میں تباہی
آقا مرے اب تک تو بہر طور نباہی — اب موجِ بلا گھیر کے اس دشت میں لائی

لے جائیگی کیا جانے یہ کس سمت بہا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

مرجاؤں اگر کرب و بلا میں تو بھلا ہو — اور صحنِ مُبارک میں مرے دفن کی جا ہو
مداحی کا حضرت کی فقط اتنا صلہ ہو — اِک نامِ علیؑ وردِ زباں صبح و مسا ہو

اب مشہدی اس مصرعہ کو ہر بار پڑھا کر
یا شاہِ نجفؑ میری مدد بہرِ خدا کر

دیگر

تو جہاں میں ہے وصیِ مصطفےٰؐ — ساقیِ کوثر لقب پایا شہا
شان میں آیا ہے تیری ہل اتیٰ — لحمکَ لحمی پیمبرؐ نے کہا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضےٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ خدا — عرض اِک خادم کی سُن لیجئے ذرا
دین کی دولت تو بخشی ہے شہا — دولتِ دنیا بھی کر دیجئے عطا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضےٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

تم نے سائل کو انگوٹھی کی عطا — مور کو رُتبہ سُلیماں کا دیا
پھر یہ اے مولا تعجب کی ہے جا — آپ کا کہلا کے عسرت میں رہا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جو کوئی در پر ترے سائل ہُوا — گوہرِ مقصود سے داماں بھرا
اے مرے مولا برائے مُصطفےٰؐ — کیجئے میری بھی حاجت کو روا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

کوئی یاں پرساں نہیں غیر از خُدا — رات دن ہوں قیدِ عسرت میں پھنسا
ہند میں تکلیف ہے حد سے سوا — اپنے روضہ پہ بلا لیجئے شہا

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

شیر نے سلمان کو گھیرا جوں ہی — تکتا تھا حسرت سے وہ ہر سو حزیں
نام جب تیرا لیا اے شاہِ دیں — چھٹ گیا ظالم کے پھندے سے وہیں

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جو ترا تابع ہے وہ دیندار ہے — اُس کا بیڑا دو جہاں میں پار ہے
نام تیرا حیدرِ کرارؑ ہے — اس لیے تیری مدد درکار ہے

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

اے امیرِ مومناں شاہِ نجف — دیکھیے بہرِ خدا میری طرف
عیش میرا ہو گیا سارا تلف — رحم گر کیجیے زہے عزّ و شرف

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

ذات ہے تیری وہ شاہا بحر و بر — جس کو چاہے بخش دے لعل و گہر
نام یقیناً ہوں ترا آٹھوں پہر — تو اگر چاہے تو ذرہ ہو قمر

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

نوحؑ کو طوفاں سے دی تو نے نجات — خضر کو تو نے دیا آبِ حیات
تو نے اسود کے ملائے تن سے ہات — تجھ سے کی خورشید نے دنیا میں بات

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

تو وہ ہے مشکل کشائے دو جہاں — ہیں ترے مداح سارے انس و جاں

نام تیرا جب کیا وردِ زباں — حق نے ابراہیم کو بخشی اماں

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جبکہ یونسؑ کو گئی مچھلی نگل — چین پڑتا تھا انھیں ہرگز نہ کل
نام تیرا جب لیا پایا یہ پھل — خود بخود اُس نے دیا منہ سے اُگل

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

محتشم کی جس طرح امداد کی — عفوِ دعبل کی خطا جیسی ہوئی
جس طرح فریاد کاشی کی سُنی — دستگیری کیجیے عاجز کی بھی

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ آفاق میں تیرا ہے نام — ہم ہیں خادم تو ہے آقا اور امام
ضیق میں ہے ایک مدت سے غلام — طالبِ امداد ہوں ہر صبح و شام

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

آپ نے ہر ایک نبیؑ کی کی مدد — آپ سے محکم ہوا دینِ صمد
آپ ہیں روزی رسانِ نیک و بد — میں ہوں خادم عرض میری ہو نہ رد

یا علیؑ یا بوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

یا علیؑ لیجیے خبر ہوں بیقرار — جز ترے کس سے کہوں میں حالِ زار
کب تلک در در پھروں امیدوار — ہو گیا عنقا جہاں سے روزگار

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

جلد پہنچو یا علیؑ فریاد کو
نامۂ اعمال سے نادم ہوں گو
آبرو جاتی رہے ایسا نہ ہو
عرض اپنے مدح خواں کی سن تو لو

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

در پئے تکلیف ہے یہ چرخِ بد
عرض خادم کی نہ آقا کیجئے رد
کرتا ہے ہر بات پر میری حسد
آپ کا مداح ہوں کیجئے مدد

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

التجا تم سے جو کرتا ہے عشیر
آبرو رکھ لو پئے ربِّ قدیر
عرض گوہر ہو پذیرا یا امیر
سیّدِ لولاک کے تم ہو وزیر

یا علیؑ یا ابوالحسنؑ یا مرتضیٰؑ
حل کرو مشکل مری مشکل کشاؑ

دیگر

بندہ ہوں میں یا سیّدِ ذی شان تمہارا
اوّل سبھی امّت سے ہے ایمان تمہارا
سب خلق میں مشہور ہے احسان تمہارا
اور احمدِ مرسل ہے ثنا خوان تمہارا

اور تم سے رضا مند ہے سبحان تمہارا

ہے ذاتِ مبارک سے عیاں نورِ جہاں میں
ہو مظہرِ اسرار تمہیں کون و مکاں میں
تم سا نہیں دیکھا ہے کوئی ہم نے زماں میں
حافظ ہو محبّوں کے ہویدا و نہاں میں

رہتا ہے غریبوں پہ سدا دھیان تمہارا

کرتا ہے ترے نام کا جو وردِ یقیں سے
جس دل میں نہیں حبِّ علیؑ غصّہ و کیں سے
بیشک وہ مسلمان ہے ایمان سے دیں سے
ناراض ہے حق ایسے ہی بدبخت لعیں سے

دوزخ میں پڑے دشمن حیران تمہارا

اس نام پہ قربان ہوں کیا نام عجب ہے
اس نام کے عاشق پہ سدا شفقتِ رب ہے
یہ نام بڑا نام ہے اور جائے ادب ہے
یہ نام انہی کا ہے کہ جو میرِ عرب ہے

دو جگ میں رہے شاد مدح خوان تمہارا

یہ سات زمیں آپ کے میدان ہیں یا شاہ
اور شمس و قمر اُن کے شمع دان ہیں یا شاہ
اور سات فلک آپ کے ایوان ہیں یا شاہ
اور خیلِ ملک اُن کے نگہبان ہیں یا شاہ

ہے جنّتِ فردوس گلستان تمہارا

یا شاہ مجھے اس غمِ زحمت نے رولایا
اور شرم کے مارے اسے لوگوں سے چھپایا
اس دردِ مصیبت نے مجھے مار مٹایا
سائل تری سرکار کا ہو کر ہوں میں آیا

ہووے مری اس درد پہ درمان تمہارا

دہلیز کو اب آپکی بیٹھا ہوں پکڑ کے
ہوں آن پڑا در پہ ہر اک جا سے گذر کے
چھوڑوں نہ کبھی اس درِ دہلیز کو مر کے
سن لیجے مناقب کہ یہ ٹکڑے ہیں جگر کے

رحمت ہے محبّت سے ثنا خواں تمہارا

دیگر

دریا رسولؐ ہے تو گوہر مرتضیٰؑ علیؑ
گلبن نبیؐ ہے اور گلِ تر مرتضیٰؑ علیؑ
وہ نخلِ مدّعا ہے ثمر مرتضیٰؑ علیؑ
خورشید ہے رسولؐ قمر مرتضیٰؑ علیؑ

وہ ہے مدینہ علم کا در مرتضیٰؑ علیؑ

دونوں ہیں ایک نورِ دو عالم کے پیشوا
اک انہیں تاج بخش ہے اک شاہِ ہل اتیٰ
اک منقطعِ رسل ہے تو اک مطلعِ ولا
اک اُن میں ہے مسیحِ زماں دوسرا دوا

چشمِ جہاں نبیؐ ہے نظر مرتضیٰ علیؑ

ہے صاف میم اسمِ محمدؐ کا یہ بیاں | یعنی علیؑ ہے مالک و مولائے دوجہاں
ح سے اشارہ حسنینِ فلک نشاں | میم دُوم سے مرتبۂ فاطمہؑ عیاں

آخر ہے دال دال سے در مرتضیٰ علیؑ

ہم ایسے پر فدا ہوں تو پھر کچھ نہیں ہے باک | رُوح اللہ جسکو آکے کہے رُوحنا فداک
پارس ہے سنگ راہِ نجف کیمیا ہے خاک | کیا منہ مرا جو کرسکوں مدح نگاہِ پاک

ذرے ہوں زر کرے جو نظر مرتضیٰ علیؑ

چاہے علیؑ تو کوئی بلا پھر نہ آسکے | پروانے کو نہ شمع کا شعلہ جلا سکے
کیا منہ قوی ضعیف کا جو دھیان لاسکے | ممکن نہیں کہ پھر اُسے جبریلؑ پاسکے

دے مورِ ناتواں کو جو پر مرتضیٰ علیؑ

معشوقوں کا جو شکوہ کریں عاشقانِ وقت | بلبل کیواسطے گلِ تر ہو بجائے تخت
قمری کے پاؤں چومے ہر اک سرو کا درخت | ہر سخت چیز نرم ہو اور نرم چیز سخت

کردیوے جو انقلاب اگر مرتضیٰ علیؑ

خوفِ نگاہِ قہر سے دریا نہ ہوں رواں | سب انس و جن پکاریں کہ یا شاہ الاماں
ضربت اٹھا سکیں نہ کبھی ہفت آسماں | بجلی شرر کی طرح سے ہو سنگ میں نہاں

عریاں کرے جو تیغ دوسر مرتضیٰ علیؑ

شاگرد اس کے لاکھ ہیں رُوح الامینؑ سے | پیدا ہُوئے تو بھر دیئے آفاق دین سے
جو شے ہے عرش پر وُہ نکالیں زمیں سے | سچ ہے کہ بس مکاں کا شرف ہے مکیں سے

کعبہ صدف ہے اور گُہر مرتضیٰ علیؑ

جس کو کرے وہ یاد دُو عالم کو بھول جائے | خوش خوش پھرے جو آکے حزین و ملول جائے
مطلب جو لائے دخل یہ کیا ہے حصول جائے | بشاش اس قدر ہو کہ جامے میں پھول جائے

خواہش سے گل کو دیکھے اگر مرتضیٰ علیؑ

ادنیٰ گدا کو رشکِ سکندر کرے علیؑ | قطرے کو چاہے سیپ میں گوہر کرے علیؑ
اپنا جو قہر و رحم کسی پر کرے علیؑ | پتھر کو موم موم کو پتھر کرے علیؑ

قادر ہے اس پہ کون مگر مرتضیٰ علیؑ

چاہے علیؑ تو ظلمتِ آفاق دور ہو | دامانِ شام چادرِ صبحِ نشور ہو
پتلی کی طرح عین سیاہی میں نور ہو | مشرق سے مہر کا عوض مہ ظہور ہو

پس شام ہی سے کردے سحر مرتضیٰ علیؑ

طوفان کو اگر مددِ بوتراب ہو | جنبش نہ ہو جہاز کو پانی سراب ہو
گرداب اسی جہاز کے نائب مناب ہو | جائے رسن تو موج ہو لنگر حباب ہو

قائم کرے جہاز اگر مرتضیٰ علیؑ

حیدرؑ ہے بادشاہِ عرب خسروِ عجم | مداح جن و انس و ملک ہیں زہے حشم
ابنِ عمِ نبیؐ اسدِ حق شہِ اُمم | کیونکر بھلا نہ کعبہ کی اصل اس کو جانیں ہم

ہے قبلۂ شبیرؑ و شبرؑ مرتضیٰ علیؑ

مونس لحد میں ہوگا علی شیخ و شاب کا | کب ہو فشارِ عشق ہو گر بوتراب کا
منہ کب فرشتوں کا ہے سوال و جواب کا | ہم عاصیوں کو ڈر نہیں روزِ حساب کا

ہے مومنوں کے حق میں سپر مرتضیٰ علیؑ

روشن جو ہیں نجوم تو روئے علیؑ سے ہیں | سرسبز باغ آبِ وضوئے علیؑ سے ہیں
گلِ مست باغِ دہر میں بُوئے علیؑ سے ہیں | مانوس بلبلیں ہیں تو خُوئے علیؑ سے ہیں

ہنس ہنس کے کہتے ہیں گلِ تر مرتضیٰ علیؑ

دیکھو تو مومنو کہ یہ معراجِ شاہ ہے | پائے علیؑ و دوشِ رسالتؐ پناہ ہے
منکر اس اَوج کا جو کوئی رُوسیاہ ہے | نقشِ قدم پہ مہرِ نبوت گواہ ہے

پہنچے ہیں عرش سے بھی اُدھر مرتضیٰ علیؑ

غنچوں کو بھی گدا کی طرح زر عطا کیا
ذرّہ جو مانگا مہر منور عطا کیا
ناچیز قطرہ کو بھی سمندر عطا کیا
پیاسے کو اُس نے چشمہ کوثر عطا کیا

ہے مالکِ قضا و قدر مرتضیٰ علیؑ

شمشیر دو زباں کو لہو کی جو چاٹ دے
وہ بحرِ خوں ہے کہ دکھائی نہ پاٹ دے
اک دم میں خندقوں کو وہ لاشوں سے پاٹ دے
مانندِ سیل راستہ کفر کاٹ دے

کر لے حصار کفر کو سر مُرتضیٰ علیؑ

حیدرؑ سے منحرف ہو تو حل مدعا نہ ہو
عیسیٰؑ کرے علاج تو کچھ فائدہ نہ ہو
نافع برائے تشنگی آبِ بقا نہ ہو
ہو مرتضیٰؑ جدھر تو ادھر کیا خدا نہ ہو

خود ہے خدا اُدھر ہے جدھر مُرتضیٰ علیؑ

گلشن میں پھُول پھُول کا ہر خار ہو نہال
قطرے سے دُر کو ذرّہ سے ہو مہر کو زوال
بیشک و شبہ بدر کو ناقص کرے ہلال
شغل شکارِ شیر میں مشغول ہو شغال

دے زور ناتواں کو اگر مرتضیٰ علیؑ

اعدا کا رنگ صولتِ حیدرؑ سے زرد ہے
جرأت میں اور زور میں کون ایسا مرد ہے
خاکِ قدم کے سامنے اکسیر گرد ہے
زوجِ بتولؑ جوہرِ ذاتی میں فرد ہے

شیرِ خدا امیرِ بشر مرتضیٰ علیؑ

جو پھول چاہے پھل اُسے ہر اک نہال دے
بحرین دستِ موج سے موتی نکال دے
سینہ سے کوہ لعلِ بدخشاں اُگال دے
بس فرد فرد مطلبِ دل بے سوال دے

بخشش کے وقت دیکھے جدھر مرتضیٰ علیؑ

مصدر ہے نیک فعل کا سلطانِ بحر و بر
تفصیل جو کہ دیتا ہے کم ظرف ہے بشر
ناقص ہے بمثال نہ سمجھے کوئی اگر
کہتا ہے مبتدا نہ کوئی بےخبر خبر

ہے اصل مصطفےٰؐ و خبر مُرتضیٰ علیؑ

مرحب جو تھا بسیط جہاں میں طویل قد
آکر قریب جبکہ رجز خواں ہوا وہ بد
کامل سریعِ جنگ میں افسر بجد و کد
ہونے لگا خفیف پڑھا حق کا جب اسد

بہرِ مزید فتح و ظفر مُرتضیٰ علیؑ

جب وقتِ جنگ تیغ بکف شہ سے وہ ہوا
اس صدرِ دیں کی ضرب سے طے قصّہ ہو گیا
بےعقل تھا کہ حرب میں کی اس نے ابتدا
قصرِ بدن سے قبض ہوئی روحِ بےحیا

سر قطع کر کے آئے اِدھر مرتضیٰ علیؑ

باغِ جہاں سے دُور کیا بُوئے کفر کو
سیلِ فنا سے خشک کیا جوئے کفر کو
دکھلایا بابِ قعرِ سقر روئے کفر کو
توڑے نہ کس طرح سے وہ بازوئے کفر کو

خیبر کا جب اکھاڑ دے در مرتضیٰ علیؑ

حضرتؑ نے راہِ حق میں ہر اک سے کیا سلوک
کس جنگ میں بھلا ہوئی حیدرؑ سے بھول چوک
اس شاہ کو خراج دیا کرتے تھے ملوک
صفین و خیبر و اُحد و خندق و تبوک

غالب رہے ہیں کافروں پر مرتضیٰ علیؑ

معجز نمائی میں وہ پیمبرؐ سے کم نہیں
فیضِ نظر سے زردیٔ رُخِ زر کم نہیں
ذرہ قدم کا خسرو خاور سے کم نہیں
بہرِ عدو نگاہ بھی خنجر سے کم نہیں

ہنگامِ جنگ دیکھے جدھر مرتضیٰ علیؑ

اک مور سے بھی فوجِ سلیمانؑ شکست کھائے
ہر اک ہما گداؤں کے سایہ میں چھپنے آئے
پیشِ حباب پنجۂ فولاد ٹوٹ جائے
یہ جذب ہو کہ کاہ ربا کوہ کو اُٹھائے

غالب ہے بس وہی ہے جدھر مُرتضیٰ علیؑ

خود اُڑ کے پہنچے پاؤں پہ گل جبہ سائی کو
غلمان آئے فخر سے حاجت روائی کو
کوثر جناں سے نکلے وہیں پیشوائی کو
حوریں تمام دوڑ پڑیں رہنمائی کو

دے جس کو باغِ خلد میں گھر مرتضیٰ علیؑ

تخمِ گناہ بوئے ہوں گو دل کے کشت میں
حیدرؑ ہی کام آئیں گے اعمالِ زشت میں
نارِ جحیم لکھی ہو گر سرنوشت میں
چھٹکر نفس بھی جسم سے دم لے بہشت میں

دے جس کے مرغِ رُوح کو پر مرتضیٰ علیؑ

اندھا ملے جو آنکھ کو پائے حضورؐ پر
بیشک سرور ہو اُسے حاصل سرور پر
دیکھا تھا جو کلیمؑ نے خود کوہِ طور پر
پڑ جائے آنکھ بس اُسی خالق کے نور پر

اعمیٰ کو دے جو نورِ بصر مرتضیٰ علیؑ

آئے خلافِ حکم کا گردوں کو گر خیال
ہو اُس پہ تیز شعلۂ شہ کا وہیں جلال
پائے فتیلہ کاہ کشاں کا بس اشتعال
اُڑ جائیں جل کے ہفت فلک آئی کی مثال

ذرّہ کرے جو گرم نظر مرتضیٰ علیؑ

مسکین یتیم اسیر کو سیر اُس نے کر دیا
ہے صاحبِ تبارک و یٰسین و ہل اتیٰ
واللیل زلف ہے رُخ پر نورِ والضحےٰ
حیدرؑ وہ ہے کہ جس کا ہے مداح خود خدا

اور ہے مآل جمہ بشر مرتضیٰ علیؑ

شیرِ خدا دیا کئے مصحف سے یہ خبر
بے شبہ ہے محبتِ اصنام حبِّ زر
کیا مال و زر ہے اور یہ زالِ جہاں کدھر
کیونکر طلاقِ بائن اُسے دیں نہ شیرِ نر

دُنیا کو جانتے رہے شر مرتضیٰ علیؑ

گرتا ہوا محب ہو تو اس کو سنبھال لے
اور نام جنگ کا جو عدو بدخصال لے
نیزہ پکڑ کے پہلے اُسے دیکھ بھال لے
سینہ سے صاف دل کو عدو کے نکال لے

نیزہ کا جب دکھائے ہنر مرتضیٰ علیؑ

لکھوں جو وصفِ دلدلِ شاہنشۂ زماں
ہو حرف حرف مورچہ کی شکل سے عیاں
اِک نقطہ اس کے کاوے کے آگے ہی نہ جہاں
یہ ہے براق صورت و سیرت میں بیگماں

معراج ہو جو دے اُسے پر مرتضیٰ علیؑ

عقبہ نے ایک دن جو پیمبرؐ سے عرض کی
بعد آپ کے اگر کوئی مشکل ہو یا نبیؐ
ہم کس سے پوچھیں آپکا ہے کونسا وصی
بعضے تو کہتے ہیں کہ ابوبکر ہے ولی

کہتے ہیں بعض بعض مگر مرتضیٰ علیؑ

بولے نبیؐ کہ میرے وصی کا سُنو پتہ
ہے برگزیدۂ صمدی کل کا پیشوا
ہمنام اپنا خود جسے اللہ نے کیا
حکمِ خدا بتولؑ سے آیا نکاح کا

ہے جس کا نام خیرِ بشر مرتضیٰ علیؑ

بہرِ علیؑ رسولِ خداؐ آپ کہہ گئے
اللہ نے بنائے ہیں دس درجے علم کے
نو حصے تو علیؑ ولی کو عطا کئے
ہے ایک حصہ ساری خدائی کیواسطے

ہے مخزنِ علوم مگر مرتضیٰ علیؑ

ابن ابی الحدید مخالف کا پیشوا
ہے صاف شرح نہج بلاغہ میں لکھ گیا
ہر علم کی علیؑ ہی کی جانب ہے انتہا
دریا وہ ہے ہر ایک دُرِ علم و فضل کا

در کیا ہے سب علوم کا گھر مرتضیٰ علیؑ

شہرہ بہت ہے معتزلہ کے علوم کا
ہیں اہلِ فکر و صاحبِ توحید بے ریا
بوہاشم ان سبھوں کا ہے استاد و مقتدا
اُس کا محمد حنفیہ تھا رہنما

ان کا معلم اور پدر مرتضیٰ علیؑ

علموں میں اشعریہ جو ماہر سبھی کے ہیں
شاگرد سب ابوالحسن اشعری کے ہیں
پیرو مگر وہ معتزلہ میں کسی کے ہیں
شاگرد پھر وہ معتزلہ بھی علیؑ کے ہیں

ہر ایک علم کا ہے مقر مرتضیٰ علیؑ

ہیں حنبلی و مالکی و شافعی کدھر
شاگرد بوحنیفہ ہیں یہ تینوں یک دگر
اور حال بوحنیفہ ہویدا ہے سربسر
پڑھتا تھا آ کے حضرتِ صادقؑ سے بے خبر

صادق کے جد ہیں کون ؟ مگر مرتضیٰ علیؑ

فرماتے ہیں علیؑ ولی شاہ مومناں
تحریر اتنی جلدیں ہوں بے شبہ بیگماں
بسم اللہ صحیفۂ حق کا جو ہو بیاں
ستر شتر پہ لادیں تو ہوں سست وہ رواں
کب بیسر ہوں بیاں سے پر مرتضیٰ علیؑ

چند رئیس بسکہ رکھتے تھے اعدائے دیں نفاق
بلوایا ایک وقت کہ آنا ہو شہ کو شاق
ستر لعینوں نے کیا دعوت پہ اتفاق
اعجازِ شاہ پر ہوں فدا صاحبِ وفاق
سب جا تھے ایک وقت مگر مرتضیٰ علیؑ

رخصت ہر اک سے ہو کے جو گھر آئے مرتضیٰؑ
اعجاز دیکھو ایک سے ایک ان میں کہتا تھا
دعوت جنھوں نے کی تھی ہوئے جمع ایک جا
جس وقت وعدہ آنے کا حضرت نے تھا کیا
واللہ آئے تھے مرے گھر مرتضیٰ علیؑ

سب مل کے آئے پیش شہنشاہ مرسلاںؐ
بولے نبیؐ کہ نورِ خدا کا نہیں کہاں
ان سب نے جب یہ معجزہ شہ کا کیا بیاں
تم کہتے ہو ہمارے یہاں تھے شہ زماں
اُس وقت میرے پاس تھے پر مرتضیٰ علیؑ

ناگاہ جبرئیلؑ کا اُس دم گذر ہوا
تم کہتے ہو کہ تھا مرے نزدیک مرتضیٰؑ
پیغامِ حق یہ لائے کہ اے فخرِ انبیاؐ
اس وقت زیرِ عرش علیؑ میرے پاس تھا
پہنچے غرض کدھر سے کدھر مرتضیٰ علیؑ

وہ نور مثلِ مہر نظر آیا جابجا
ہے واجب الوجود یہ کیونکر کہوں بھلا
تھا جابجا وہ نور مگر ایک وقت تھا
بے ریب بیگماں ہیں علیؑ بندۂ خدا
کب ہے جدا خدا سے مگر مرتضیٰ علیؑ

یہ ابن بابویہ نے لکھا ہے ماجرا
ظاہر میں دورِ دورہ تھا اوّل خلیفہ کا
آیا جو ایک سال مدینہ میں زلزلہ
مالک تھے گو کہ ظاہر و باطن کے مرتضیٰؑ

خانہ نشیں تھے جور سے پر مرتضیٰ علیؑ

ہونے لگے جو خوف سے عبدِ خدا تلف
وہ کانپتے تھے زلزلہ کیا کرتے ہر طرف
سب پہنچے باندھ باندھ کے شیخین پاس صف
آخر کو سب گئے سوئے شاہنشہِ نجف
ہیں ہر بلا و غم کے مفر مرتضیٰ علیؑ

کی عرض سب نے جوڑ کے شیرِ خدا سے ہاتھ
اس زلزلہ سے ہمکو کسی طرح ہو نجات
جاتی ہے جان مفت میں اے شاہِ کائنات
تم چاہو تو زمیں کو ہو یا شہ ابھی ثبات
شق ہونے کا زمیں کے ہے ڈر مرتضیٰ علیؑ

یہ سن کے ان کے ساتھ روانہ ہوئے امام
رکھکر زمیں پہ ہاتھ یہ کرنے لگے کلام
تھی اک بلندی اس پہ علیؑ نے کیا قیام
تھم اے زمیں نہیں تو علیؑ لے اب انتقام
تجھ کو ہلائے ؟ ضیغمِ نر مرتضیٰ علیؑ

دیکھا سبھوں نے صاف کہی جب یہ شہ نے بات
اس بات ہی کے ساتھ زمیں کو ہوا ثبات
سب سے لگا وہ کہنے یہ مختارِ کائنات
دیتی ہے سب حساب زمیں دن ہو یا کہ رات
سنتا ہے حال شام و سحر مرتضیٰ علیؑ

اپنے محبوں کی خبر اب یا امام لے
یہ نذر میری اے شہِ عالی مقام لے
ہیں غم کے زلزلہ میں محب سبکو تھام لے
مداح ہوں سو مدح کا تو مجھ سے کام لے
اپنی ثنا کے بخش گہر مرتضیٰ علیؑ

کیا مدح ہے یہ تجھ شہِ ذیشاں کے سامنے
مضموں بڑے ہیں گو کہ سخنداں کے سامنے
لایا ہوں ایک پھول گلستاں کے سامنے
یہ کیا پری کی قدر سلیماںؑ کے سامنے
تیرا کرم کرے جو نظر مرتضیٰ علیؑ

لائے جو کوئی لعل بدخشاں میں قدر کیا
قطرہ کی سچ ہے چشمۂ حیواں میں قدر کیا
زیرہ جو لے کے آئے تو کرماں میں قدر کیا
اک برگِ گل کی روضۂ رضواں میں قدر کیا

یہ مدح اور غیر بشر مُرتضیٰ علیؑ

یا شاہ فرطِ عشق سے بے حس سمجھ مجھے
اے کیمیائے قدر حق مس سمجھ مجھے
ہدیہ مرا قلیل ہے مفلس سمجھ مجھے
دیکھا نہ تیرا مرتبہ نرگس سمجھ مجھے

یہ آنکھ اپنے نور سے بھر مُرتضیٰ علیؑ

مطلب ہی تُو مراد ہے تو مُدعا ہے تُو
مشکل کا کچھ الم نہیں مشکلکشا ہے تُو
دردِ دلِ قبُول کی شاہا دَوا ہے تُو
حاجت مری روا ہو کہ حاجت روا ہے تو

چشم عطا قبول پہ کر مُرتضیٰ علیؑ

مدّت سے دَرد و رنج میں ہوں شاد کر مجھے
تو پہلے تو سفر کا عطا زاد کر مجھے
مانند سرو رنج سے آزاد کر مجھے
پھر اپنے در پہ یا شہ دیں یاد کر مجھے

ہوں خاک پر چھٹے نہ وہ در مرتضیٰ علیؑ

ہے آرزو کہ دیکھ لوں آنکھوں سے وہ مزار
اور ہند ہی میں دفن اگر ہو یہ جسم زار
اور بعد مرگ مجھ کو تمھارا ملے جوار
کہہ دو زمین سے کہ نہ مجھ پر کرے فشار

پہنچائے تا زمیں نہ ضرر مرتضیٰ علیؑ

تیرا غلام گردش گردوں سے تنگ ہے
گردوں مجھے گرائے مرے حق میں تنگ ہے
ظاہر میں جو بلند ہے اب اس سے جنگ ہے
تھام اے خدا کے ہاتھ مجھے کیا درنگ ہے

دیر اس قدر نہ کر اب ادھر مرتضیٰ علیؑ

حاصل یہ مطلب اے شہ عالی وقار ہو
لیکن وہ روزگار کہ جو پائدار ہو
عزّت سے اس جہاں میں بسر روزگار ہو
دے اس قدر مجھے کہ مرا اختیار ہو

بخشوں میں تیرے نام پہ زر مرتضیٰ علیؑ

لیکن دلی مُراد جو تھی اور مُدعا
دنیا سے کام کیا اُسے جو ہو ترا گدا
عرض اس کو اس غلام نے پہلے ہی کر دیا
کو زمیں سے سوا ہے جو مل جائے در ترا

مجھ کو طلب کر اب تو ادھر مرتضیٰ علیؑ

دیگر

قلم ہوں شاخ اشجار جہاں کاغذ فلک گر ہو
جہاں کا تب دُعائے مصطفےٰ تا یَد اَدر ہو
سیاہی چشمۂ حیواں ہو دریا ہو سمندر ہو
تو لیسندوں کو لکھنے کی بھی مہلت تا بمحشر ہو

یہ سب ہوں ذہن عالی سے بلند ہر اک سخنور ہو
ثنا جد کی ترے اے مہدیٔ دیں پھر بھی کمتر ہو

سیاہی ہر گھڑی ہر ابر باراں سے میسّر ہو
ہر اک پتہ کا ہو کاغذ چرخ سُو وسعت میں ہمسر ہو
پر ہر کاہ ہنگام رقم خامہ سے بڑھ کر ہو
مدد اللہ کی ہو سایہ حق سر کے اوپر ہو

دو عالم حشر تک کاتب ہو تعریف پیمبرؐ ہو
زبانِ مصطفےٰؐ سے وصف تیرا ہو تو بہتر ہو

پر جبریلؑ سایہ کے لیے حضرت کے سر پر ہو
درست و صاف رہ کر نیکو حاضر خضرؑ رہبر ہو
نقیب فوج ہاتف مدح خواں عیسیٰؑ پیمبر ہو
تن الیاس بہر آب پاشی پیش لشکر ہو

پے آرائش فرش مکاں ادریسؑ آکر ہو
یہ سب کچھ ہو ترا جسدم ظہور اے دیں کے رہبر ہو

علی دہنے ملک بائیں سپر حفظ پیمبرؐ ہو
میانِ سایۂ حضرت سر اقبال پر فر ہو
سر حضرت میاں سایۂ اللہ اکبر ہو
میانِ سایہ اقبال جرات رعب ظاہر ہو

میانِ رُعب جرأت فتح اور نصرت میسّر ہو
میانِ فتح پامالی کفر و بدعت و شر ہو

منوّر رُخ سے جائے قصر قصر دیدہ تر ہو
پے مردم بجائے شمع شمع قصر اخضر ہو
میاں قصر جائے مردماں مردم مُسخر ہو
میانِ شمع جائے گل گل باغ پیمبر ہو

میانِ گل بجائے نور نورِ رب اکبر ہو

میاں نور جائے دید و دیدارِ منوّر ہو

تری صورت ہو نظروں میں تصور تیرا دلکو ہو
میانِ شمع تیری روشنی گل میں تری بو ہو
ترا جلوہ ہو ہر جا پہ جدھر دیکھوں اُدھر تو ہو
میانِ مہر تیرا نور مہ پہ ایک پرتو ہو

لبوں سے سُرخرو لعل اور دہن سے رخِ جوہر ہو
گہر پر آپ قرباں گوہرِ دنداں پہ گوہر ہو

برائے طالبِ دیدار دیدار اپ جو دکھلائے
غبارِ پا ہو سُرمہ سرمہ تاثیرِ حیا پائے
ترا رُخ ہو چراغِ طور طور اس فخر میں آئے
وہ سرمہ جائے مردم مردم دیدہ کو مل جائے

میانِ چشم سرمہ ہو شفا سرمہ کے اندر ہو
شفا کے لطف سے دیکھیں جو شئے اخفا تو اظہر ہو

ترا نقشِ قدم حرزِ گلوئے خاک انسان ہو
ظہورِ فضلِ یزداں سے الگ آسیبِ شیطان ہو
کمال حرز سے تن پر ظہورِ فضلِ یزداں ہو
الگ شیطاں کے ہونیسے بائے کلمہ ہر آں ہو

طفیلِ کلمۂ طیب خدا کا ذکر گھر گھر ہو
ہر اک گھر ذکرِ خالق سے مثالِ کعبہ بہتر ہو

زنا و کذب و کفر و شرک و ظلم و وزدی و بدعت
ہوا و بغض و افلاس و غم و بیماری و ذلت
فریب و مکر و حرص و فکر و بخل و نخوت و حسرت
جہاں سے اسطرح ہوں دور جوں خورشید سے ظلمت

نہ ملحد ہو نہ مُرتد ہو نہ مشرک ہو نہ کافر ہو
نہ فاسق ہو نہ فاجر ہو نہ کاذب نے ستمگر ہو

پڑھے زنّار بھی تسبیح مستغفر[1] جائے قشقہ ہو
بجائے کفر ہو اسلام جائے دیر کعبہ ہو
برہمن کی جگہ مومن اذاں ناقوس کی جا ہو
مسلماں بنئے نصرانی ہو مسجد جائے گرجا ہو

یہودی و مجوسی تابع دیں پیمبر ہو
گروہ گبر و ترسا قائلِ اللہ اکبر ہو

[1] نشان سجدہ

ترے عدل و کرم کا خلق میں شہرہ جو ہو جائے
ہوا پہنچے جو پروانہ کو شعلہ آنچ پہنچائے
جو دیکھے گرگ بکری کو تو شیر آنکھ اسکو دکھلائے
جو آئے آگ روئی پر تو پانی آگ پر آئے

چڑھے پانی جو سر پر شعلہ افشاں روئے انور ہو
کرن خورشید گر ڈالے نقابِ ابر منہ پر ہو

ترے ابر کرم کا ہو نسیم صبح پر سایا
خوشی سے دل پہ پھولیں بوئے ایماں جس سے ہو پیدا
نسیم صبح سے ہوں سب شگفتہ غنچۂ دلہا
یہ بو ہو آتش الفت اگر کھینچے عرق اس کا

عرق سے کاتبِ اعمال کا دامن معطر ہو
عرق ایسا ہو جو عطرِ گل جنت سے بہتر ہو

زمیں سے آسماں تک روئے روشن کا یہ ہو جلوہ
کریں عیسیٰؑ فلک سے آکے فرشِ خاک پر تکیہ
ہنسے خورشید کا منہ دیکھکر ہر وقت ہر ذرہ
ہوس شیطان کو ہو کیجئے اب خاک پر سجدہ

سمِ توسن پہ قرباں جان سے ماہِ منور ہو
زمیں پر ذرّہ ذرّہ پر فدا سلطانِ خاور ہو

بہ تحتِ منشیاں ہو خلق میں خامہ رواں جبتک
بہ تحتِ دفترِ عالم ہو حرفِ حق عیاں جبتک
بہ تحتِ خامہ ہو کل دفترِ ہر دو جہاں جبتک
بہ تحتِ کلمہ حق ہوں معانی خوش بیاں جبتک

ثنا تیری نہ ہو گر ہر ملک کاتب برابر ہو
سِپہر ہفت آسماں ملک نہ یاں اک جزوِ دفتر ہو

دُعا سے تیری شائق پر یہی گر لطف ہو جائے
میانِ سایۂ احمدؐ جگہ طالب وہاں پائے
خُدا صدمہ کوئی دنیا و عقبیٰ میں نہ دکھلائے
رہے خوش یاں غم و افلاس و بیماری نہ پاس آئے

ترا مداح مصروفِ سخن بے فکر ہو کر ہو
سرِ فکرِ سخن پر تاجِ فضلِ ربِ اکبر ہو

دیگر

یا علیؑ مشکلکشا مشکلکشائی کیجیے … سخت مشکل آ پڑی میری رہائی کیجیے
جوش میں طوفانِ غم ہی موج میں سیلابِ فکر … ناؤ میری ڈوبتی ہے ناخدائی کیجیے
زنگِ غم آئینہ دل سے ہٹا دیجیے شہا … مصقلِ مہر و محبت سے صفائی کیجیے
غم کی آندھی چل رہی ہے کیا غضب اندھیر ہے … گھر میں میرے یا علیؑ اب روشنائی کیجیے
ایک عالم ہو گیا دشمن مرا تقدیر سے … یا علیؑ للہ مجھ سے آشنائی کیجیے
گرگ گردوں نے کیا روباہ بازی کا ڈھنگ … اس کے آگے پنجۂ شیرِ خدائی کیجیے

عرض خرم کیجیے مقبول اے مقبولِ حق
غمگساری کر کے اس کی جانفزائی کیجیے

دیگر

اے راحتِ جان اسد اللہؑ مدد کر … اے سرورِ وان اسد اللہؑ مدد کر
اے زیبِ مکان اسد اللہؑ مدد کر … اے شوکت و شان اسد اللہؑ مدد کر

بیتاب ہوں اس وقت پہ للہ مدد کر
اے یاورِ فوجِ شہِ ذی جاہ مدد کر

اے مہرِ درخشانِ علیؑ جلد خبر لے … اے زینتِ بستانِ علیؑ جلد خبر لے
اے نورِ خدا جانِ علیؑ جلد خبر لے … اے تابعِ فرمانِ علیؑ جلد خبر لے

اس دم نہ سوالِ دلِ ناچار کو رد کر
اے عقدہ کشائے دو جہاں جلد مدد کر

کر مجھ پہ کرم اے دریائے ہدایت … لے میری خبر اے پسرِ شاہِ ولایت
ہو سایہ فگن اب نظرِ مہر و عنایت … موقوف ہو افلاک کی تا دل سے شکایت

آساں مری مشکل کر اب اللہ کی خاطر

احمدؑ کا تصدق اسد اللہ کی خاطر

یا حضرتِ عباسؑ تو دریائے عطا ہے … ممتاز ترے فیض سے خلقِ دوسرا ہے
تجھ سا نہ کوئی صاحبِ اقبال سنا ہے … وہ در ہے ترا شاہِ جہاں جس کا گدا ہے

فیاضِ دو عالم تری سرکار کو پا کر
سائل درِ دولت پہ ہوا اس لیے آ کر

قطرہ کو اگر چاہے تو دریا سے بڑا ہو … ذرہ نظرِ مہر سے خورشید ضیا ہو
ہو رحم جو مردے پہ تو وہ دم میں کھڑا ہو … ہو جائے شرر برق اگر حکم ذرا ہو

ہر طور کی طاقت تجھے خالق نے عطا کی
لینا خبر اس موردِ آفات و بلا کی

سب خلق ہے امداد طلب تجھ سے جہاں میں … چرچا ہے ترے نام کا ہر علم و زباں میں
شہرہ ہے ترے فیض کا ہر ایک مکاں میں … ہے ہاتھ ترا توسنِ گردوں کی عناں میں

گر گرد قدم چرخ سے ہوں غرق مدد کر
یا شاہ سوارِ غرب و شرق مدد کر

یا شاہ میں ہوں تنگ زمانے سے چھڑانا … للہ اب ایامِ فراخی کے دکھانا
افتادہ زیرِ سمِ گردش کو اٹھانا … اے زینتِ زینِ فرسِ چرخ بچانا

پامال ہوا جاتا ہوں للہ مدد کر
اے وارثِ ارث اسد اللہؑ مدد کر

مجروح کیا درد کی شمشیر نے مجھ کو … بیتاب کیا نالۂ شب گیر نے مجھ کو
کیا کیا نہ کڑھایا دلِ دلگیر نے مجھ کو … دی چوبِ عصا اب فلکِ پیر نے مجھ کو

طاقت نہیں اٹھنے کی ذرا فرطِ الم سے
کس طور جدا ہوں میں شہا تیرے قدم سے

میں دامِ مصیبت میں ہوں تو عقدہ کشا ہے
میں شکلِ مریضاں ہوں تو درمانِ شفا ہے
حلقہ کیے اب لشکرِ اندوہ کھڑا ہے
لے آڑ ہوں میں تو سپرِ حفظِ خدا ہے
بھولا رہِ امید یہ ناچیز و حزیں ہے
یا شاہ تو خضرِ رہِ ایمان و یقیں ہے

ہے کشتیِ دل اب رہِ گردابِ بلا میں
ہوں شکلِ حباب اب گذرِ سیلِ فنا میں
ہاں صرصرِ اندوہ ہے طوفانِ بلا میں
کس طور کنارہ لگے طوفانِ ہوا میں
سن کر مرے اس نالہ و فریاد و بکا کو
باندھو رسنِ حکم سے اب دستِ ہوا کو

ہے جوش پہ دریائے الم اے دلِ حیدرؑ
اب غرق ہوا چاہتا ہے آہ یہ مضطر
رکھا نہ زمانہ نے مجھے خوش کبھی دم بھر
اوقات کٹے نالہ و فریاد میں اکثر
دیکھا نہ جدا قطرۂ آنسو کو پلک سے
یہ حال رہا اے شہِ دیں جورِ فلک سے

یکجا صفتِ برق کہیں چین نہ پایا
ہردم رہا ابرِ غمِ ناشاد کا سایا
مینہ اشک کا گو دیدۂ پرنم نے گرایا
پر نخلِ دعا میں ثمرِ عیش نہ آیا
پالا عوضِ عیش پڑا آہ سے ہم کو
پایا گلِ امید کی جا خارِ الم کو

حیران ہیں نرگس کی طرح دیدۂ خونبار
سنبل سے زیادہ ہے پریشان دلِ زار
دل مثلِ نسیمِ سحری چلتا ہے ہربار
ہے باغِ جہاں اپنے لیے ہر روش خار
نہ یار نہ یاور ہے غریب الوطنی ہے
بجز آپ کے کس سے کہوں جو دل پہ بنی ہے

لالہ کی طرح داغ پڑے سینکڑوں دل پر
مرجھا گئے برگِ شجرِ عقل سراسر

آئی چمنِ تن میں خزاں اے دلِ حیدرؑ
سرسبز برائے حسینؑ سبز قبا کر
سرو قدِ زیبا پئے امداد دکھا دے
اے ساقیِ کوثر کے پسر مجھ کو بچا دے

اے منتظرِ دیدہ خونبار مدد کر
نورِ نظرِ حیدرِؑ کرار مدد کر
ہوں قیدِ تردد میں گرفتار مدد کر
یا شاہ پئے عابدِ بیمار مدد کر
یہ جورِ فلک دیکھیے اس وقت میں آکر
کس طرح چلے بارِ شترِ مور اٹھا کر

بیخوف نہ تھا گردشِ افلاک سے دم بھر
شادی کو سمجھتا تھا سدا مرگ سے بدتر
پر اس پہ بھی سمجھا نہ ذرا چرخِ ستمگر
اب کوہِ الم رکھ دیا بس سر پہ اٹھا کر
ناچار ہوں نہ زور نہ یاور ہے نہ زر ہے
یا حضرتِ عباسؑ فقط تم پہ نظر ہے

پہلے ہی سدا فکرِ معیشت سے دل آزار
آوارہ پھرا کرتا تھا ہر شہر میں ناچار
نے ہوش ٹھکانے تھا نہ تھی طاقتِ رفتار
نے چین تھا غم سے نہ خوشی سے تھا سروکار
سو رنج ہیں شاداں مجھے کس چیز میں پا کر
برگشتہ زمانہ ہوا یا شاہ اب آکر

یاں تیرگیِ فکر سے واللہ سراپا
شکلِ شبِ دیجور ہوا آہ دن اپنا
کیا کیا نہ کیا اخترِ طالع نے تماشا
ہر ماہ ہلالِ غم و اندوہ دکھایا
تاریک جہاں ہے نظرِ مہر دکھا دے
اے عقدہ کشا بخت ہیں خوابیدہ جگا دے

گو رنج دکھاتا ہے مجھے چرخ یہ صدہا
پر لطف و کرم پر ترے نازاں ہوں میں شاہا
مرنے کی نہیں فکر ہے اپنی مجھے اصلا
یا حضرتِ عباسؑ تو ہے مثلِ مسیحا

برگشتگیِ چرخ کا کب خوف یہاں ہے
فرعون جو دشمن ہے تو موسیٰؑ نگراں ہے

چودہ جو ہیں معصوم ہر اک خاصۂ داور
ہر ایک کے صدقہ سے تم اے دلبر حیدرؑ
مداح ہے جن بندوں کا خود خالق اکبر
شاداں کرو اس شائق ناچار کو آکر

مشکل کرو حل حضرتِ شبیرؑ کا صدقہ
زہراؑ کا حسنؑ کا شہ دلگیر کا صدقہ

مناقب بجناب علی ابن ابی طالب علیہ السّلام

عیسیٰؑ کے مسیحا ہو دو عالم کی دوا ہو
اعجاز نما راہ نما عقدہ کشا ہو
ممکن ہے کہ نام آپکا لے اور نہ شفا ہو
یا شاہِ نجفؑ آپ کی کیا مدح و ثنا ہو

گر کفر نہ ہوتا تو یہ کہتا کہ خدا ہو

نزلے کے مرض سی تھا میں نزدیکِ ہلاکت
جب آپ سے فریاد کی یا شاہِ ولایت
ہر چند دوا کی نہ مرض میں ہوئی خفت
مجھ کو مرض الموت سے حاصل ہوئی صحت

اس لطف و کرم کا ترے کیا شکر ادا ہو

یعقوبؑ کو دیدارِ پسر تم نے دکھایا
عیسیٰؑ سے سوا آپکو ہر بات میں پایا
سلمان کو ہے شیر کے پنجے سے چھڑایا
چاہا جسے مارا جسے جی چاہا جلایا

پھر کیوں نہ نصیری کہیں تم کو کہ خدا ہو

حلالِ مہماتِ جہاں آپ ہیں مولا
جس کی کہ تمنا میں رہے عیسیٰؑ و موسیٰؑ
اللہ نے وہ رتبۂ اعلیٰ تمھیں بخشا
معراج کی شب پردہ سے ہاتھ آپ کا نکلا

ثابت ہوا تم دستِ زبردستِ خدا ہو

قوت میں شجاعت میں نہیں آپکا ہمسر
پر کاٹے فرشتوں کے جنوں کو کیا بے سر

حاصل کیا حیدرؑ کا لقب چیر کے اژدر
دو انگلیوں سے تم نے اکھاڑا درِ خیبر

اس قوتِ بازو پہ نبیؐ کیوں نہ فدا ہو

ہے غیظ تمہارا غضبِ خالق باری
کیوں ہوں نہ شجاعانِ عرب جنگ سے عاری
اک وار میں دو ہو کے گرا مرحب ناری
کہتے ہیں جسے موت وہ ہے تیغ تمھاری

چاہو جسے اک وار میں بے مرگ فنا ہو

مختار کی سرکار کے واللہ ہو مختار
کہتا ہوں میں کھا کر قسم ایزدِ غفار
بیکس کے طرفدار یتیموں کے مددگار
جو واسطہ دے آپ کا اللہ کو اک بار

آدمؑ کی طرح اس کی بھی مقبول دعا ہو

معراج کو جس دم گئی احمدؐ کی سواری
سدرہ پہ پہنچکر ہوئے جبریلؑ بھی عاری
ہمراہ نہ تھا کوئی بجز محرم باری
واں احمدؐ مختار تھے یا ذات تمھاری

پھر کون یہ کہہ سکتا ہے احمدؐ سے جدا ہو

جبریلؑ کو سدرہ پہ سبق تم نے پڑھایا
مداح پیمبرؐ کو سدا آپ کا پایا
پیاسا تھا خضرؑ آب بقا تم نے پلایا
قرآن تمام آپ کی مدحت میں ہے آیا

پھر تیری ثنا بندہ سے کیا خاک ادا ہو

کیا آپکے القاب ہیں اے صاحبِ منبر
شمشیرِ خدا مالکِ شمشیر دو پیکر
سرتاجِ شجاعانِ جہاں غازی و صفدر
احمدؐ کے وصی حق کے ولی خلق کے رہبر

آدمؑ کے شرف نیّرِ اعظم کی دعا ہو

شاہوں کو سخاوت میں نہیں آپ سے سبقت
کیا تیری شرافت ہو بیاں کیا تری رفعت
وہ قطرے ہیں تم قلزم زخارِ سخاوت
کعبہ میں ولادت ہوئی مسجد میں شہادت

کیوں عزّ و شرف تیرا نہ مقبولِ خدا ہو

مشہور ہے عالم میں ترا وصفِ سخاوت
دینے میں نہ سمجھے کبھی کچھ زر کی حقیقت

زر کیسا عطا آپ نے کی دین کی دولت
حاتم کو سخاوت میں نہیں آپ سے نسبت

وہ قطرۂ بے مایہ ہے تم بحرِ سخا ہو

داغِ کفِ موسیٰ ید بیضا کیا تم نے
ذرہ کو قمر قطرہ کو دریا کیا تم نے
دکھ درد سے ایوبؑ کو اچھا کیا تم نے
بن باپ کے بیٹے کو مسیحا کیا تم نے

ڈرتا ہوں کہیں منہ سے نہ کہہ بیٹھوں خدا ہو

منصف نہیں دنیا میں کوئی آپ سے بڑھکر
کیا عدل کریگا کوئی اس عدل سے بہتر
مشہور ترا عدل ہے ہر اک کی زباں پر
اک دم میں کیا فیصلہ باز و کبوتر

عادل کی قسم عدل میں تم سب سے سوا ہو

بُت خانہ معبود سے باہر کیئے تم نے
عالم پہ عیاں تیغ کے جوہر کیئے تم نے
مسمار صنم خانہ برابر کیئے تم نے
کفّار کی گردن سے قلم سر کیئے تم نے

مومن کے لیے پر سپرِ حفظِ خدا ہو

دربار ترا نور کا اور فیض کی سرکار
ظاہر ہے من الشمس یہ مخفی نہیں زنہار
اک دام کے طالب کو دیا صرّہ دینار
محروم نہ سائل گیا در سے ترے اک بار

بے شبہ و شک مخزنِ الطاف و عطا ہو

مدّاح تری مدح کے لکھنے میں ہے حیران
قدرت یہ کسی میں نہیں جز خالقِ یزدان
ہر وقت اسی فکر میں رہتا ہے پریشان
اک وقت میں چالیس جگہ تم ہوئے مہمان

ہوتا ہے عیاں اس سے کہ اسرارِ خدا ہو

اے پشت پناہ غربا رحمتِ غفار
کس طرح نہ فریاد کرے آپ سے ناچار
اے دادرسِ خلق خدا راحم دستار
مسکینوں کے مونس ہو یتیموں کے پرستار

قوت ہو جوانوں کی ضعیفوں کے عصا ہو

لولاک پئے ختمِ رسلؐ حق کا ہے کلمہ
احمدؐ نے کہا جسمک جسمی تمھیں مولا

حاصل ہوا ان دونوں حدیثوں کا نتیجہ
گر آپ نہ ہوتے تو فلک خاک نہ ہوتا

جو چاہو کرو مالکِ سرکارِ خدا ہو

اِک دم میں کیا لشکرِ جن کو تہ و بالا
دو انگلیوں سے مرہ مردود کو مارا
ہے چشمۂ بریہ پہ پہاڑ آپ نے ڈالا
آزادیٔ دوزخ کا برا کو دیا شقا

بندے تو ہو پر کہہ نہیں سکتا ہوں کہ کیا ہو

جز ختمِ رسلؐ آپ سے کوئی نہیں بہتر
اعجازِ پیمبرؐ سے ہوا دو مہِ انور
بے وحی کیا آپ نے ہے کارِ پیمبرؐ
کی آپ نے بھی رجعتِ خورشید مکرّر

مختارِ جہاں بعدِ نبیؐ تم بخدا ہو

طوفان میں تھا نوحؑ کا بیڑا تہ و بالا
کوہِ الم و غم سرِ ایوبؑ سے ٹالا
پر آپنے کس لطف سے جا کر ہے سنبھالا
زندہ شکمِ حوت سے یونسؑ کو نکالا

ہر بندہ کی مشکل میں تمھیں عقدہ کشا ہو

کیا کیا نہ ہوئی آپکی بندہ پہ عنایت
دنیا میں رہی اب نہ کسی چیز کی حاجت
ایماں کی بھی دولت ملی دنیا کی بھی دولت
صحت کا طلبگار تھا حاصل ہوئی صحت

پھر کیوں نہ وزیرؔ آپ پہ سو جان سے فدا ہو

دیگر

دو جگ ہے تیرے نام سے آباد یا علیؑ
روح الامیں کے ہو تمھیں اُستاد یا علیؑ
ہیں سارے وصف تجھ میں خداداد یا علیؑ
کوثر کے جام سے کرو تم شاد یا علیؑ

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

سلماں کو ایک دشت میں گھیرے تھا شیر نر
اس کو پچھاڑ دیا وہیں اک پل میں آن کر
مضطر ہو وہ یہ بولا کہ یا شاہ لو خبر
مجھ پر بھی لطف و رحم کی ہو جائے اک نظر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

جب تیرا نام لے کوئی یا شاہ ذوالفقار
دو جگ میں کیجیو مجھے یا شاہ کامگار
آسان ہو وہ کیسی ہی مشکل کا ہو پہاڑ
تم بن ہمارا کون ہے والیٔ و غمگسار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

دو جگ کی مشکلات ہیں سب تیرے آگے حل
کیا خوب یاد آیا ہے اس وقت برمحل
آیا ہے تنگدستی سے اب نیست میں خلل
مشکلکشائی کی تری مشہور ہے مثل

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

سائل نے ایک بار جو آ کر کیا سوال
یعنی قطار اونٹوں کی دی بخش بھر کے مال
فی الفور اس کو کر دیا حضرت نے مالامال
مجکو بھی اپنے لطف و کرم سے کرو نہال

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

لکھتا ہے ایک راوی روایت سے یہ خبر
رکھتا تھا اپنے پاس زر و اسپ و شتر
تھا اک محب نثار بدل شاہ دین پر
سوداگری کئے ہوئے جاتا تھا اپنے گھر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

آکر کہا کسی نے یہ اک روز راہ سے
بولا وہ ایک شرط سے نوکر رکھوں تجھے
محتاج ہو کے آیا ہوں نوکر رکھو مجھے
ضامن اگر کسی کو تو اے شخص مجھ کو دے

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ

دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

وہ بولا میرا کوئی نہیں ہے بجز خدا
اُس نے کہا قبول ہے میں نے تجھے رکھا
ضامن کہے تو دوں تجھے میں شاہ مرتضیٰ
تجار تھا وہاں سے کسی ملک کو چلا

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

القصہ ایک سمت کو اُس نے کیا سفر
ضامن کا دل میں کچھ نہ رکھا خوف اور خطر
اور اس کے ساتھ ساتھ چلا وہ بھی خیرہ سر
مارا دغا سے اس کو لیا مال اور شتر

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

کر ذبح اسکو جلدی سے گھوڑے پہ ہو سوار
زوجہ نے اُسکی دیکھا تو بولی یہ دھاڑیں مار
بولا یہ ساربان سے کہ چل کھینچ اب مہار
ضامن دیا تھا لیجیو خبر شاہ ذوالفقار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

گاڑی میں روتی جاتی تھی بیتاب زار زار
یہ حال اس کا دیکھ کے بولا وہ نابکار
پردہ اُٹھا کے رستہ کو تکتی تھی بار بار
کیا دیکھتی ہے بولی ہے ضامن کا انتظار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

کہنے لگا خموش ہو ضامن ہے اب کہاں
وہ بولی اے لعین و بد آئین و بدگمان
چپکی چلی چل اب لیے جاتا ہوں میں جہاں
آتا ہے شیر حق کا کوئی دم میں یاں یہاں

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یا علیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یا علیؑ

ناگاہ آشکار ہُوا گرد اور غُبار
منہ پر نقاب ہاتھ میں نیزہ لیے سوار
اُس کو گرا دیا وہیں گھوڑے سے نیزہ مار
لاشہ کی سمت گاڑی کو لایا وہ شہسوار

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یاعلیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یاعلیؑ

گاڑی جب آئی واں پہ جہاں لاش تھی پڑی
گاڑی سے وہ اتر کے وہاں پیٹنے لگی
بولی کہ غور کیجئے یا مرتضےٰ علیؑ
یہ دشت اور مسافری اور میری بیکسی

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یاعلیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یاعلیؑ

دیکھا جو اُسکی لاش کو سر تن سے ہے جدا
گھوڑے سے تب اُتر پڑے وہ شاہ لافتا
اُس کے سر بریدہ کو تن سے ملا دیا
فرمایا اُٹھ بحکم خدا اُٹھ کھڑا ہوا

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یاعلیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یاعلیؑ

وہ دونوں یوں پکارے ملی داد یاعلیؑ
پائی مراد دل بھی ہُوا شاد یاعلیؑ
صدقے تمہارے خوب کی امداد یاعلیؑ
قرباں تمہارے ہوئے یہ شمشاد یاعلیؑ

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یاعلیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یاعلیؑ

تسبیح تیرے نام کی ہے ورد صبح و شام
پڑھتا ہوں پہلے بھیج کے صلوٰۃ اور سلام
سب صدق دل سے سونپ دیے تم کو اپنے کام
میرے معاملہ کے ہو ضامن تمہیں امام

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یاعلیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یاعلیؑ

من بعد مصطفےٰ کے ہو برحق تمہیں وصی
تم شاہ دو جہاں ہو میں بندہ ہوں جعفری

محتاج پر کسی کا نہ کیجیو مجھے کبھی
رکھ لیجیو میری آبرو ہے عمر آخری

تم پاس اب میں لایا ہوں فریاد یاعلیؑ
دو داد اور مراد کرو شاد یاعلیؑ

دیگر

اب سر پہ مرے ٹوٹ پڑا کوہ الم ہے
اور چرخ بھی ہر لحظہ مرے درپے غم ہے
افلاک کی گردش سے مرا ناک میں دم ہے
میں قطرۂ ناچیز ہوں تو بحر کرم ہے

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

گردش سے زمانہ کی مرا حال ہے تغیّر
ذلت مجھے دکھلاتا ہے ہر دم فلک پیر
محتاج سمجھ کر کوئی کرتا نہیں توقیر
فریاد ہے فریاد ہے اے بازوئے شبیرؑ

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

اس وقت میں ہوئے گا مرا کون خبردار
مونس ہے نہ ہمدم نہ کوئی یار و غمخوار
آقا مرے اب کس سے کروں درد دل اظہار
سُن لیجئے اب بہر خدا یہ مری گفتار

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

احوال مرا آپ پہ روشن ہے سراسر
دن رات غم و رنج میں رہتا ہے یہ مضطر
جس دُکھ سے ہُوا ہوں میں سراسیمہ و مضطر
وہ رنج کرو دُور تم از بہر پیمبر

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباس علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

اب واسطہ دیتا ہوں تمہیں شیرِ خداؑ کا
سُن لیجئے صدقہ حسنؑ سبز قبا کا

بعد اس کے جو میدان ستم میں مُوا پیاسا
صدقہ اُسی مظلوم کا اور زین العبا کا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

پھر باقرؑ و جعفرؑ کی قسم دیتا ہوں شاہا
اب بہرِ رضاؑ حل کرو مشکل مری مولا
اور مُوسیٰؑ کاظمؑ کا دلاتا ہوں میں صدقہ
مرجاؤں گا گر دیر کی اے میرے مسیحا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

از بہرِ تقیؑ رحم کرو حال پہ میرے
اور عسکریؑ کیواسطے مہدیؑ کے کرم سے
از بہرِ نقیؑ شاہِ زمن دیر نہ کیجے
اے ثانیٔ جعفرؑ ترے دلدار کے صدقے

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

بن آپ کے کونین میں کوئی نہیں یاور
برگشتہ زمانہ ہے کہوں کس سے میں جاکر
ہے عار اگر غیر سے سائل ہو یہ مضطر
اب جلد خدا کے لیے ابن شہِ صفدر

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

عباسؑ علمدار تری شان کے قربان
حل کر دے مرے عقدۂ لاحل کو تو اس آن
کیا عرض کروں کہتا ہوں ناچار پریشاں
از بہرِ بتولؑ اے شہِ مرداں کے دل و جاں

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

عباسؑ علیؑ قاسمؑ و اکبرؑ کے لیے اب
حُرؑ کیلئے اور مسلمؑ بے پَر کے لیے اب
اور عونؑ و محمدؑ کے اور اصغرؑ کیلئے اب
ہاں جلد حبیبؓ ابنِ مظاہر کیلئے اب

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

دو ٹکڑے کیا حیدرؑ کرار نے اژدر
سلمانؓ کو چھڑا شیر سے کاٹا سرِ عنتر
طفلی میں انھیں حق نے کیا حیدرؑ صفدر
تم اُن کے پسر ہو میں غلام شہ قنبرؑ

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علیؑ تم کو سکینہ کی قسم ہے

ہے دل سے ثنا خواں یہ نحیف اے مرے مولا
بہرِ حسنینؑ و نبیؐ و حیدرؑ و زہراؑ
ہیں تم پہ فدا صدقہ یہ گھر بار ہے سارا
ہو عرض یہ مقبول مری اے شہ والا

حل کیجئے مشکل مری اب دیر ستم ہے
عباسؑ علی تم کو سکینہؑ کی قسم ہے

دیگر

مجھ سے خطا ہوئی ہو تو آقا بحِل کرو
دستِ دراز چرخِ ستمگر کو شل کرو
للہ میرے غم کو خوشی سے بدل کرو
مرتا ہوں رنج و غم سے مدد آج کل کرو

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

در چھوڑ کر تمھارا کدھر جائے رُوسیاہ
امداد اس گدا کی کرو کُل کے بادشاہ
یا مرتضیٰ علیؑ میں بہت ہو چکا تباہ
تم نے خبر نہ لی تو نہیں پھر مرا نباہ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

سلمانؓ نے دشت سے جو کہا تھا پکار کر
فوراً اُسے چھڑا دیا یا شاہِ بحر و بر
یا مرتضیٰ علی یہ مجھے گھیرے ہے شیرِ نر
میں بحرِ غم میں ڈُوبتا ہوں سے لیجے خبر

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

اسود کا تم نے دستِ بُریدہ ملا دیا
بے دم کیا نصیری کو اور پھر جلا دیا
پنجہ سے باز کے تھا کبوتر چھڑا دیا
حق معرفت کا روح امیں کو بتا دیا

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

ایسا الم نے آکے مجھے مضمحل کیا
مشکل کو تم نے ہر کس و ناکس کی حل کیا
سردارِ غم نے کشورِ دل پر عمل کیا
میں نے بھی اس کا درد محل بے محل کیا

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

سردارِ دیں ہو مالکِ کون و مکاں ہو تم
ہر ایک عارضہ کی دوا بیگماں ہو تم
حق کا کلام ہے یہ خدا کی زباں ہو تم
اور کیا کہوں کہ قاسمِ نار و جناں ہو تم

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

بارِ الم اُٹھانے کی مجھ میں نہیں ہے تاب
ہوتا ہوں ہمنشینوں میں خجلت سے آب آب
گردش نے آسماں کی مجھے کر دیا خراب
ڈر ہے نظر میں ہوں نہ سُبک یا ابوترابؑ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

کیا کیا شکایتیں کروں قسمت کے پھیر کی
اب تک تو اس غلام نے ہر طرح تیر کی
کی رنج میں جو شام تو غم میں سویر کی
پیش آئی جو کہ فکر زبردست زیر کی

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو

یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

خادم ہیں آپکا ہوں گنہگار ہوں تو ہوں
ہے اس پہ اعتقاد مصیبت میں کیوں رہوں
فریاد آپ سے نہ کروں کس سے پھر کروں
مشکلکشا جو تم سا ہو کیوں دردِ دکھ سہوں

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

مشکل میں ہم کو سب نے پکارا ہے یا علیؑ
فکرِ معاش نے مجھے مارا ہے یا علیؑ
آفت میں پنجتنؑ کا سہارا ہے یا علیؑ
آخر تو یہ غلام تمہارا ہے یا علیؑ

اُمیدوار ہوں کہ نہ دیر ایک پل کرو
یا مرتضیٰ علیؑ مری مشکل کو حل کرو

دیگر

رنج و محن نے کیسی یہ آفت مچائی ہے
بختِ زبوں نے مشکل یہ کیسی دکھائی ہے
فوجِ الم کی دل پہ گھٹا میرے چھائی ہے
آرام چین اُڑ گیا حق کی دوہائی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

حضرت کا زور جانتی ساری خدائی ہے
خیبر کی نیو آپ نے جڑ سے ہلائی ہے
اتنا فتحنا شان میں مولا کے آئی ہے
بُنیادِ کفر بیرِ الم میں گرائی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جنگِ اُحد میں آپ ہی نے فتح پائی ہے
دینِ محمدیؐ نے ضیا تم سے پائی ہے
کی کُفر کی بھی بدر میں تم نے صفائی ہے
حصہ میں تیرے فتح ہمیشہ سے آئی ہے

اندوہ و غم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے

یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا شاہِ ذُوالفقارؑ مدد میری کیجیے | شاہوں کے تاجدارؑ مدد میری کیجیے
دُلدُل کے شہسوار مدد میری کیجیے | یا شاہِ نامدارؑ مدد میری کیجیے

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مُشکل کشائی ہے

جس نے کہ نام آپ کا وِردِ زباں کیا | باقی نہ کوئی دل میں رہا اُس کے مدّعا
مانگا جو آپ سے وہیں بس آپ نے دیا | فدوی پہ رحم کیجیے یا شاہِ دوسرا

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ مرے مطلب ہوں سب حصُول | فضلِ خُدا سے رحمتِ حق کا ہے نزُول
جز یادِ حق نہ جائے مرا وقت کچھ فضول | دُنیا کے غم سے شاہ نہ رکھیو مجھے ملُول

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

دنیا کے غم سے ہووے نہ ہرگز مجھے ملال | لیکن غمِ حسینؑ میں میرا ہو انتقال
شاہا غلام کرتا ہے آقا سے یہ سوال | گستاخی ہوتی ہے جو کروں اپنا عرضِ حال

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کُشائی ہے

سب کیفیتِ حضُور پہ بالکل ہے آشکار | راحت ملے غُلام کو یا شاہ ذُوالفقارؑ
شوریدہ بخت الم سے ہوا ہوں میں دلفگار | تم پاس عرض لایا ہوں یا شاہِ نامدارؑ

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

ہوگا نہ مجھ سے کوئی زیادہ گناہگار | دنیا میں مجھ سے بڑھ کے نہیں کوئی نابکار
اب کون میرا ہوئے گا ہمدرد و غمگسار | راہِ خدا سے دُور پڑا ہوں میں سوگوار

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا شاہ اب میں جاؤں کہاں کو بتائیے | کل کل سے آندکی مجھے اب چھڑائیے
لِلّٰہ میرے جو ہیں مطالب دِلائیے | کرتا ہوں عرض مجھ کو نہ دردر پھرائیے

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

لُوٹا ہوا ہوں حال مرا ہے بہت خراب | روتا ہوں رات دن نہیں آتا ہے مجکو خواب
شاہا گدا ہوں خدمتِ اقدس سے باریاب | اے کُل کے بادشاہ بُلا لیجیے شتاب

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اپنا جو مدّعا تھا گذارش میں کرچکا | مطلب ہیں میرے جتنے بر آویں پئے خدا
صدقہ نبیؐ کا کیجیے مقبول اب دُعا | بہرِ بتولؑ غم سے رہا کیجیے شہا

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مُرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ پئے حسنینؑ پاک ذات | زین العبا کے صدقے سے ہووے مری نجات
صدقہ امام باقرؑ و جعفرؑ سے ہو یہ بات | کاظمؑ رضاؑ کیواسطے آسان ہوں مشکلات

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

صدقہ تقیؑ نقیؑ کا بر آویں تمام کام | اور بہرِ عسکریؑ امام شہ انام

مہدیؑ کے صدقہ سے ہوں منظورِ خاص عام
اب دیر کا مقام نہیں شاہِ ذوالکرام

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اندر نماز کے مجھے ہووے نہ وسوسا
ابلیس آسکے نہ مرے پاس مطلقاً
شاہا نماز میری نہ ہووے کبھی قضا
روزِ ازل سے کیسا عدو ہے یہ بیحیا

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

شاہا بہت میں تنگ ہوا ہوں زمانہ سے
للہ مجکو چین ہو اپنے بیگانے سے
رنج والم ستاتا ہے ہر اک بہانے سے
روزی بھی مجکو دیجئے تو اپنے خزانے سے

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جود وسخا میں آپ ہیں مشہور یا امام
سائل کے مانگتے ہی شتر ہوگئے تمام
دینا نماز میں تھا انگوٹھی تمہارا کام
سائل پھرا حضور کے در سے نہ بے مرام

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

درخواست میری کیجئے مقبول یا امامؑ
ہے دستخط کی آرزو واللہ صبح وشام
صدقہ سکینہؑ کا پئے عباسؑ نیک نام
گر دستخط ہوں عرضی پہ بر آئیں سارے کام

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

عباس ہے غلام تمہارا جو شاہِ دیں
اب یہ پھرے بھٹکتا نہ ہرگز کہیں کہیں
رنج والم نے اسکو کیا ہے بہت حزیں
طاقت اٹھانے رنج والم کی اسے نہیں

اندوہ وغم سے جانِ حزیں لب پہ آئی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

دیگر

یا شاہؑ تم کو خالقِ غفار کی قسم
کیجو مدد خدائی جہاندار کی قسم

لیجئے خبر ہماری شتابی سے آن کر
حضرت رسولؐ سیدِ ابرار کی قسم

مولد تمہارا کعبہ و مدفن نجف ہوا
تم کو ہے دونوں مطلعِ انوار کی قسم

تم کو قسم ہے آدمؑ و حواؑ و شیثؑ کی
الیاسؑ و نوحؑ لوطؑ غیردار کی قسم

داؤدؑ کی قسم ہے سلیمانؑ و ہودؑ کی
صالحؑ شعیبؑ موسیٰؑ کے گفتار کی قسم

ذوالکفلؑ ارمیاؑ و عزیزؑ و ذبیحؑ کی
اسحاقؑ اور خلیلؑ کے گلزار کی قسم

یحییٰؑ کی ذکریاؑ کی قسم دانیالؑ کی
ہارونؑ و خضرؑ عیسیٰؑ ہشیار کی قسم

انجیل کی زبور کی توریت کی قسم
قرآں کلام حضرت دادار کی قسم

سرکارِ حق میں تم ہو وسیلہ غریب کا
دلوا دو مدعا میرا عمار کی قسم

دربارِ مصطفےٰؐ میں ہو تم نائبِ رسولؐ
کیجو نگاہ لطف کی دربار کی قسم

چاہوں کرم تمہارا کرو مجھ پہ تم کرم
عباسؑ و حمزہؑ صفدرِ پیکار کی قسم

تم شیرِ حق ہو نام تمہارا ہے مرتضیٰؑ
تم کو خطاب حیدرِؑ کرار کی قسم

اس سخت حادثہ سے چھڑاؤ مجھے شتاب
تم کو عقیلؑ و جعفرؑ طیار کی قسم

مشکل پڑی ہے حل کر دیا شاہ مرتضیٰؑ
خاتونؑ حشر و عترتِ اطہار کی قسم

گھیرا ہے غم نے مجکو کرو دور درد وغم
حضرت حسنؑ امام نکوکار کی قسم

بیکس پڑا ہوں جلد تو میرے دستگیر
سبطِ شہیدؑ غازی کفار کی قسم

یا شیرِ حق غریب کی کرنا مدد ضرور
عباسؑ باوفا و علم دار کی قسم

غم کے مرض میں سخت گرفتار ہوں شہا
کیجو علاجِ عابدِ بیمار کی قسم

عقدہ پڑا ہے سخت مرے روزگار میں
جلد عقدہ کھولو باقرِ مختار کی قسم

دنیا کے کاروبار میں شدت ہوئی نصیب
کلفت مٹادو جعفرؑ دیندار کی قسم

مشکلکشا ہو تم کرو حل مشکلات کو
حضرت امامؑ کاظمؑ سردار کی قسم

دیجو مجھے مراد کرو اک نگاہِ لطف
موسیٰؑ رضا علیؑ جہاں دار کی قسم

تاخیر مت کرو مری مشکل کو حل کرو
حضرت تقیؑ محمدؐ غمخوار کی قسم

حاجت روائے خلق ہو حاجت کرو روا
حضرت علیؑ نقی نکوکار کی قسم

دستِ خدا ہو میری تم امداد کیجیو
تم کو امام عسکریؑ سالار کی قسم

دشمن تمام خلق ہے تم دوستی کرو
حضرت امام مہدیؑ مختار کی قسم

میں ہوں غلام آپ کا کیجو مری مدد
قنبر غلامِ خاص وفادار کی قسم

چاہوں نظرِ کرم کی کرو مہر کی نگاہ
یا شاہ تم کو بوذرِ غفار کی قسم

سلمان کی قسم تمھیں مقداد کی قسم
اسود کی اور نصیری و عمار کی قسم

جو میرا مدعا ہے سو بخشو مجھے شتاب
یا شاہ تم کو دلدل رہوار کی قسم

میرے مخالفین ہوں ناکام ہر طرح
تم کو ہے ذوالفقار سی تلوار کی قسم

دیجو مجھے مخالفوں پر فتح یا علیؑ
تم کو جہادِ غزوۂ کفار کی قسم

اسرارِ مصطفےٰؐ کے ہو تم رازدار خاص
لیجو خبر تمھیں الٰہی اسرار کی قسم

مجھ پر نگاہ آپ ترحم سے کیجیو
سب مومنین و فرقۂ زوار کی قسم

کیجو کرم قسم تمھیں حج و زکوٰۃ کی
کلمہ نماز روزہ و افطار کی قسم

اللہ سے دلاؤ مجھے مرتبہ بلند
عرش مجید و کرسیِ ستار کی قسم

کیوں دیر اب لگائی ہے کیجئے مدد شتاب
تم کو نجوم ثابت و سیار کی قسم

یا پیر مرتضےٰؑ مرے اب دیجو دل کو چین
دوزخ بہشت آتش و گلزار کی قسم

جو تم سے مانگتا ہوں وہ حاجت کرو روا
حور و فرشتہ صاحبِ اسرار کی قسم

حق کی جناب سے مجھے مقصد دلائیو
روزِ سفید اور شبِ تار کی قسم

پہنچو شتاب میری مدد کو ابوترابؑ
فرشِ زمین و گنبدِ دوّار کی قسم

خرم غلام خاص ہے اس پر نظر کرو
یا شاہ ان مناقب و اشعار کی قسم

دیگر

کرتا ہے نفسِ شوم مرے دل کی دلبری
باغِ جہاں میں روز نئی کھلتی ہے کلی
اور شاخ معصیت کی سدا کھلتی ہے مری
مشکلکشائی کیجئے مشکل ہے آ پڑی
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

فسق و فجور سے نہیں بچتا کسی گھڑی
راہِ عدم بھی سخت ہے منزل بھی ہے کڑی
گو جانتا ہوں موت ہے سر پر مرے کھڑی
مشکلکشائی کیجئے مشکل ہے آ پڑی
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

ہنگامِ مرگ لذتِ کلمہ زباں پہ ہو
اور خاتمہ بخیر امیدِ جناں پہ ہو
جبتک جیوں ہمیشہ عمل اس قرآں پہ ہو
میری نظر کسی کے نہ ہرگز زباں پہ ہو
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دفنائیں قبر میں جو مجھے خویش و اقربا
منکر نکیر سے بھی نہ گھبراؤں میں شہا
تاریکی لحد سے میں خائف نہ ہوں ذرا
ہو نام پاک تیرا معاون دمِ رجا
انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دفتر ہے میرے نامۂ اعمال کا سیاہ
شاہا مجھے بچایئے اور دیجئے پناہ
کرتا ہوں بیشمار شب و روز میں گناہ
ہو جاؤں گا میں نامۂ اعمال سے تباہ

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

کس مُنہ سے جاؤنگا میں بھلا پیش ذوالجلال
روزِ جزا میں ہوئیگا جب مجھ سے کچھ سوال
مرنے کے بعد دیکھیئے کیا ہوگا میرا حال
جب خود بخود کریگا ہر اک عضو قیل وقال

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

غفلت کے پردہ نے مجھے نابینا کردیا
دُشوار خواہشوں نے مرا جینا کردیا
اس غم نے آہ زخمی مرا سینہ کردیا
میں صاف دل تھا جسکو پُرازکینہ کردیا

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

مولا گناہوں سے مجھے اب تو بچایئے
جو مغفرت کی راہ ہے اس پر چلایئے
گم کردہ رہ ہوں سیدھا طریقہ بتایئے
جز یادِ حق نہ اور کوئی لو لگایئے

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دِلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

صدقہ خُدائے پاک کا یا شاہِ دوسرا
صدقہ رسُول پاکؐ کا یا شاہِ اتقیاؑ
صدقہ بتُول پاک کا یا شاہِ لاَ فتےؑ
خیبر کے فتح کرنے کی تم کو قسم شہا

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دِلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ حسنؑ حسینؑ شہنشاہِ ذوالکرام
زین العبا کا صدقہ مُرادیں ملیں تمام
صدقہ امام باقرؑ و جعفر کا یا امام
کاظمؑ رضا کا صدقہ ملے وادی السّلام

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ نقیؑ تقیؑ مری آفت مدد کرو
بہرِ امام عسکریؑ مولا مدد کرو
مہدیؑ کا واسطہ مری شاہا مدد کرو
در در پھرا ہُوں پشت پناہا مدد کرو

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

طفلی سے ہوں غلام تمہارا شہِ انام
جز ذات پاک اور کسی سے نہیں ہے کام
کبتک پھروں بھٹکتا ہوا شاہ ہر مقام
لِلّٰہ مجھکو دیجیئے جنت میں اب مقام

انجام ہو بخیر مرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

عباس کی یہ عرض ہے اب تم سے یا امام
یادِ خدا میں میں رہوں مصروف صبح وشام
جھگڑوں سے اب جہاں کے علیحدہ رہوں مدام
میرے شفیع حشر میں ہوں سیّد الانام

انجام ہو بخیر مُرادیں ملیں دلی
صدقہ حسنؑ حسینؑ کا یا مرتضیٰ علیؑ

دیگر

آفت میں ہوں پھنسا مجھے مولا بچایئے
صدقہ سے پنجتن کے نہ در در پھرایئے
مضطر ہوں بیقرار ہوں اب رحم کھایئے
اعدا پہ میرے قہر کی بجلی گرایئے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

روزِ ازل سے آپ کا مشکلکشا ہے نام
مشکل پڑی ہے جس پہ ہیں آپ آئے کام
اندوہ و غم میں رہتا ہے یہ مُبتلا غلام
مُشکلکشائی کیجیئے یا شاہِ صبح وشام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

یا شاہ ہوں میں سخت پریشاں اور ملول
گھیرے ہیں مجھکو رنج والم بے سبب فضول
یہ رنج دُور ہوں یہ خوشی ہوئے اب حصول
صدقہ سے اہلبیت کے یہ عرض ہو قبول

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لایئے

دشمن ہیں بے شمار مری جاں زار ہے
رنج والم سے ہر گھڑی سینہ فگار ہے
سیماب کی طرح میرا دل بیقرار ہے
تیرے کرم کا یا علیؑ اب انتظار ہے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچایئے

وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

جو کچھ اثاثہ پاس تھا سب ہوگیا تمام
آمد قلیل خرچ کی افراط ہے مدام
ناداری اب ستاتی ہے یا شاہِ خاص و عام
کس طرح قرض سے ہو سبکدوش یہ غلام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

مولا ادائے دین کی کیا ہوگی اب سبیل
احباب کے حضور نہ ہرگز ہوں میں ذلیل
نازک ہے وقت کوئی نہ ہوگا مرا کفیل
لیل و نہار رہتا ہوں اس غم سے میں علیل

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

جینے کا لطف جاتا رہا مٹی ہے خراب
اب کیجئے مدد مری اے آسماں جناب
بسمل کی طرح کھاتا ہوں ہر وقت پیچ و تاب
زر ہو عطا خزانہ حضرت سے بے حساب

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دولت ہے نہ رفیق نہ رکھتا ہوں کوئی یار
اندوہ و رنج و غم ہے مرے دل پہ بیشمار
پرسانِ حال کیا ہو کوئی ہوں میں بے دیار
پیرِ فلک نے کر دیا بے چین و بے قرار

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

رنج و تعب میں رہتا ہوں ہر وقت صبح و شام
اس رنج سے میں رہتا پریشان ہوں مدام
ہوئے ترقی ورنہ ہو تبدیل یہ غلام
للہ میری عرض ہو مقبول یا امام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

احوال ہے سقیم میں اب ہو چکا تباہ
تجھ سا سخی ہوا ہے نہ ہوگا خدا گواہ
تو دادرس ہے خلق کا اے کل کے بادشاہ
لطف و کرم کی بندہ پہ اب کیجئے نگاہ

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

فریاد لایا ہوں مری اب داد دیجئے
برباد ہو چکا ہے مجھے آباد کیجئے
قیدِ الم سے عاصی کو آزاد کیجئے
صدقہ سے اہلبیت کے دلشاد کیجئے

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دکھ درد سے بچائیے مولا مجھے مدام
حاسد رہیں ہمیشہ مرے جلتے صبح و شام
اعدا کے شر سے حفظ و اماں میں رہے غلام
دشمن کا میرے دوزخ اسفل میں ہو مقام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دنیا میں مجھ سا کوئی نہ ہوگا گنہگار
مکر و دغا سے بچ نہیں سکتا میں زینہار
ابلیس دھوکے دیتا ہے دن بھر میں بیشمار
اس سے بچائیے مجھے یا شاہِ نامدار

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

ممکن نہیں ہے آپکی توصیف اے حضور
مشکل میں ہر نبی کی مدد کی شہِ غیور
آدمؑ سے پہلے آپ کا پیدا ہوا ہے نور
مجھ سے بھی ہر بلا کو الگ کیجئے حضور

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دیتا ہوں آپ کو سرِ شبیرؑ کی قسم
بے پردگیِ زینبِؑ دلگیر کی قسم

اکبرؑ کے خون کی اصغرؑ بے شیر کی قسم
اور سیدہؑ کی چادرِ تطہیر کی قسم

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

عباسؑ کی ہو التجا مقبول یا امام
جو جو کیا ہے عرض پذیرا ہو وہ تمام
خادم حضور کا ہوں نہیں اس میں کچھ کلام
اب شرم تیرے ہاتھ ہے تیرا ہوں میں غلام

رنج و محن سے اب مجھے آکر بچائیے
وقتِ مدد ہے یا علیؑ تشریف لائیے

دیگر

واقف تمہارے جود و سخا سے خدائی ہے
تم نے نبیؐ کے دوش پہ معراج پائی ہے
نادِ علیؑ بھی شان میں حضرت کی آئی ہے
چرخِ کہن نے تازہ مصیبت دکھائی ہے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

سلمان کو تم نے شیر سے جا کر چھڑا دیا
پنجہ میں باز کے تھا کبوتر چھڑا دیا
اسود کے تم نے ہاتھوں کو تن سے ملا دیا
راہِ خدا میں آپ نے سر کو کٹا دیا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

چرچا ہے جا بجا ترے عزّ و جلال کا
شہرہ ہے ملک ملک میں فضل و کمال کا
تجھ کو کیا کفیل خدا نے مآل کا
دیتا ہوں واسطہ تجھے احمدؐ کی آل کا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا ہو تم مقربِ درگاہ کبریا
مشکل میں کام آتے رہے سب کے تم سدا
حضرت تو جانتے ہیں میں ہوں رنج میں پھنسا
ہے دردِ دل بھی آپ پہ روشن ذرا ذرا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
نائب علیؑ وصیِ رسولِ خدا علیؑ
ہادی علیؑ امام علیؑ رہنما علی
لنگر علیؑ جہاز علیؑ ناخدا علیؑ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

للہ میری آن کے مولا مدد کرو
فریاد رس غریبوں کے آقا مدد کرو
بیمارِ رنج و غم ہوں مسیحا مدد کرو
مولا برائے خالقِ یکتا مدد کرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا نبیؐ کی روحِ مطہر کا واسطہ
بنتِ رسولؐ و حضرتِ شبرؑ کا واسطہ
آقا حسینؑ کشتۂ خنجر کا واسطہ
زین العباؑ و باقرؑ و جعفرؑ کا واسطہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بہرِ جنابِ موسیٰ کاظمؑ مدد کو آؤ
بہرِ رضاؑ غلام کو اس رنج سے بچاؤ
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ معجزہ دکھاؤ
آقا برائے عسکریؑ عزت مری بچاؤ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

سب حال میرا آپ پہ روشن ہے شاہ دین
ایسا نہ ہو کہ آبرو جاتی رہے کہیں

عزت کیواسطے میں سدا رہتا ہوں حزیں
مولا برائے مہدیؑ سلطانِ مومنین

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بے چادریٔ زینبؑ دلگیر کے لیے
اور یادگارِ صاحبِ تطہیر کے لیے
اکبرؑ کے اور اصغرؑ بے شیر کے لیے
بے دستیٔ برادرِ شبیرؑ کے لیے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اے شاہِ لافتیٰؑ ترے اعزاز کے نثار
رہتا ہوں رنج و غم سے شب و روز بیقرار
جی چاہتا ہے تیرے تصدق ہوں باربار
اب کیجئے مدد مری یا شاہِ ذوالفقار

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اے لنگرِ سفینۂ اعجازِ انبیاءؑ
محروم کوئی آپ کے در سے نہیں گیا
اے مظہر العجائب برحق ترے فدا
کیجئے دُرِ مراد عطا مجکو بھی شہا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مشکلکشا حضور کا مشہور ہے خطاب
عزت غلام کی ہے ترے ہاتھ بوترابؑ
حلالِ مشکلات بھی ہے آپ کی جناب
بہرِ بتولؑ میری مدد کیجئے شتاب

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بالی سکینہؑ جان کا صدقہ مدد کرو
بہرِ نبیؐ و فاطمہؑ زہرا مدد کرو
مولا چھڑاؤ رنج سے آقا مدد کرو
بہرِ حسینؑ سیّدِ والا مدد کرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

اصغرؑ کا واسطہ علی اکبرؑ کا واسطہ
قاسمؑ کا اور حرؓ دلاور کا واسطہ
سلمان ذی وقار کا قنبر کا واسطہ
عباسؑ اور حبیبؓ مظاہر کا واسطہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

جانکاہ ہے یہ صدمہ رُلاتا ہے صبح و شام
ہردم اسی خیال میں رہتا ہے یہ غلام
مولا مجھے نہ آتا ہے خوش آب نے طعام
بدنام ہو نہ جائے بزرگوں کا میرے نام

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

لیجئے خبر غلام کی یا شاہِ مشرقینؑ
ہوئے ادا شتاب مرے سر سے بارِ دین
مولا بحق عونؑ و محمدؑ پے حسینؑ
امداد کیجئے کہ ملے اب تو دل کو چین

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا تمھیں نے نوحؑ کی کشتی کو دی نجات
یوسفؑ کی چاہ میں بھی کفیل آپ ہی کی ذات
یونسؑ کو بخشا بارِ دگر خلعتِ حیات
میرا بچانا آپ کے نزدیک کیا ہے بات

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

راہب کو سات لعل ترے لعل نے دیئے
مرنیکے بعد معجزے لاکھوں عیاں کیئے
دامن درِ مراد سے سائل کے بھر دیئے
جز تیرے کون چاک کو تقدیر کے سیئے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

ہے جا بجا حضور ہی کی عدل گستری — اتنا نہیں کوئی جو تشفی کرے مری
شفقت سے ہو اگر نظرِ مہر سرسری — فوراً مقدمہ سے ابھی ہوتا ہوں بری

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

کس سے کہوں جو دل پہ الم کا ہجوم ہے — برگشتہ میرا بخت ہے تقدیر شوم ہے
جود و سخا کی آپ کے عالم میں دھوم ہے — تابع ترا ہر ایک جہول و ظلوم ہے

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

آقا مدد تو تم نے مری کی ہے بارہا — پہلے بھی اک مقدمہ میں تھا میں پھنس گیا
اُس وقت بھی حضور ہی نے تھا کرم کیا — للہ اب بھی کیجئے مدد شاہِ لافتا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

تفویضِ دورہ ہونے کی مشہور ہے خبر — سُن سُن کے واقعات کو لگتا ہے مجکو ڈر
بہرِ نبیؐ چھڑا دو مجھے جلد آن کر — پا کر رہائی جاؤں میں عزت سے اپنے گھر

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

حاکم نے میری قید کا گر حکم دے دیا — یہ جان لیجئے گویا کہ زندہ ہی مر گیا
جو جو کریں گے جور و ستم مجھ پہ اشقیا — کیونکر سہوں گا بہرِ خدا لیجئے بچا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

آقا میں مدح خواں ہوں تمہارا خدا گواہ — مجکو فلک کی کجروی نے کر دیا تباہ
کبتک سہوں فلک کے ستم شاہِ دیں پناہ — کیجئے شفاعت حق سے وہ بخشے مرے گناہ

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مداح تو تمہارا ہوں پھر کس کے پاس جاؤں — احسان کا بوجھ سر پہ میں کس کس کا اب اٹھاؤں
احوال اپنا غیر کو جا کر میں کیا سناؤں — فرماؤ دادرس کہاں تم سا جہان میں پاؤں

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

دستِ سوال غیر کے آگے بڑھاؤں کیا — آتی ہے شرم آپ کا مداح ہوں شہا
دشمن بہت ہیں دوست نہیں کوئی مطلقا — ہو جائے مجھ پہ اک نظرِ پرورش ذرا

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بالفرض التجا بھی کہیں لے گیا اگر — چھوٹے بڑے کہیں گے یہ آپس میں بیٹھ کر
آقا تو تیرا آپ ہے مختارِ خشک و تر — کاہے کو التجا لیے پھرتا ہے دربدر

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

مولا دلِ غلام یہ کرتا نہیں قبول — غیروں سے التجا کروں اے نائبِ رسولؐ
مولا میں کھاتا ہوں قسمِ احمدؐ و بتولؑ — مقصد مرا نہ ہوگا بجز آپ کے حصول

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دمِ مشکل کشائی ہے

بیٹھا ہوں در پہ آپکے مر کے اُٹھونگا میں — خاکِ قدم کو آنکھوں پہ دھر کے اُٹھونگا میں

سرکو نثار قدموں پہ کر کے اُٹھونگا میں
دامن درِ مراد سے بھر کے اٹھونگا میں

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ تو دم مشکل کشائی ہے

آقا خدا کے واسطے اب درمت کرو
خدمت ملے اب ایسی کہ جو مستقل تو ہو

خادم تمہارا کب سے معطل ہے دیکھ لو
گوہر کی گود گوہر مقصُود سے بھرو

رنج والم میں مرتا ہوں مولا دُوہائی ہے
یا مرتضیٰ علیؑ دم مشکل کُشائی ہے

دیگر

صاحبِ تاجِ انما بھیجو
یا نبیؐ شاہ لافتیٰؑ بھیجو

احمدؐ پاک مُصطفےٰ بھیجو
حل مشکل کو مُرتضیٰؑ بھیجو

یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

روز و شب غم مجھے ستاتا ہے
کیسی کیسی زکیں دلاتا ہے

کیا کیا خونِ جگر پلاتا ہے
نام تیرا ہی یاد آتا ہے

یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

یا علیؑ اب تو ہو چکا ہوں تباہ
تم ہی مری مدد کرو یاشاہ

تیرے در کے سوا نہیں ہے پناہ
منتظر آپ کا ہوں برسرِ راہ

یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم نے خیبر کا درُ اکھاڑا ہے
یہ گنہگار بھی تمہارا ہے

عمرو عنتر کو تم نے مارا ہے
اس لیے آپ کو پُکارا ہے

یا مرے دَرد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

گردشِ دَور میں پھنسا ہوں میں
چرخ کا ظلم اٹھا رہا ہوں میں

غم میں یاشاہ مبتلا ہوں میں
دستگیری کرو کھڑا ہوں میں

یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم نے سلمان کو چھڑایا ہے
غم نے مجھ کو بہت ستایا ہے

دشت میں شیر سے بچایا ہے
دادخواہ تیرے پاس آیا ہے

یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

جو ترے پاس التجا لاوے
دین و دُنیا کا مدعا پاوے

در سے محروم تیرے کب جاوے
پھر بھلا رُوسیہ کدھر جاوے

یا مرے دَرد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

تم ہو بیشک وصی پیمبرؐ کے
تم ہی حامی ہو دینِ داور کے

تم ہی مالک ہو حوضِ کوثر کے
میرے مولا ہو جیسے قنبر کے

یا مرے درد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

قائمِ دینِ مُصطفےٰؐ ہو تمُ
بندۂ خاص کبریا ہو تمُ

سرورِ جملہ انبیاء ہو تمُ
یا علیؑ دَرد کی دَوا ہو تمُ

یا مرے دَرد کی دوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

یا امامِ علیؑ شہِ کونین
از برائے حسنؑ و بہرِ حُسینؑ

بہرِ ارواحِ سیدِ الثقلینؐ
کر مدد میری سیدِ دارینؐ

یا مرے دَرد کی دَوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

میں حسینی ہوں خادمِ درگاہ
میں تمہارا ہوں جان سے واللہ

مجھ پہ اک لطف کی بھی ہووے نگاہ
میری مشکل کو حل کرو یاشاہ

یا مرے درد کی دَوا بھیجو
یا مجھے کربلا بُلا بھیجو

دیگر

اے دِل نہ کر تُو وَسوسہ تیرا خُدا تو ہے
حامی تیرا مصیبتوں میں مُرتضیٰؑ تو ہے
دن حشر کے شفیع تیرا مُصطفٰے تو ہے
تیرے مرض کے واسطے وُہ خود دوا تو ہے

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

وُہ شیرِ حق ہیں محرمِ اسرارِ مصطفٰے
بیشک علیؑ ولی ہیں شہنشاہِ لافتا
اُتری ہیں جن کی شان میں آیات ہل اتٰے
در پر گرے ہوؤں کی اُنھیں لاج ہے سدا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

علمِ خُدا کے شہرِ نبیؐ مُرتضیٰؑ ہیں باب
سُلطانِ اولیاء ہیں امیرِ فلک جناب
دستِ خُدا ہیں نفسِ نبیؐ شاہِ بُوترابؑ
غازی حنین و بدر کے خیبر کے فتحیاب

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دستِ سخا میں شہرتِ حاتم کو کھو دیا
طاعت میں حق کے بیج عبادت کا بو دیا
رُستم کا نام تیغ زنی میں ڈبو دیا
پہنچے مدد کو اس کے جو غم کھا کے سو دیا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

جنگل کے سب درختوں کے بنوایئے قلم
کاتب ہوں جِنّ و حُور و ملک آدمی بہم
اور صفحۂ زمین ہو اوراق یک قلم
تو بھی نہ لکھ سکیں صفتِ سرورِ اُمم

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے

حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

آدمؑ سے تا مسیحؑ جو گذرے ہیں سب نبی
ختم الرسلؐ کے عہد میں ظاہر ہوئے ولی
ہر ایک کی مدد میں رہے مُرتضیٰ علیؑ
دینِ نبیؐ کو تازہ کیا اور منجلی

مشکل پڑی تو کیا ہوا مُشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

سلمانؓ کو دشت ارجنہ میں آ بچا دیا
مرّہ لعین کو قبر سے آ کر فنا کیا
اسود کے دونوں ہاتھوں کٹے کو ملا دیا
جو پھنس رہا تھا قید میں اس کو چھوڑا دیا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکلکشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

شیرِ خُدا علیؑ ولی نیک نام ہیں
اور چودہ خانوادوں کے برحق امام ہیں
سرکارِ احمدیؐ کے مدار المہام ہیں
گرتوں کو تھام لینا فقط اُن کے کام ہیں

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

برحق علیؑ ولی ہیں شریعت کے مقتدا
عالم ہیں معرفت کے حقیقت کے رہنما
فقرا کے پیر خاص طریقت کے پیشوا
کرتے مدد ہیں اسکی جو کرتا ہے التجا

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

مومن اگر تیرے پہ جہاں کی بلا پڑی
رو رو کے کیوں لگا تا ہی آنکھوں سے تو جھڑی
اور تیرے سر پہ سخت مصیبت ہی آ کھڑی
بیخوف ہو پکار لے مولا کو ہر گھڑی

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دُنیا کے حادثات میں کیوں تو ہوا ہے بند
کیوں پھنس رہا ہے دامِ تفکر میں مستمند
ڈالا ترے گلے میں مُصیبت نے گر کمند
صدق و یقیں سے پڑھیو تو اس بیت کو بلند

مشکل پڑی تو کیا ہوا مشکل کُشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

نائبِ نبیؐ کے خاصۂ ربِّ احد علیؑ
کرتے ہیں اپنے بندوں کے آفات رد علیؑ
ہیں مومنوں کے واسطے محکم سند علیؑ
خرّم کی خوب کرتے ہیں آ کر مدد علیؑ

مشکل پڑی تو کیا ہُوا مشکل کشا تو ہے
حاجت پڑی کا غم نہیں حاجت روا تو ہے

دیگر

اللہ کی طرف سے ہے مُشکلکشا علیؑ
ہر امر میں ہے قُدرتِ ربِّ عُلا علیؑ
ہے جملۂ کائنات کا حاجت روا علیؑ
کیونکر کہے نہ قوم نصیری خُدا علیؑ

رکھتے ہیں اختیار فنا و بقا علیؑ

خلقت علیؑ ولی کی ہے آدمؑ سے پیشتر
ہر اک نبی کیواسطے حیدرؑ ہوئے سپر
لکھا ہے حق نے نام علیؑ آپ عرش پر
احسان مرتضیٰؑ سے بچا کونسا بشر

مثلِ نبیؐ ہیں حاکمِ ارض و سما علیؑ

بن میں بچایا شیر سے سلماںؓ کو جس طرح
بخشی رہائی یوسفؑ کنعاں کو جس طرح
انگشتری عطا کی سُلیماںؑ کو جس طرح
آساں کیا ہے نوحؑ پہ طوفاں کو جسطرح

میری بھی یُونہی کیجیئے حاجت روا علیؑ

عیسیٰؑ کو آسماں پہ تم ہی نے چڑھا دیا
یونسؑ رہے نہ پیٹ میں ماہی کے مبتلا
مُوسیٰؑ نبی کے ہاتھ میں دی مشعلِ ضیا
کچھ کر سکی نہ آتشِ سوزاں خلیلؑ کا

میرے بھی ہو جیئے یُوں ہی مشکلکشا علیؑ

سائل تمھارے در سے نہ خالی پھرا کبھی
پیدا کیا خدا نے نہ تم سا کوئی سخی
بخشی قطار آپ نے ہے ستّر اُونٹ کی
میرا بھی اب سوال ہے سُن لیجیئے ذری

دو داد میری بہرِ خُدا جلد یا علیؑ

احسان ہیں ملائکہ پر بھی حضُور کے
بندے ہزاروں قید سے آزاد کر دیئے
جبرئیلؑ کو بھی کر دیئے تعلیم قاعدے
حرمت مری بچائیو دُشمن کے ہاتھ سے

دونوں جہاں کے ہو تمہیں مشکلکشا علیؑ

روشن ہے سب پہ تم ہو مدینہ کے آفتاب
پہنچو میری مدد کو خبر لو مری شتاب
مٹّی مری خراب ہے دُنیا میں بوترابؑ
دُشمن کی آگ نے مرے دل کو کیا کباب

میری لگی بجھائیے یا مُرتضےٰ علیؑ

مولا تمھاری بندہ نوازی کے میں فدا
اولاد کی ہوس ہُوئی دل میں مرے ذرا
جو کچھ طلب کیا مجھے گھر بیٹھے مل گیا
فرزند مجھ کو آپ کے فرزند نے دیا

پاتا ہوں پرورش میں ترے در سے یا علیؑ

ناداں کہہ رہے ہیں مجھے غیر و آشنا
حضرت پہ میرا خُوب ہے روشن مُعاملہ
کہتے ہیں اپنے ہاتھ مصیبت میں تو پھنا
دے درمیان آپ کو دھوکا مجھے دیا

اِنصاف کی جگہ ہے برائے خُدا علیؑ

منصف ہیں آپ اور یہ انصاف کی ہے جا
قرآن کی قسم ہے نہیں سر اُٹھا سکا
دے درمیان آپکو اور پھر کرے دغا
کارِ ثواب میں نے کیا کیا گنہ کیا

انصاف تیرے ہاتھ ہے یا مُرتضیٰ علیؑ

شائق کا حال یُوں ہے کہ جب رنج میں گھرا
اِک ہفتہ عشرہ میں مرا بر آیا مُدّعا
دو چار بار نام تمھارا لیا کیا
پر اب کی بار کیوں نہیں سُنتے ہو یا شہا

معلوم ہو کہ مجھ سے ہوئی کیا خطا علیؑ

مجھ سے خدا نخواستہ حضرت ہوئے خفا
سہواً جو مجھ سے ہو بھی گئی ہو کوئی خطا
دونوں جہاں میں میرا ٹھکانا کہاں رہا
دیتا ہوں عون شاہِ شہیداںؑ کا واسطہ

تقصیر ہو معاف برائے خدا علیؑ

کس کس سے میں نے جا کے نہ فریاد کی شہا
حلالِ مشکلات کوئی ہے ترے سوا
مشکل کا میری ایک سے عقدہ نہ حل ہوا
مشکل کے وقت آپ نے سب کو بچا لیا

میری کمک بھی ہو بحقِ مرتضیٰ علیؑ

دشمن کا پاس ہے اگر اے نائبِ رسولؐ
فریاد لے کے جاؤں میں تا روضۂ بتولؑ
اس واسطے دعا مری ہوتی نہیں قبول
اٹھواؤں سعی بنتِ نبیؐ سے میں دل ملول

لوں گا تمہیں سے داد میں یا مرتضیٰ علیؑ

بہرِ رسولِ پاک خبر لو مری شہا
صدقہ حسنؑ کا اور تصدق حسینؑ کا
پہنچو مدد کو میری پئے بنتِ مصطفےٰ
لو دشمنِ قوی سے مری آبرو بچا

زین العباؑ کے واسطے یا مرتضےٰ علیؑ

صدقہ امام باقر و جعفر کی روح کا
بہرِ امام کاظم و بہرِ شہ رضا
ہو جلد مجھ غریب کی عرضی ملاحظہ
بھجوائیے نجف سے مرے درد کی دوا

بہرِ تقیؑ برائے نقیؑ مرتضےٰ علیؑ

فریاد رس غریب کے ہو بہرِ عسکریؑ
جاتی ہوئی بچائیے عزت غریب کی
گھیرے ہوئے ہے شاہ مجھے دشمنِ قوی
بہرِ امام مہدیؑ دیں مرتضےٰ علیؑ

بہرِ خداؐ و بہرِ رسولِ خداؐ علیؑ

ہر روز کا یہ اٹھ نہیں سکتا غم و الم
یارب معاش سے تو کمر ہو گئی ہے خم
دشمن تو کیا کہ دوست بھی کہنے لگے ستم
گردش سے اب تو ہند میں ٹکتا نہیں قدم

بلوائیے نجف میں تحیر کو یا علیؑ

دیگر

امداد کیجئے پئے حق مرتضیٰ علیؑ
لیجاؤں جز تیرے میں کہاں التجا علیؑ
فریاد رس کوئی نہیں تیرے سوا علیؑ
رنج و الم سے مرتا ہوں یا مرتضیٰ علیؑ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

حلالِ مشکلات ہو تم یا امامِ دیں
مشکلکشائے خلق ہو مجکو بھی ہے یقیں
مشکل میں کام آتے ہو ہر ایک کے تمہیں
پھر التجا قبول مری ہوتی کیوں نہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

بیر الم میں کود پڑے آپ بے خطر
اسلام بخشا آپ نے سب کو بکرو فر
کلمہ پڑھایا قومِ اجنہ کو سر بسر
سہ روز بعد نکلے کنوئیں سے بصد ظفر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کونین میں حضور کی ہے ذات بے مثال
مولا ترے غلام کو تشویش ہے کمال
کافر تلک کا رد نہ کیا آپ نے سوال
کیجئے نظرِ کرم کی تو ہو جائے مالا مال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

معلوم مجکو حال برہمن ہے سربسر
بخشے اسی کو سات ترے لعل نے گہر
قسمت میں جسکی ایک بھی لکھا نہ تھا پسر
مولا نگاہِ لطف ذرا کیجئے ادھر

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مشکل پڑی جو حضرت یوسفؑ پہ چاہ میں
کوئی مدد نہ کر سکا حالِ تباہ میں
تھا کون کام آتا جو خالق کی راہ میں
یوسفؑ نے عرض کی یہ تری بارگاہ میں

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اسود پہ لطف آپ نے حد سے سوا کیا
سلماں کو شیر سے بھی تمھیں نے چھڑا دیا
دستِ بریدہ اُسکے دیئے شانوں سے ملا
دعبل کا ایک لمحہ میں بر لائے مدعا

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کھولے انگوٹھے دلو کے تم نے بصد عطا
کاشی کی خوب آپ نے امداد کی شہا
یونسؑ کی تم نے کی مدد اے شاہؑ لافتا
لیجیئے خبر مری بھی یونہی اے شہؑ ہدا

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

طوفان سے بیڑا نوحؑ کا دم میں بچا لیا
چنگالِ باز سے تھا کبوتر چھڑا دیا
یعقوبؑ سے پسر کو تم ہی نے ملا دیا
اور مار کر نصیری کو تم نے جلا دیا

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مقبولِ رب ہو تم بخداوندیٔ خدا
میزان و نار و خلد پہ قبضہ ہے آپ کا
نازل ہے تیری شان میں لاسیف و ھل اتیٰ
مشکلکشائے کل ہو تم اے فخرِ دوسرا

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ

مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

کوثر ہے تیرے قبضۂ قدرت میں یا امام
میں مدح خواں ہوں آپکا یا شاہِ خاص و عام
کامل یقین ہے مجھکو رہوں گا نہ تشنہ کام
کوثر پہ ہے یقیں مجھے بھر کر ملے گا جام

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے بادشاہِ ہر دوسرا کل کے پیشوا
اے مرحبا علیؑ ولی شیرِ کبریا
اے نائبِ رسولِ زمن فخرِ دوسرا
مولا قبول کیجیئے فدوی کی التجا

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

توریت میں زبور میں قرآں میں جابجا
اعجاز دیکھ دیکھ نصیری یہ بول اُٹھا
انجیل میں بھی آپ کی تعریف ہے شہا
کوئی خدا نہیں ہے سوا تیرے مرتضیٰ

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اعجاز تیرا دنے ہے یا شاہِ بحر و بر
خالق نے اس کو بخشا تھا اک گلبدن پسر
لکھا ہے شاہِ چین تھا اک شخص پیشتر
اُس کی مدد کی آپ نے اک پل میں آن کر

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

یعنی تھا عشقِ دخترِ شاہِ خطا اُسے
رہتا تھا رات دن یہی سودا لگا اُسے
جز عشق کے نہ بھاتی تھی کوئی غذا اُسے
حضرت نے اُس مرض کی دوا کی عطا اُسے

مشہورِ دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آخر ہوا وداع پدر سے وہ رشکِ ماہ — تیار پانچ کشتیاں کر کے بعزّ و جاہ
شہرِ خطا کے شوق میں کی جلد طے وہ راہ — لیکن تھی یاد دل میں تمہاری خدا گواہ

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

طوفان اٹھا جو بحر سے اے شاہِ بحر و بر — ڈوبا معہ رفیقوں کے شہزادہ خوش سیر
فوراً بچایا آپ نے اے ثانیِ خضرؑ — دنیا میں جا بجا ہے ترے فیض کا اثر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

جب مل چکا پدر سے وہ فرزندِ لاکلام — قدموں پہ سر جھکا کے کیا آپ سے کلام
ہمراہ تھے رفیق و محب جو مرے تمام — اُن کو بھی تو نکالیے یا شاہِ خاص و عام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

جس وقت یہ حضور نے اُس کا سنا بیاں — فرمایا سہل ہو گی یہ مشکل ابھی جواں
یہ کہہ کے ہاتھ بحر میں ڈالا بعزّ و شاں — لے آئے ایک ہاتھ میں تم پانچوں کشتیاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

پھر رو کے بولا آپ سے سلطانِ چیں کا لعل — مولا غلام کو تو ابھی رنج ہے کمال
آقا ہوا ہے عشق میں جن کے یہ میرا حال — افسوس ہے نہ اُس کا میسّر ہوا وصال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

شاہِ خطا کو آپ نے نامہ رواں کیا — نامہ کو پا کے خوش ہوا دل میں شہِ خطا

بیٹی کا عقد ابنِ شہِ چیں سے کر دیا — یہ کیا انھیں کے حصّے میں تھا لطف میں فدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

میں مدح گو ہوں آپ کا یا شاہِ ذوالفقار — آقا مدد کرو میری از بہرِ کردگار
یا مرتضیٰ علیؑ مجھے بھاری دورِ روزگار — اس روزگار میں مرا ہوتا نہیں گزار

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آمد تو کم ہے خرچ زیادہ کروں میں کیا — اِک جانِ زار لاکھ تردّد میں مبتلا
فدوی پہ آسمانِ غم و رنج گر پڑا — مولا مدد کرو میری از بہرِ کبریا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

آتی ہے شرم غیر سے احوال کیا کہوں — مشہور دو جہان میں مدّاح تیرا ہوں
کب تک اسیرِ فکر غم و رنج میں رہوں — اب تا بہ کے زمانہ کے ظلم و ستم سہوں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

بالفرض حال بھی کیا گر غیر سے عیاں — اور کچھ خدانخواستہ وہ بولا بدزباں
برداشت اتنی بات کی لاؤں گا میں کہاں — طعنہ زنی سے پہنچے گی اُس دم لبوں پہ جاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے شاہؑ باکرم مرے اُوپر کرو کرم — واقف ہیں خوب آپ جو کچھ مجھ پہ ہے ستم
دشمن بہت ہیں درپئے ایذا رفیق کم — فریاد کس سے جا کے کروں میں اسیرِ غم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

اے بادشاہ ہر دو سرا کل کے پیشوا
عقدہ کشائے خلق ہو تم شک نہیں ذرا
صدقہ نبیؐ کی روح کا اے مصدر عطا
مشکل مری بھی حل کرو میں تم پہ ہوں فدا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

فریاد کس سے جا کے کروں میں شکستہ پا
بتلا دیں آپ اپنے سوا کوئی دوسرا
مشکلکشا ہے اور کوئی آپ کے سوا
پھر آپ سے کروں نہ کبھی کوئی التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

پر مجکو ہے یقیں کوئی عقدہ کشا نہیں
حضرت کے معجزہ کی تو کچھ انتہا نہیں
ثانی تمہارا کوئی جہاں میں ہوا نہیں
وہ کون ہے جو در پہ تمہارے جھکا نہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

لیجاؤں التجا کہاں بتلایئے مجھے
مولا مراد دل کی تو میں لوں گا آپ سے
ہے کون ایسا داد جو نہ دم کو تیرے د
آقا ہی ناز اٹھاتے ہیں اپنے غلاموں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

افلاس نے کیا ہے یہاں تک مجھے حقیر
تم کو کیا ہے خلق کا خالق نے دستگیر
ہوتے ہیں خنداں حال پہ میرے جوان د
تم یا امام ہو شہ لولاک کے وز

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ

مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

شاہوں کا سر ترے در دولت پہ خم رہا
آب رواں بھی حکم سے حضرت کے تھم رہا
کافر پہ بھی تو آپ کا لطف و کرم رہا
مولا مگر غلام اسیر محن رہا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا غلام ہوں ترے قنبر کا بے درم
تم ناخدائے کشتی دیں ہو بصد حشم
مولا محب ہوں آپ کا اللہ کی قسم
بیڑا مرا بھی پار لگا دو شہ امم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا غلام زادے کو راحت نصیب ہو
میں دائم المریض ہوں اور تم طبیب ہو
بعد فنا لحد مری تیرے قریب ہو
تم یا علیؑ حبیبؐ خدا کے حبیب ہو

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بچانا مجکو لحد کے عذاب سے
منکر نکیر دیکھیں گے چشم عتاب سے
ڈرتا ہوں یا علیؑ میں سوال و جواب سے
اُس دم بچایئو مجھے حال خراب سے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو بادشہ کشور کرم
دشمن ستا رہے ہیں مجھے آپ کی قسم
احوال میرا تم کو ہے معلوم یک قلم
چبھتا ہوں مثل خار میں آنکھوں میں دمبدم

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم مظہر العجائب برحق ہو یا امام　　بگڑا ہر اک نبی کا تمھیں نے سنوارا کام
لیکن یہ جائے ذکر ہے اور حیف کا مقام　　فریاد کس سے جا کے کرے آپ کا غلام

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

یا شیرِ حق مقام مدد ہے کرو مدد　　دشمن ستانے میں مرے اب کر رہے ہیں کد
دیتے نہیں ہیں چین مجھے بانیٔ حسد　　نام آپ کا سُنا ہے کرے ضیغمِ اسد

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو واقفِ اسرارِ کائنات　　کونین میں ہے افضل و اعلیٰ تمھاری ذات
تم راحتِ حیات ہو تم لذتِ مَمات　　اللہ نے کیا تمھیں حلالِ مشکلات

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

خالق نے تم کو طاہر و اطہر بنایا ہے　　کعبہ تمھیں نے واسطے میلاد پایا ہے
لا سیف تیری شانِ مبارک میں آیا ہے　　مولا فلک نے مجھکو بہت دکھ دکھایا ہے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم حال سے غلام کے واقف ہو سر بسر　　مخفی نہیں ہے راز مرا کچھ حضور پر
تم دیکھتے ہو رنج ہے خادم کو کس قدر　　مولا خبر غلام کی اب لیجئے جلد تر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

تم یا علیؑ ہو احمد مرسلؐ کی یادگار　　خالق نے تم کو عرش سے بھیجی ہے ذوالفقار

اللہ نے دیا ہے تمھیں کل کا اختیار　　امداد کیجئے مری آ کر بصد وقار

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

تم جانتے ہو میرا عقیدہ ہے جو شہا　　کرتا ہوں جان نام پہ حضرت کے میں فدا
اچھا ہوں یا بُرا ہوں پہ خادم ہوا آپ کا　　فریاد کس کے پاس میں لے جاؤں التجا

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحق فاطمہؑ دخترِ رسولؐ　　مولا بحق شبرؑ و شبیرؑ دل ملول
مولا بحق سیّد سجادؑ نیک اصول　　باقرؑ کا واسطہ کرو یہ التجا قبول

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحق جعفرؑ صادق امام دیں　　مولا بحق موسیٰؑ کاظم شہِ مبیں
مولا پئے امام رضا شاہِ مومنیں　　مولا پئے تقیؑ و نقیؑ سُن بھی لو کہیں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحق عسکریؑ شاہِ دو جہاں　　مولا بحق مہدیؑ ہادی شہِ زماں
مولا بحق حضرتِ عباسؑ نوجواں　　حاجت روائی کیجئے میری بعزّ و شاں

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

قاسمؑ کا واسطہ تمھیں اے شیرِ ذوالجلال　　اکبرؑ وہ نوجوان جسے اٹھارواں تھا سال
دیتا ہوں واسطہ میں اُسی کا بصد ملال　　دے کر مراد دل مجھے مولا کرو نہال

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

اصغرؑ کا واسطہ مری امداد کیجیے — خادم کی اپنے آکے خبر جلد لیجیے
دل چاہتا ہے جامِ مئے شوق کو پیجیے — مولا دُرِ مراد مجھے جلد دیجیے

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علیؑ

مولا بحق حُرِّ جری یاورِ حسینؑ — مولا بحق عونؑ و محمدؐ بزیب و زین
مولا بحق دُخترِ خاتونِؑ مشرقین — مولا بحق ابن حسنؑ دیجیے مجھکو چین

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

صدقہ سکینہؑ جان کا لیجیے مری خبر — روزی لگا دو بھاری شہنشاہِ بحر و بر
ہوتی ہے قرضخواہوں سے تیکھی مری نظر — کس طرح مدرسہ میں ہو مولا مری گزر

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

فریاد تم سے کرتا ہوں اے شاہِ خوش نژاد — ڈالی ہے چرخ نے یہ عجب مجھ پہ اُفتاد
مولا عجیب غم میں ہے حضرت کا خانہ زاد — گوہر کو یا علیؑ ملے اب گوہرِ مراد

مشہور دو جہاں میں ہو حاجت روا علیؑ
مشکل کو میری حل کرو مشکلکشا علیؑ

دیگر

تم امامِ انس وجاں ہو یا علیؑ — واقفِ رمزِ نہاں ہو یا علیؑ

خلق کے روزی رساں ہو یا علیؑ — مالکِ کون و مکاں ہو یا علیؑ
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ — بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

کی مدد سب کی بہ حکمِ کبریا — حضرت آدمؑ سے لے تا مصطفےٰ
ہر نبیؐ کا ساتھ حضرتؑ نے دیا — لو خبر میری بھی شاہِ لافتےٰ
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ — بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم ہو وصیِ مصطفےٰ — اور تمھیں کہتے ہیں سب مشکل کشا
حل کرو مشکل مری بہرِ خدا — از برائے حضرتِ خیر النسا
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ — بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

نام اعلیٰ سے علیؑ مشتق ہوا — قاسمِ نار و جناں حق نے کہا
رزق در روزی کی کمی بیشی شہا — تیرے قبضہ میں ہے شاہِؑ لافتےٰ
تم ید اللہ بے گماں ہو یا علیؑ — بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

تم نے بُت کعبہ کے توڑے بیشمار — تم ہوئے دوشِ محمدؐ پر سوار
تم کو حق نے کی عنایت ذوالفقار — احمدِ مرسلؐ کے تھے تم پیش کار
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ — بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

تم نے خیبر کو اکھاڑا آن میں — قتل عنتر کو کیا میدان میں
ہل اتیٰ ہے سب تمہاری شان میں — جا بجا تعریف ہے قرآن میں
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ — بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم پیشوائے خلق ہو — یا علیؑ تم رہنمائے خلق ہو
یا علیؑ حاجت روائے خلق ہو — یا علیؑ مشکل کشائے خلق ہو
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ — بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

یا علیؑ تم مصطفےٰ کے واسطے — حضرتِ خیر النساء کے واسطے

اور غمِ زین العباؑ کے واسطے
لو خبر میری خدا کے واسطے
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

لو خبر شبیرؑ کا صدقہ یا علیؑ
حضرتِ جعفرؑ کا صدقہ یا علیؑ
اور شہِ بے پر کا صدقہ یا علیؑ
موسیٰؑ طاھر کا صدقہ یا علیؑ
تم ید اللہ بے گماں ہو یا علی
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

ضامن ثامن رضا کا واسطہ
اور نقیؑ رہنما کا واسطہ
اور تقیؑ باصفا کا واسطہ
عسکریؑ پیشوا کا واسطہ
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علی
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

درپئے ایذا ہیں دشمن دیر سے
تم نے سلماں کو چھڑایا شیر سے
رفع کر دو حیدری شمشیر سے
لو بچا اعدا کی اب تدبیر سے
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

گردشِ افلاک طغیانی پہ ہے
فیصلہ میرا دعا خوانی پہ ہے
شیطنت اعدا کی جولانی پہ ہے
آقا تیری مرتبہ دانی پہ ہے
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

دمبدم ہے آپ سے یہ التجا
کیجئے جلدی مدد میری شہا
دیر کا موقع نہیں بالکل رہا
واسطہ دیتا ہوں حق کی ذات کا
تم ید اللہ بیگماں ہو یا علیؑ
بلکہ خالق کی زباں ہو یا علیؑ

بجنابِ امام حسین علیہ السلام

یا شاہِؑ کربلا تیری مدحت محال ہے
دعویٰ جو اس کا کیجئے نقصِ کمال ہے
میں کیا زبانِ بلبلِ سدرہ کی لال ہے
تو فاطمہؑ کا ماہ ہے حیدرؑ کا لعل ہے

قرآں میں وصف جب ترا ربِ علا کرے
بندہ کی کیا مجال جو وصف و ثنا کرے

پر دل کے ولولے نے ہے بیتاب کر دیا
نیت سے میری آپ ہیں واقف شہ مرا
رکتا ہے اب قلم ہی نہ ذہن رسا مرا
طالب ہوں میں رضا کا نہ انعام و نام کا

طاعت خدا کی تیری اطاعت سمجھتا ہوں
مدح و ثنا کا ذکر عبادت سمجھتا ہوں

فضل و کرم کا شکر ترے کیا کروں ادا
کیا کیا ہوئے علاج ملا پر نہ مدعا
برسوں رہا میں نزلہ کی آفت میں مبتلا
عاجز ہوا تو آپ سے کی رو کے التجا

گو تھا قریب مرگ پہ صحت ملی مجھے
شیرینیٔ حیات کی لذت ملی مجھے

یہ کیا ہے تم نے مردے جلائے ہیں بیشمار
نوکِ سناں پہ سر ہوا حضرت کا بیقرار
لاشہ پسر کا لائی ضعیفہ جو اشکبار
جی اٹھا وہ ملے جو لب خشک ایکبار

جب قم کہا حضور نے وہ اٹھ کھڑا ہوا
عالم کو دیکھ کر یہ تحیر بڑا ہوا

حضرت پہ ہے عنایتِ خالق کا ناتمہ
شبرؑ کو مصطفےٰؐ نے خدا نے تمہیں دیا
ظاہر ہے سب پہ بچہ آہو کا ماجرا
ملبوس عید ماں سے جو رو کر طلب کیا

حزن آپ کا ہوا نہ گوارا غفور کو
پوشاک عید بھیجی جناں سے حضورؑ کو

اعجاز کا حضور کے ممکن نہیں شمار
خالق نے ہر طرح کا دیا تم کو اختیار
اک سر سے تا بہ شام ہوئے معجزے ہزار
مشکل میں ہر نبیؑ کے ہوئے تم معین دیار

ادریسؑ کو بہشت دی فطرس کو پر دیئے

طالب ہوا پسر کا جو راہب پسر دیئے

پیدا ہُوئے ہیں گرچہ پیمبر کئی ہزار
مانا وہ رتبہ جس کا ہے کالشمس آشکار
لیکن نسب میں کوئی نہیں تم سا ذوالفقار
بابا وہ ہے کہ بھیجی جسے حق نے ذوالفقار

جعفرؑ چچا ہے کشتۂ الماس بھائی ہے
ماں وہ ہے جس کو چادر تطہیر آئی ہے

رجعت ہوئی ہے مہر کو بہر ابوتراب
جس وقت تشنگی سے رہی آپ کو نہ تاب
روزہ رکھا جو آپ نے طفلی میں اے جناب
قبل زوال چھپ گیا مشرق میں آفتاب

یہ کیا ہے حکم پائیں جو عیسیٰؑ جناب کا
سر پر لگائیں آن کے چتر آفتاب کا

تم سا دلیر ہوگا نہ دُنیا میں دوسرا
عابد جہاں میں آپ سا پیدا نہ ہوئیگا
نو لاکھ سے اکیلے لڑے واہ واہ
خنجر پھرا گلے پہ نہ سجدہ سے سر اُٹھا

عشقِ خدا میں راحت و آب و غذا چھٹی
سر کٹ گیا قدم سے نہ راہِ رضا چھٹی

کیوں پیار حق کا تم پہ نہ ہوئے زیادہ تر
جھولے سے تم کو لے گئے جبریلؑ عرش پر
اللہ کے رسُولؐ کے ہو پارہ جگر
خاطر یہ آپ کی تھی کہ دو ہو گیا قمر

جو بات تم نے عرض کی حق نے قبول کی
چاہا جو تم نے بخشدی اُمتِ رسولؐ کی

قہر آپ کا ہے قہر جناب ابوترابؑ
آیا جلال آپ کو نازل ہوا عتاب
در آیا ایک ترک جو روضہ میں بے حجاب
اِک ضرب میں طمانچے کے منہ پھر گیا شتاب

کیا ضرب تھی زمیں پہ یہ گر کر تپاں ہُوا
نارِ سقر کی سمت وہ ناری رواں ہُوا

حضرت سا رحم دل نہ کوئی ہوگا زینہار
روتی تھی ہرنی بچہ کے چھُٹنے سے بار بار
صیاد نے جو بچۂ آہو کیا شکار
حضرتؑ کے جب حضور میں آئی وہ اشکبار

رونے نے اس کے آپ کے دل کو ہلا دیا
صیاد سے حضورؑ نے جا کر چھڑا دیا

شمس الضحیٰ نبیؐ ہیں تو بدر الدجیٰ ہیں آپؑ
زہراؑ ہیں بحرِ نور دُرِ بے بہا ہیں آپؑ
مشکلکشا علیؑ ہیں تو عقدہ کشا ہیں آپؑ
شبرؑ ہیں سبز پوش تو گلگوں قبا ہیں آپؑ

اعزاز آپ کے نہیں آتے بیاں میں
وارث ہو انبیائے سلف کے جہاں میں

وجہ قبولِ توبہ آدمؑ تھا کون؟ آپؑ
یونسؑ کا بطنِ حوت میں ہمدم تھا کون؟ آپؑ
ذوالکفلؑ کا کفیل دم غم تھا کون؟ آپؑ
تعویذِ حفظِ عیسیٰؑ مریمؑ تھا کون؟ آپؑ

کس کس کے سر سے تم نے بلا جا کے رد نہ کی
مثل علیؑ حضور نے کس کی مدد نہ کی

نورِ خدا رسُولؐ کے نورِ نظر بھی ہو
چشمِ ابوترابؑ ہو شمس و قمر بھی ہو
جان و تنِ بتولؑ بھی لختِ جگر بھی ہو
بازو حسنؑ کے تاب و توانِ کمر بھی ہو

جبرئیلؑ نے شرف تری خدمت سے پائے ہیں
میوے طبق طبق تمھیں جنت سے آئے ہیں

ہیں سب امام برجِ شرافت کے آفتاب
گنجینۂ رموزِ خدا مخزنِ ثواب
اِک ایک ہے مدینۂ علم نبیؐ کا باب
پر خاص یہ شرف ہیں تمھارے لیے جناب

بھائی امام اور پدر بھی امام ہے
خود بھی امام لختِ جگر بھی امام ہے

بس اے زباں بس کہ ادب کا مقام ہے
کر عرض مدعا کہ مناقب تمام ہے

اب آگے التماس میں طول کلام ہے — نیت کا تیری عالم و دانا امام ہے

جس طرح سے وزیر ہوئی ہے شفا تجھے
یوں ہی طلب کریں گے شہ کربلاؑ تجھے

قصیدہ بجناب علی مُرتضیٰ علیہ السّلام

قیاس و وہم سے باہر ثنائے شاہ مرداںؑ ہے — کہ نور کبریا نام خدا وہ شیر یزداں ہے
ملک تابع نبیؐ مادح خدا جس کا ثنا خواں ہے — جہاں میں سب پہ روشن مثل خورشید اسکا احسان ہے

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

بلاشک نام ہے اس کا دوائے درد بیدرماں — شفا پاتے ہیں بیماران عالم جس سے ہر عنواں
یہ ہے وہ اسم اعظم جس کے باعث چرخ ہے گرداں — فلک کا ہے وظیفہ اور فلک اس پر سدا قرباں

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

یداللہ فوق ایدیہم ہے اس کی شان میں آیا — خدا نے ہل اتیٰ اور قل کفیٰ قرآں میں فرمایا
شب معراج گردوں پر نبیؐ کا جب پڑا سایا — ملک ہر اک لبوں پر اپنے اُس دم یہ سخن لایا

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

یہ وُہ ہے نام جس سے مشکلیں سبکی ہوئیں آساں — کہ اسکی شانمیں آئی ہیں کیا کیا آیت قرآں
ہے اس مہر امامت سے منور کشور ایماں — نہ کیونکر وہ سخن ہوئے زباں پر بر لب خنداں

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

ملا جس کو علیؑ مرتضیٰ سا رہبر کامل — تو آساں ہوگیا ہر مرحلہ طے ہی ہر اک منزل
عذاب گور و محشر سے نجات اسکو ہوئی حاصل — کرے ورد زباں کیونکر نہ پھر ہر دم وُہ رد مشکل

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

یہ نام پاک ہے وہ جس کے باعث ہے ہوا عالم — ازل سے ہے پئے تسلیم پشت پیر گردوں خم
رُخ مہ اس سے ہے روشن منور نیّر اعظم — زباں پر قدسیوں کے ہے وظیفہ یہ سخن ہر دم

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

یہی نام مقدس ہے بلاشک عرش کا زیور — یہی ہے زینت کرسی یہی ہے رونق منبر
اسی کے نور سے ہے نور اجرام فلک انور — زمین و آسماں کا بے گماں یہ نام ہے لنگر

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

علیؑ کی ذات ہے نور خدائے پاک بیہمتا — کرو مدح و ثنا جو کچھ کہ ہے اس شاہ کو زیبا
جو گزرے ہیں ولی سب سے زیادہ اس کا ہے رتبا — نہ کیونکر اہل دیں کو اسم اعظم نام ہو اس کا

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

ہے ذات پاک حیدرؑ افتخار عالم و آدمؑ — خدا کا برگزیدہ مصطفیٰؐ کا یاور و ہمدم
قدم سے اس ولی کے ہے بنائے دین مستحکم — پھر اس کے اشارہ سے فلک پر نیّر اعظم

علیؑ کا نام بھی نام خدا کیا راحت جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرز طفلاں ہے

علیؑ ہے مظہر خالق مجسم نور یزدانی — پیمبرؐ کے سوا جس کا دو عالم میں نہیں ثانی

بشر کی کیا بضاعت جو کرے اسکی ثناخوانی
کہ جسکی ثنا میں نازل ہوئیں آیاتِ قرآنی

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

غبارِ راہ ہے اُسکی جبینِ عرش پر صندل
ہے دُودِ شمعِ عارض حورِ عیں کی آنکھ کا کاجل
بنی خاکِ قدم کے واسطے چشمِ فلک مکحل
یہی مضموں ہے وردِ زبانِ قدسیاں ہر پل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

سنا یہ برملا سب نے مدینہ کے جو تھے ساکن
علیؑ اوّل علیؑ آخر علی ظاہر علیؑ باطن
کہ حق میں مرتضیٰؑ کے یہ کہا خورشید نے اِک دن
علیؑ ہادی علیؑ مرشد علیؑ حامی علیؑ محسن

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے ذاتِ پاک حیدرؑ شہرِ علمِ مصطفےٰؐ کا در
محیطِ رحمتِ ایزد شفیعِ عرصۂ محشر
مجسّم نورِ یزداں اور قسیمِ جنّت و کوثر
اُکھاڑا جسنے دو انگلی سے لوہے کا درِ خیبر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

تصوّر کے قلم سے دل پہ کھینچوں اُس کا گر نقشہ
نہ مثل اس کے ہوا کوئی نہ ہوگا پھر کوئی پیدا
تو روشن نور سے ہو دل مرا مثلِ یدِ بیضا
پیمبرؐ اس پہ تھا شیدا خدا کا وہ رہا شیدا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہی حرزِ طفلاں ہے

شریکِ رتبۂ لولاک ہے وُہ عاشقِ داور
جو اس کا قول ہے وُہ ہے بلاشک قولِ پیغمبرؐ
کلام اللہ ہے ناطق محبوبِ بے گماں حیدرؑ
مددگارِ غریباں ہے وُہ نورِ خالقِ اکبر

10

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

قدم سے اُس ولی کے دین کا سرسبز ہے گلشن
عداوت جس کو ہے اُس سے وُہ ہے اللہ کا دشمن
ضیائے مہرِ عارض سے ہے قندیلِ فلک روشن
جُھکا دے اُس کے آگے کیوں نہ ہر خورد و کلاں گردن

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

پڑا ہے بندگی کا طوق مہر و مہ کی گردن میں
ہے ابرِ فیض سے اُس کے بہار و رنگ گلشن میں
وُہ اس کے تابعِ فرماں ہیں جسکی جان ہے تن میں
چھڑایا شیر سے سلماں کو اس نے دشتِ ارژن میں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

کہوں کس کس سے رتبہ ہے فزوں اس شیرِ یزداں کا
محبّوں کے لیے اس کے بنا ہے باغِ رضواں کا
وُہی مشکل میں ہے مشکلکشا ہر ایک انساں کا
ملک کا وردِ ہر دم اور وظیفہ حور و غلماں کا

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

جو اُس کے مرتبے ہیں مجھ سا بے علم اِن کو کیا جانے
بشر کو چاہیئے اُس کو شفیعِ دوسرا جانے
خُدا جانے اُسے جبریلؑ جانے مصطفےٰؐ جانے
امام و پیشوا و سرورِ حاجت روا جانے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

رہے محتاج سب اُن کے نبیؐ کے بعد تا ایں دم
ہوا پر آسماں قائم زمیں ہے آب پر ہر دم
ہے روشن اس کے جلوہ سے چراغِ نیّرِ اعظم
وُہ تھا جبریلؑ کا اُستاد پیش از خلقتِ آدم

علیؑ کا نام بھی نامِ خُدا کیا راحتِ جاں ہے

عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہے اس کے رتبۂ عالی میں عقلِ قدسیاں حیراں
ملک نورِ خدا کہتے ہیں اس کو اور ولی انساں
کمیت فکر ہو سکتا نہیں اس راہ میں جولاں
نصیری سمجھے ہیں اسکو خدا ان کا یہ ہے ایماں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہی حرزِ طفلاں ہے

ہوئے اِس نورِ خالق سے نمایاں معجزے اکثر
ہُوا ہاتھوں میں آہن موم لکڑی ہو گئی اژدر
جلائے بارہا مُردے بحکمِ خالقِ اکبر
اِشارے میں پھرا مغرب سے مشرق خسروِ خاور

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

ہوا جو انبیاء سے کام وہ یارو کیا اس نے
ہزاروں سال کے مردے دئے دم میں جِلا اس نے
دکھائے معجزے کیا کیا نہیں نامِ خدا اس نے
کٹے ہاتھوں کو اسوقت کے دیا تن سے ملا اس نے

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

نگاہِ لطف سے دیکھے اگر وہ راکبِ دُلدل
تمامی اخگرِ سوزاں شگفتہ ہوں برنگِ گل
تو زائل صاف ہو جائے حرارت آگ کی بالکل
بنے گلزار آتش اور ہو جائے دھواں سنبل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

غرض ذاتِ مقدس ہی علیؑ کی قدرتِ یزداں
الٰہی پھر دکھا مجھ کو مزارِ سرورِ ذیشاں
عجب نامِ مبارک ہے میں ہوں اس نام کے قرباں
پڑھوں یہ بیت انکی قبر پر جا کر بعزّ و شاں

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

خداوندا بحقِ مصطفٰے آں رہبرِ کامل
نہ اپنی یاد سے اک دم مجھے دنیا میں رکھ غافل
دو عالم میں کر اپنے فضل سے آساں مری مشکل
کبھی خالی مئے ذکرِ علی سے ہو نہ جامِ دل

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

عطا اپنے کرم سے مجکو توفیقِ عبادت کر
رہے دل پر ہمیشہ نقشِ حبِّ حیدرؑ و صفدر
نہ اپنی یاد سے غافل مجھے رکھ خالقِ اکبر
نہ میں یہ بیت پڑھنے سے کبھی خاموش ہوں دم بھر

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

حسامِ خستہ جاں کی ہے دعا اللہ سے یا رب
رہے جاروب کش اُس روضۂ انور کا روز و شب
کہ پھر آنکھوں سے دیکھے جا کے قبرِ مرتضیٰ یا رب
تمنا منقبت کی دل کو لب کو ذکر سے مطلب

علیؑ کا نام بھی نامِ خدا کیا راحتِ جاں ہے
عصائے پیر ہے تیغِ جواں ہے حرزِ طفلاں ہے

دیگر

لکھوں جو منقبت کرم اپنا کرے علیؑ
لفظوں کو رشکِ گوہرِ یکتا کرے علیؑ
حرفوں کو مہر و ماہ کا ہالا کرے علیؑ
کوثر کی موج مصرعہ میں پیدا کرے علیؑ
طبعِ رواں کو فیض کا دریا کرے علیؑ

مصرعِ ہر ایک طول سے اعلیٰ کرے علیؑ
اس نظم کو وسیلۂ فردا کرے علیؑ
حرفوں کے دائرے یدِ بیضا کرے علیؑ
اس منقبت پہ صاد جو اپنا کرے علیؑ
بیشک یہ از مخمس طغرا کرے علیؑ

مطلع طلوعِ مہرِ درخشاں سے کم نہ ہو
خطِ شکست بھی خطِ ریحاں سے کم نہ ہو

ہر قطعہ قطعۂ خطِ خوباں سے کم نہ ہو
ہر لفظ بو میں غنچۂ بستاں سے کم نہ ہو
ہر مصرعۂ بلند کو طوبےٰ کرے علیؑ

قبل اس کے جو قصیدہ کہا بوترابؑ کا
ہو فیض گر علیؑ ولی کی جناب کا
کیا لاجواب قول ہے ہر شیخ و شاب کا
پھر ہو جواب منقبتِ لاجواب کا
اُمید ہے کہ قول یہ پورا کرے علیؑ

طبع علیؑ کو مائل اعجاز گر وہ پائے
آبِ رواں کو موج کی زنجیر باندھ لائے
اِک کوزۂ حباب میں بحرِ گراں سمائے
کم ظرف کو جو اپنی وہ دریادلی دکھائے
ہر ساغرِ حباب کو دریا کرے علیؑ

مشہور ہے یہ حضرتِ یوسفؑ کا معجزہ
یوسفؑ نے شیر خوار کو گویا کیا تو کیا
تھا ایک طفل مہد میں گویا اُسے کیا
جنبش میں آئیں گر لبِ اعجازِ حق نما
تصویرِ شیر خوار کو گویا کرے علیؑ

اعجاز اپنا آ کے مسیحاؑ اگر دکھائے
یہ قدرت اس طرح کی مسیحاؑ کہاں سے لائے
ممکن یہی ہے مُردۂ صد سالہ کو جلائے
طبع امامِ دیں جو اسی معجزہ پہ آئے
تو مُردہ کو جلا کے مسیحا کرے علیؑ

داؤدؑ کا ہے معجزہ مشہورِ شیخ و شاب
آہن کو موم ہاتھ سے کرتے تھے وہ جناب
یہ معجزہ دکھائے کسی کو جو بوترابؑ
لوہے کو موم، موم کو پانی کرے شتاب
وہ پانی اور پانی سے پتلا کرے علیؑ

حافظ جو زیر دست کا وہ حق پرست ہو
بالا زمینِ شعر ہو عرش اُس سے پست ہو
چڑیا پہ آئے باز تو اس کو شکست ہو
کرسی پہ حرف حرف کی فوراً نشست ہو
رتبہ جو میری نظم کا بالا کرے علیؑ

چاہے علیؑ تو ہمکو دکھا دے یہیں بہشت
مانندِ شکلِ حور ہو ہر ایک روئے زشت

فردوس کے چمن ہوں یہی سبزہ زار کشت
لعل و گہر کے قصر بنیں ہیں جو سنگ و خشت
سایہ ہمارا سایۂ طوبیٰ کرے علیؑ

گر خضرِ راہ حیدرِؑ صفدر کا نور ہو
باغِ جہاں میں نور کا ہر سو ظہور ہو
ظلمات میں جو شب ہو وہ صبحِ نشور ہو
جس نخل پر نگاہ کرے نخلِ طور ہو
اِک ایک برگ کو یدِ بیضا کرے علی

حافظ ضعیف کا ہو اگر شاہ باکمال
برگشتہ بہرِ ظلم جو ہو چرخ بد مآل
کیا مال ہے فلک جو کرے اُسکو پائمال
دے چرخ آسیا کی طرح شاہِ خوش خصال
اُلٹا جو نہی پھرے وہیں سیدھا کرے علیؑ

بیشک ہے اسکی بادشہی ایسی رہنما
ہر ہر حباب ہاتھ میں ہو جائے آبلہ
گر دست و پائے مردمِ آبی سے ہو خطا
طوقِ گلو ہو حلقۂ گرداب بر ملا
ہر موج بہرِ سلسلہ پا کرے علیؑ

گلزارِ وصفِ شاہ کی وُسعت لکھوں میں کیا
ہے شعلہ زن جہاں میں سقر قہرِ مرتضیٰؑ
جنت بھی ایک برگ ہے اس باغِ لطف کا
دوزخ وہاں بس ایک شرر سے نہیں سوا
خلد و سقر جہان میں پیدا کرے علیؑ

شعلے جو آگ کے ہیں وہ ہو جائیں مثلِ آب
لوُ ہو ہوائے سرد و خنک بہرِ شیخ و شاب
جب ہو دھواں بلند تو بن جائے وہ سحاب
ہو برفِ منجمد سے سوا قرصِ آفتاب
گر انقلابِ موسمِ گرما کرے علیؑ

گلزار میں اگر گذرِ بوترابؑ ہو
قامت سے سروِ باغ ہر اک کامیاب ہو
ہر پھول عکسِ رخ سے گلِ آفتاب ہو
زلفوں کی بو سے سنبلِ تر مشکناب ہو
نرگس کو اِک نگاہ سے بینا کرے علیؑ

وُسعت دکھائے حُسنِ خداداد کی اگر
سو اُونٹ ایک سوئی کے ناکے سے ہوں گذر

ذرہ محیطِ دشت ہو اس کو یقیں کر
گر شک نہ معجزاتِ وصیٔ رسولؐ پر
صحرا کو ذرہ ذرّہ کو صحرا کرے علیؑ

حامی معین گوشۂ مرداں رہا کرے
روبہ کا شیر آپ نگہبان رہا کرے
آہو سے گرگ کو خطرِ جاں رہا کرے
مغلوب زالِ رستمِ دستاں رہا کرے
کنجشک نر کا باز کو طعمہ کرے علیؑ

وہ بحرِ شعر چشمۂ آبِ حیات ہو
مصرعہ جو اس میں ہو وہ صراطِ نجات ہو
بیتِ جہاں میں تقویتِ ممکنات ہو
ہر رکن بیتِ شاہ کا رکنِ صلوٰۃ ہو
گر ایک شعر حمد میں انشا کرے علیؑ

دریا میں جلوہ گر ہو اگر نورِ بوترابؑ
ہر موج کہکشاں ہو تو ہوں مہر و مہ حباب
ہر بوند بوند موجِ تبسم سے کامیاب
دریا کے قطرہ قطرہ کو کردے دُرِ خوش آب
دنداں جو وقت خندہ زنی وا کرے علیؑ

کیا قدرِ مہر چہرۂ تاباں کے سامنے
اک برگ زرد ہے یہ گلستاں کے سامنے
کیا نور ماہ کا شہِ مرداں کے سامنے
ہو بے نقاب گرمۂ کنعاں کے سامنے
یوسفؑ کو منہ دکھا کے زلیخا کرے علیؑ

تاثیر کیطرف جو وہ شفقت سے منہ کرے
ذرہ کی مہر قطرہ کی دُر جستجو کرے
اُڑ کر تلاشِ خار کی گل چارسو کرے
وہ شاہ زرد رو کو اگر سرخرو کرے
چنپے کا پھول لالۂ احمر کرے علیؑ

گل مست بوئے الفتِ حیدرؑ سے ہو مدام
نالاں علیؑ کے عشق میں بلبل ہو صبح و شام
دونوں پہ مہرباں اگر ہو مرا امام
گل کا تو بوئے وحدتِ حق سے بھرے مشام
بلبل کو قافِ قرب کا عنقا کرے علیؑ

پائے جو فیض نطقِ مشرِ نامدار سے
کستوری ہو فصیح زیادہ ہزار سے

خارا سے لالہ نکلے تو گل نکلے خار سے
موسم سوا خزاں کا وہ کردے بہار سے
قدرت کے باغ کا جو تماشا کرے علیؑ

زوجہ علیؑ کو مالکِ جنت ہوئی نصیب
بیٹے وہ پائے جنکو امامت ہوئی نصیب
ہاتھوں کو حق کی طاقت و قوت ہوئی نصیب
پاؤں کو کتفِ شاہ رسالت ہوئی نصیب
اب کیا رہا کہ جس کی تمنا کرے علیؑ

بازو کے زور پر درِ خیبر گواہ ہے
نقشِ قدم علی کا ہر اک سجدہ گاہ ہے
گر سر کے بل چلے یہی جنت کی راہ ہے
نفسِ نبیؐ ہوا تو رسالت پناہ ہے
اب اور فخر اس سے سوا کیا کرے علیؑ

دیگر

جلال جہات جہاں حیدرؑ صفدر
گنجینۂ اسرارِ نہاں حیدرؑ صفدر
شاہنشہ آفاق جہاں حیدرؑ صفدر
ہے ماہوشِ کون و مکاں حیدرؑ صفدر
احمدؐ کے وصی حق کے ولی یا اسدؑ اللہ
ہے وردِ زباں نادِ علیؑ یا اسدؑ اللہ

یہ نام وہ ہے عرشِ معظم پہ رقم ہے
سلمان کا مددگار سلیمانؑ کا حشم ہے
ایوبؑ کا تعویذ ہے آدم کا یہ دم ہے
موسیٰؑ کا عصا سیفِ خدا میرِ امم ہے
یہ نامِ علیؑ نامِ خدا مظہرِ حق ہے
حق یہ ہے کہ جبریلؑ کا پہلا یہ سبق ہے

جو حق کی رضا ہے وہی منظورِ علیؑ ہے
جو نورِ محمدؐ ہے وہی نورِ علیؑ ہے
جبریلِؑ امیں کاتبِ منشورِ علیؑ ہے
ذرہ ہوا بھی مہر وہ مقدورِ علیؑ ہے
ہر درد کا درماں ہے ہر آفت کی دوا ہے

دنیا میں مریضوں کا یہ تعویذِ شفا ہے

معراج میں کوئی نہ تھا ہمراہ علیؑ تھا
اور پردۂ قدرت میں بھی واللہ علیؑ تھا
وہ غیر نہیں تھا اسداللہ علیؑ تھا
جب کچھ بھی نہ تھی خلقت اللہ علیؑ تھا

مُوسیٰؑ نے جو برقِ شجرِ طور کو دیکھا
بینائی سے دیکھا تو اسی نور کو دیکھا

آدم کا کہیں نام نہ تھا جب سے علیؑ ہے
اُستاد ہے جبریلؑ کا خالق کا ولی ہے
اس نام کی تسبیح فرشتوں نے پڑھی ہے
یہ دفترِ کونین کا فردِ ازلی ہے

خالق نے یہ جس وقت جہاں خلق کیا تھا
اُس وقت بھی یہ نورِ خدا جلوہ نما تھا

عیسیٰؑ نے ترا نام لیا حل ہوئی مشکل
ادریسؑ نے کی آہ دیکھا حل ہوئی مشکل
مُوسیٰؑ نے کہا عقدکشا حل ہوئی مشکل
زکریّاؑ نے جب ذکر کیا حل ہوئی مشکل

اے دادرسِ خلق مری داد دلا دو
عقدہ ابھی کھل جائے جو تم ہونٹ ہلا دو

بخشی جسے اُونٹوں کی قطار ایک گدا تھا
ہاتف کی صدا آئی وہ محتاج بڑا تھا
کیا مجھ سے زیادہ وہ گرفتارِ بلا تھا
دعوائے غلامی اُسے کیا مجھ سے سوا تھا

بندہ کی طرف چشمِ عنایت نہیں کرتے
میں ایسا ہوں مجرم کہ حمایت نہیں کرتے

چاہو تو ابھی عقدہ کشائی مری کر دو
مفلس کو اگر چاہو تو تم لعل و گہر دو
محتاج کے کاسہ کو زر و سیم سے بھر دو
اس مضطر و مجرم کی دُعاؤں میں اثر دو

پیشانی میں جو کچھ ہے وہ تحریر بدل جائے
تم چاہو تو مولا ابھی تقدیر بدل جائے

محبُوب مرا دل ہے گناہوں کی ہے کثرت
مغلوُب مری عقل ہے غالب ہے ندامت
معیوُب مرا نفس ہے طاعت کی ہے قلت
میں سخت بداعمال ہوں مُجرم ہوں بشارت

یا ایزدِ غفّار پیمبرؐ کا تصدّق
ہو بخششِ عصیاں مری حیدرؑ کا تصدّق

مقبوُل ہو توبہ مری میں کرتا ہُوں توبہ
توبہ ہے اِس آفت میں پڑا مرتا ہُوں توبہ
ڈر ڈر کے میں ہر وقت قدم دھرتا ہوں توبہ
توبہ میں مزا پا چکا اب ڈرتا ہوں توبہ

غفّار ہے تو عقدۂ لاحل مرا حل کر
حسنینؑ کا صدقہ مرے عصیاں کو بحل کر

بیکس ہُوں میں مجبُور ہُوں ناچار ہُوں مولاؑ
بیکار ہُوں بے یار ہُوں نادار ہُوں مولاؑ
محتاج ہُوں مفلس ہُوں قرضدار ہوں مولاؑ
سو طرح کی آفت میں گرفتار ہوں مولاؑ

اِس بےکس و مظلومؑ کی یا شاہ خبر لو
لِلّٰہ خبر لو مری لِلّٰہ خبر لو

مونس نہیں ہمدم نہیں یاور نہیں کوئی
اب تیرے سوا اپنا تو رہبر نہیں کوئی
ہمدرد نہیں اپنا برادر نہیں کوئی
میرا تو بجز خالقِ اکبر نہیں کوئی

حل کر مری مشکل کو تُو خالق کا اَسد ہے
اے کُل کے مددگار یہی وقتِ مدد ہے

جو مجھ پہ مصیبت ہے اگر کوہ پہ آجائے
دریا کو ہو یہ ضبط نہ خاک سما جائے
سُرمہ کی طرح برقِ ستم اِس کو جلا جائے
تحریر کروں میں تو قلم سے نہ لکھا جائے

یہ عقدہ کرے حل کوئی مقدُور ہے کس کا
جُز شاہِ ولایت کہ علیؑ نام ہے جس کا

یا شاہ مری عرض سماعت نہیں کرتے
درگاہِ الٰہی میں شفاعت نہیں کرتے

رحمت کا طلبگا ہوں رحمت نہیں کرتے – امداد مری شاہِ ولایت نہیں کرتے

پھر کس سے کہوں شافعِ محشر بھی تمہیں ہو
یا عقدہ کشا ساقیؑ کوثر بھی تمہیں ہو

یا عقدہ کشا فاطمہؑ دلگیر کا صدقہ
یا شاہِ نجفؑ شبّرؑ و شبّیرؑ کا صدقہ
یا شیرِ خداؑ اصغرِ بے شیر کا صدقہ
یا میرِ عرب قیدیِ زنجیر کا صدقہ

کرتا ہوں دُعا میں کہ ہے ہنگام دُعا کا
اور واسطہ دیتا ہوں میں خونِ شہداؑ کا

بچھڑا ہوں عزیزوں سے ملا دے مرے والی
اِتنا دے مجھے بہرِ خداؑ اے مرے والی
جو دل میں ہے وہ شکل دکھا دے مرے والی
مقروض ہوں مقدور ادا دے مرے والی

جو مقصدِ دل ہے وُہ سرانجام ہو آقا
آغاز سے بہتر مرا انجام ہو آقا

دیگر

بحرِ علومِ حق کا گہر مرتضےٰ علیؑ
گلزارِ اِنّما کا شجر مرتضیٰ علیؑ
علمِ نبیؐ کے شہر کا در مرتضیٰ علیؑ
باغِ محمدیؐ کا ثمر مرتضیٰ علیؑ

افلاک و آسماں کا قمر مرتضیٰ علیؑ

ہے اِنّما ولیکم اللہ جس کی شان
ہے اِنّما یُرید اسی قدر کا نشان
اور نوٓن والقلم ترے اوصاف کا بیان
ہے کاف لام میم صفت اسکی فی القرآن

وَالفجر کی ضیا ہے ثمر مرتضیٰ علیؑ

وُہ آبدار گوہرِ موصوف ہل اَتیٰ
جس کو ہوا العلیّ العظیم حق نے ہی کہا
وُہ منبعِ فضائل ممدُوحِ قُل کفیٰ
جس کو نبیؐ نے لحمک لحمی کہا سدا

وَاللّیل وَالقدر کا شجر مرتضیٰ علیؑ

وصفِ جمال جس کا خدا نے ہے یہ کیا
ادنیٰ صفات جس کی ہے یٰسین و لافتا
پرتو ہے اس کے نور کا والشمس والضحیٰ
واللیل جس کی زُلفِ معنبر کی ہے ثنا

ہے قادرِ قضا وَ قدر مرتضیٰ علیؑ

اے خارجی نہ بحث مرے ساتھ دُوبدُو
حق میں علیؑ کے دیکھ یہ آیا ہے ہوبہو
جو دُشمنِ علیؑ ہے نہیں اس سے گفتگو
مصحف کے بیچ قدّرہٗ اللہ قدرہٗ

رکھتے ہیں اس قدر تو قدر مرتضیٰ علیؑ

کعبہ میں ہے خدا نے دیا جس کو یہ شرف
نازل ہوئی ہے شان میں جسکے ہی کو کشف
پیدا ہوئے ہیں یعنی یہاں پر شہِ نجف
کفار اپنے کفر سے ہو جائیں منحرف

دِکھلا دیں اپنا معجزہ گر مرتضیٰ علیؑ

کیا ہی وُہ گھر ہے جس کا کہ معمار ہو خلیلؑ
وہ چاہ کھودنے کا خضرؑ ہو وہاں خلیل
مزدوری اس جگہ کی کرے آکے جبرئیلؑ
اس گھر کو اپنا گھر کہے پھر ایزدِ جلیل

گھر میں خدا کے رکھتا ہے گھر مرتضیٰ علیؑ

تیار ہو کے جس گھڑی وُہ خانہ بن چکا
جس دن کہ واں پہ پیدا ہوئے شاہِ مرتضیٰؑ
معبُود نے کیا اُسے مسجُودِ اتقیا
سجدہ کیا فرشتوں نے اور دل سے یوں کہا

صلوٰۃ بر محمدؐ و بر مرتضیٰ علیؑ

چشمِ یقیں سے دیکھ یہ رُتبہ ہُوا کسے
نامِ خُدا ہیں مہرِ نبوت پہ وُہ چڑھے
دوشِ رسالت اوپر ہیں کس نے قدم رکھے
بُت توڑے بیتِ کعبہ کے کیا کیا تھے حوصلے

پُشتِ نبیؐ پہ پاؤں کو دھر مرتضیٰ علیؑ

میری خدا سے اب ہے شب و روز یہ دُعا
اور مجھکو در بدر تو نہ محتاج تو پھرا
حُبِ علیؑ مجھے دو جہاں بیچ کر عطا
مدفن بھی بعدِ مرگ مرا ہو تو کربلا

بخشو مری دُعا کو اثر مُرتضیٰ علیؑ

میں کمترین اور غلامانِ شاہ ہوں
ہر چند رو سیاہ ہوں اور بیگناہ ہوں
عصیاں میں غرق اور بحال تباہ ہوں
میں آپ اپنے جرم سے اب عُذر خواہ ہوں
مجھ پر کرو کرم کی نظر مرتضیٰ علیؑ

بہرِ حُسینؑ دابنِ حسینؑ اے امام دیں
بہرِ امام باقرؑ ہادیِ اہلِ دیں
جس کا لقب جہان میں ہے زین العابدین
بہرِ امام جعفرؑ د موسیٰؑ ہمنشیں
مجکو ذلیل و خوار نہ کر مُرتضیٰ علیؑ

تیری جناب سے مری اب عرض ہے یہی
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ بہرِ عسکری
یہ ذُرّیاتِ جنتی کہ دُنیا میں ہے تری
بہرِ امام مہدیؑ کرو میری رہبری
میں آپڑا ہوں اب ترے در مرتضیٰ علیؑ

دل کو مرے یقین ہے کہ یہ کام تم سے ہو
جس جس کی نوکری تھی وہ اب پھر بحال ہو
یعنی کہ پھر زمانہ کی اِصلاح تم کرو
تنخواہ سب کی اپنے خزانے سے شاہ دو
دے لشکری کو بھر کے گہر مُرتضیٰ علیؑ

میں اس دُعا کو مانگ کے خاموش جب ہوا
افلاس پر تو اپنے نہ اخلاق غم یہ کہا
ہاتف کی غیب سے یہ سُنی اُس گھڑی صدا
دونوں جہاں میں والی ہے شاہِ نجفؑ ترا
دلویں گے مجھ کو غیب سے زر مرتضیٰ علیؑ

دیگر

سب طرف سے اب تو ہوں لاچار یا مُشکلکشاؑ
غیر سے کہنے کا ہے اِنکار یا مُشکل کشاؑ
بیکسی میں کون ہے اب یار یا مشکلکشاؑ
دردِ میرا الم پہ ہے اظہار یا مشکلکشاؑ
مت کرو مطلب کو میرے بار یا مشکلکشاؑ

تم نے آدم کے عوض کھایا سدا نانِ جویں
تم ہو بیشک درس فرما حضرتِ روح الامیں
تم نے سُلماںؑ کو عطا کی تھی انگوٹھی نگیں
پیٹ سے ماہی کے تم یونسؑ کو لائے بر زمیں
غم کے دریا سے مجھے کر پار یا مشکلکشا

غم سے تھا یعقوبؑ نے جب گریہ نالہ کیا
تم نے ابراہیمؑ پر آتش کو بس لالہ کیا
چاہ میں یوسفؑ کا حق نے تم کو رکھوالا کیا
قلعہ خیبر کو ہے تم نے تہ و بالا کر دیا
داغِ غم دل سے مرے بردار یا مشکل کشاؑ

بارہا بیچا ہے تم نے آپ کو راہِ خدا
تم نے اسود کے دیا ہاتھوں کو ہے تن سے ملا
آتی ہے ہر سمت سے تیری ہی بخشش کی صدا
نوحؑ کی کشتی کے طوفاں میں تمھیں ہونا خدا
میرا بیڑا بھی لگا دو پار یا مشکل کشاؑ

صبر میں ایوبؑ کے شامل تمھیں تھے مُرتضیٰؑ
یاد کر روزِ ازل کے عہد کو اے پیشوا
آرہ سے جرجیسؑ کو چیرا تو تم نے دی ندا
صبر کیجیو صابروں کا جانتے ہو مرتبا
مجھ پہ بھی ہے وقت یہ دُشوار یا مشکلکشاؑ

ہاتھ میں داؤدؑ کے آہن نہ کیونکر موم ہو
زکریاؑ کے سر پہ یوں آرہ نہ کیوں معلوم ہو
جس کے دل پر نام تیرا اس قدر مرقوم ہو
لے مدد تیری مرا کس طرح غم معدوم ہو
ہے مدد تیری مجھے درکار یا مشکلکشاؑ

مہد میں یا مُرتضیٰ تم نے ہی کی تھی حیدری
یا علیؑ جنگِ اُحد میں تھی دکھائی صفدری
تم نے اِک انگشت سے توڑا حصارِ خیبری
دی رکوع میں تم نے سائل کو تمیں انگشتری
گرم کر بخشش کا اب بازار یا مشکل کشا

یا علیؑ تم شیرِ حق بیشک ہو تاجِ اتقیا
دشت میں سلماں جو آفت میں ہوا تھا مبتلا
دلدل و شمشیرِ حق نے تم کو حیدرؑ تھا دیا
شیر سے تم نے چھڑا کر اس کو گلدستہ دیا
کر مجھے سرسبز اور گلزار یا مشکل کشاؑ

تم وصیٔ مصطفےٰ بیشک ہو تاجِ اولیا
مخبرِ صادق نے تم کو نائبِ مطلق کیا
تم کو ہی خیر الوریٰ نے لحمک لحمی کہا
حل کیا ہر ایک مشکل کے تئیں یا مرتضاؑ

حل کر دو یہ عقدۂ دشوار یا مشکل کشاؑ

واسطے حسنینؑ کے اے دستگیر بیکساں
باقرؑ و جعفرؑ کا صدقہ پیشوائے مومناں
واسطے زین العباؑ کے قبلۂ ہر دو جہاں
واسطے کاظمؑ رضا کے سن مری آہ و فغاں

اب نہیں تم بن کوئی غمخوار یا مشکلکشاؑ

ازبرائے خاطرِ حضرت تقیؑ شرف التقیٰ
عسکریؑ و حضرت مہدیؑ کا صدقہ پیشوا
ازبرائے خاطرِ حضرت نقیؑ نور الہدےٰ
جلد میری داد کو پہنچو علیؑ مرتضیٰ

مت کرو تم دیر اب زنہار یا مشکلکشاؑ

جلد لو میری خبر اے شہسوارِ لافتا
ایک سائل نے جو ردیؓ کا سوال آ کر کیا
آج تک سائل ترا محروم ہو کر کب پھرا
مال سے پُر کر کے اونٹوں کی قطار اس کو دیا

دے مجھے گنجینۂ اسرار یا مشکل کشاؑ

تم سوا کس سے کہوں دُکھ درد اپنا یا علیؑ
سب طرف سے کر چکا دل سرد اپنا یا علیؑ
کس کو دکھلاؤں میں چہرہ زرد اپنا یا علیؑ
کون ہے بتلائیے ہمدرد اپنا یا علیؑ

جلد دکھلاؤ مجھے دیدار اپنا یا مشکلکشاؑ

مدعا ناقص ہے میرا آپ کے ارشاد بن
کس طرح مطلب کو پہنچوں میں تری امداد بن
میں بھٹکتا پھرتا ہوں سرورتمہاری یاد بن
ذدِ مطلب کی معطل ہے تمہارے صاد بن

غم کا دکھلاؤں کسے طومار یا مشکل کشا

لی انگوٹھی راہ میں تم نے نبیؐ سے شیرِ حق
یا علیؑ داماد احمدؐ کے ہو بیشک تم بحق
پھر ہوئے معراج میں جا مصطفےٰ اسی ہم طبق
پاک حق نے خود کیا ہے تیری عصمت کا ورق

مت کرو تم میرے حق میں بار یا مشکل کشاؑ

یا علیؑ روزِ ازل سے میں تمہارا ہوں غلام
تم سوا کس سے کہوں درد اپنا یا امام
اور ہے طفلی سے میرا حیدری آزاد نام
دل سے میں تم پر کیا کرتا ہوں یا حضرت سلام

ہر گھڑی ہر پل میں سو سو بار یا مشکلکشاؑ

دیگر

کیا تجھے اے دل ہوئی ہے بے کلی
میں تجھے کرتا نصیحت ہوں بھلی
شدتِ غم سے پڑی ہے ہل چلی
عرض کر در خدمت شاہِ ولی

یا علیؑ ﷲ ﷲ یا علیؑ
مشکلم بکشائے ﷲ یا علیؑ

گر ہوا ہے حال تیرا اب خراب
مان میری بات مت کر اضطراب
آتشِ غم سے جگر تیرا کباب
عرض کر پیشِ جنابِ بوترابؑ

یا علی ﷲ ﷲ یا علیؑ
مشکلم بکشائے ﷲ یا علیؑ

گر تجھے مشکل پڑی آ کر کٹھن
صدق دل سے مان تو میرا سخن
ظلم پر ہے گردشِ دورِ زمن
عرض کر پیشِ حضور بوالحسنؑ

یا علیؑ ﷲ ﷲ یا علیؑ
مشکلم بکشائے ﷲ یا علیؑ

وہ شہنشاہِ ولایت بارگاہ
ان کے آگے عرض کر لے خوب سا
نورِ حق نفسِ نبیؐ عالم پناہ
پڑھ تو ان الفاظ کو شام و پگاہ

یا علیؑ ﷲ ﷲ یا علیؑ
مشکلم بکشائے ﷲ یا علیؑ

وہ امامِ دین امیر المومنینؑ
زحمتِ غم سے نہ ہو ہرگز حزیں
خاصۂ درگاہ ربُّ العالمین
عرض کر حضرت سے با صدق و یقیں

یا علی ﷲ ﷲ یا علیؑ
مشکلم بکشائے ﷲ یا علیؑ

مشکلِ دنیا میں گر ہے مبتلا
ہے ترا حامی جنابِ مرتضیٰؑ

حل کرے مشکل کو وُہ مشکلکشا
مانگ تو اس بادشہ سے یہ دُعا

یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

انبیا کا مُرتضیٰؑ غمخوار ہے
اولیا کی فوج کا سردار ہے
گر تجھے اب خوش دلی درکار ہے
عرض کر شہ سے کہ وہ مختار ہے

یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

شدّتِ غم نے کیا تجھ کو ظہیر
اور ستارے کی نحوست میں اسیر
ہاتھ اُٹھا کر صدق دِل سے اے فقیر
عرض حاجت کر بدر بارِ امیرؑ

یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

عقدۂ مشکل ترے کُھل جائیں گے
شاہِؑ دیں تیری مدد فرمائیں گے
حق سے مطلب سب ترے دلوائیں گے
یہ دُعا پڑھ مرتضیٰؑ جلد آئیں گے

یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

گر تجھے اندوہ و غم دِن رات ہے
جان تیری موردِ آفات ہے
غم نہ کھا یہ کوئی دن کی بات ہے
شاہؑ تیرا قاضئ الحاجات ہے

یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

وُہ امامُ الحقؑ وصیِ المصطفےٰؐ
ساقئ کوثر علیؑ المرتضیٰ
تجھ کو سب آفات سے دیں گے بچا
اِس دُعا کو مانگ تو صبح و مسا

یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

یا علیؑ خُرّم تمہارا ہے حزیں
فکرِ ناحق اس کے دل میں جاگزیں
رات دن فکروں میں ہے اندوہگیں
اب مدد کر یا امیر المومنینؑ

یا علیؑ لِلّٰہ لِلّٰہ یا علیؑ
مشکلم بکشائے لِلّٰہ یا علیؑ

دیگر

یا علیؑ اب کِس کے آگے التجا لے جائیے
جز تمہارے کِس کے آگے ہاتھ اب پھیلائیے
ٹھوکریں اتنی نہ یا مشکلکشا کھلوائیے
اپنے سائل کو نہ شاہا دربدر پھروائیے

جلد شفقت کی نظر بہرِ خُدا فرمائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

اے مرے فریادرس پہنچو مری فریاد کو
بیکسوں کے دادرس دلواؤ میری داد کو
شاد کر دیجیے شہا میرے دلِ ناشاد کو
یا علیؑ بہرِ نبیؐ آؤ مری اِمداد کو

جلد تر عرضی پہ میری دستخط فرمائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

آ گئی کشتی مری گرداب میں یا مرتضیٰؑ
چھُٹ گیا ہاتھوں سے لنگر بہہ چلا کھیوا مرا
ہوں پھنسا منجدھار میں کس کو پکاروں اب بھلا
کون جز دستِ خُدا بیڑا مرا دیوے لنگھا

لُطمۂ بحرِ حوادث بس نہ اب کھلوائیے
یا علیؑ مشکل کُشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ بس ختم ہے مُشکلکشائی آپ پر
آپ ہی کرتے ہیں سبکی حل مشکل آن کر
آپ سے سب ملتجی ہوتے ہیں شاہِ بحر و بر
آپ ہی فریادرس ہیں بیکسی کے وقت پر

آپ ہی فریاد کو میری شہا سُن جائیے
یا علیؑ مشکل کُشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ تیرے سوا اب کون ہے حامی مرا
تو ہی ہے مشکلکشا میرا مرے مُشکلکشاؑ
کون مجکو قیدِ غم سے یا علیؑ کر دے رہا
کون میری آبرُو رکھے بھلا تیرے سوا

جان پر اب آ بنی ہے آبرُو بچوائیے

یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

تم نے شاہا خلق کی مشکلکشائی کی صدا
کون ہے مشکلکشائی میں بھلا ثانی تیرا
کی فرشتوں کی مدد مشکل میں ہے تم نے شہا
تو اخی ہے اس کا جو شہ ہے حبیبؐ کبریا

اے شہِ معجز نما اب معجزہ دکھائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علی مرتضیؑ تم نے مدد آدمؑ کی کی
کی مدد یونسؑ کی تم نے اے ولیِ ایزدی
تم نے طوفاں سے بچائی آکے کشتی نوحؑ کی
اور خلیل اللہؑ پر گلزار آتش ہو گئی

مجکو بھی اس آگ سے یا مرتضیٰؑ بچوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

تنگ اب کچھ ہے زمانہ کا دگرگوں ہو رہا
خویش و بیگانہ عزیز و اقربا ہیں بے وفا
دوست دشمن ہو گئے ہیں یہ مخالف ہے ہوا
جن سے امیدِ وفا تھی ان سے ہوتی ہے جفا

شکوہ بیجا بھلا کس کا زباں پر لائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ اس ہند میں ہے اب تو جی گھبرا گیا
طعن کرتا ہے ہر اک شخص اپنا اور آیا گیا
کش مکش سے دہر کی ہر دم لبوں پر آگیا
ابرِ اندوہ و الم بے طرح دل پر چھا گیا

اب درِ دولت پہ شاہا جلد تر بلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

تو ہے شاہِ دوجہاں سب ہیں ترے در کے گدا
کیوں نہ تو مشکل کشا ہووے کہ ہے دستِ خدا
خلق سب محتاج ہے اور تو شہِ حاجت روا
کر دے اب عقدہ کشائی اے شہِ عقدہ کشا

ناخنِ الطاف سے عقدہ مرا کھلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

دل پھڑکتا ہے نہایت جان کو ہے اضطراب
اے وصیِ خاص احمدؐ اے شہِ عالیجناب
ایسی حالت ہے کہ آقا زندگانی ہے خراب
لائیے تشریف جلدی لو خبر میری شتاب

انتظاری میں نہ اب اتنا مجھے ترسائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

گو کہ مجرم تو ہے یہ عاصی سراسر تا بہ پا
مرتکبِ ہر دم گناہانِ کبیرہ کا رہا
عمر بھر کوئی عمل اچھا نہیں اس سے ہوا
شرم اب اس روسیہ کی ہاتھ ہے ترے شہا

تیرا دامن اب تو تھاما ہے مجھے بچوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

حیف کی جا ہے کہ میں تیرا کہا کر یا علیؑ
بھیجیے اپنے خزانہ سے شہا روزی مری
غیر سے تیرے سوا کونین میں ہوں ملتجی
دیجیے اس بندِ غم سے اب شتابی مخلصی

کب تلک فریاد کیجیے کب تلک چلائیے
یا علیؑ مشکل کشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ جنابِ مصطفےٰ
یا علیؑ بہرِ جنابِ فاطمہؑ خیر النساءؑ
یا علیؑ اپنا تصدق مجھ پہ کر لطف و عطا
یا علیؑ مشکلکشا بہرِ امامِ مجتبیٰؑ

روضۂ اقدس پہ شاہا اب مجھے بلوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مرتضیٰ بہرِ شہیدِؑ کربلا
یا علیؑ بہرِ اسیریِ شہ زینؑ العبا
کربلا میں لے بلا کربِ بلا سے لے چھڑا
کر اسیریِ الم سے جلد اب مجھ کو رہا

میری حاجت بہرِ باقرؑ یا علیؑ بر لائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

از برائے جعفرِؑ صادق امامِ دوسرا
رحم کر اب رحم کر اب رحم کر یا مرتضیٰؑ

حضرت موسیٰ کاظم کے تصدق میں شہا
از برائے ضامنِ ثامن امامِ باعطا

دستخط میری ضمانت پر شہا فرمائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

یا علیؑ مشکل کشا بہرِ نقیؑ یا اتقیا
عسکریؑ کیواسطے اس لشکرِ غم سے چھڑا
یا علیؑ مشکلکشا بہرِ نقیؑ مقتدا
بہرِ شاہِ مہدیؑ دیں کفر سے لیجیو بچا

مہدیؑ دیں کو حمایت کے لیے بھجوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

حضرتِ حمزہؑ کا صدقہ اور جعفرؑ کے لیے
حضرتِ عباسؑ اور عونؑ غضنفر کے لیے
قاسمؑ و اکبرؑ کی خاطر اور اصغرؑ کے لیے
یا علیؑ اب میہمانِ شاہ مضطر کے لیے

روضۂ پُر نور شاہِ کربلا دکھلائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

آرزو ہے روضۂ پُر نور پر آکر شہا
خاکِ تربت کو ملوں منہ پر کہ ہے خاکِ شفا
آستانِ پاک پر آنکھیں ملوں یا مرتضیٰ
تا دمِ مردن نہ ہوں پھر تیرے روضہ سے جدا

بعد مردن نعش میری پھر وہاں گڑوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

آرزو ہے یہ مِحِ تلمیذ یا شیرِ خداؑ
اس سلیس خستہ دل کو واں طلب کر کے شہا
اس علائق اس الم کی قید سے کر کے رہا
اور زباں بھی ہو اسی مداح کی یا مرتضیٰؑ

یہ مناقب روضۂ پُر نور پر پڑھوائیے
یا علیؑ مشکلکشا میری مدد کو آئیے

دیگر

جو میں نے دیکھا نہ دشمن کو بھی دکھلائے خدا
مدد کرو کہ اس آفت سے اب بچائے خدا
کسی بشر کو نہ وُہ دردِ و غم سُنائے خدا
جفا کی قید سے جلدی کہیں چھڑائے خدا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

عدو نے مجکو یہ ناحق دکھائے جور و جفا
وطن بھی چھٹ گیا گھر لُٹ گیا تباہ ہُوا
ٹھکانا بیٹھنے کے واسطے نہیں ملتا
اور اُس پہ آہ یہ رنج و محن اسیری کا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

جو مجھ پہ ظلم ہُوئے ہیں حضور پر روشن
ستم ہے اور کہ خواہاں ہیں جان کے دشمن
کہ غم کے تیروں سے بالکل گیا کلیجہ چھن
سوا اِس غلام نے پکڑا ہے آپ کا دامن

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

سوائے ذات مُبارک کے اے مرے آقا
کوئی غلام کو فریاد رس نہیں ملتا
میں کس سے جا کے کہوں حال اس تباہی کا
غلام آپ ہی سے داد اپنی لیوے گا

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خدا
مدد کو پہنچو مری یا علیؑ برائے خدا

گناہگار تو ہوں اِس قدر معاذ اللہ
پر اب یہ جائے کہاں روسیاہ بخت سیاہ
کہ جس کو دیکھ کے ہر اک کہے پناہ پناہ
تمھیں کو شرم ہے اس خاکسار کی یا شاہ

میں کس سے دردِ دل اپنا کہوں سوائے خُدا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

صدائے لافتیٰ ہے وصف کس کا صفدرؑ حیدرؑ کا
عیاں ہے معرکہ خندق اُحد کا اور خیبر کا
بھلا والسیف کا چرچا ہے کس کا شاہ صفدرؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

بھلا کیا ذکر ہے ضربِ یداللہ شیرِ داورؑ کا
اِک آوازہ ہوا ہے شش جہت میں حربِ صفدرؑ کا
اُڑایا کوہِ مثلِ کاہ باندھا بند بربر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے حیدرؑ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

در آیا جب درِ خیبر میں پنجہ شیرِ داورؑ کا
زمینوں میں ہوا چاروں طرف شہرہ دلاورؑ کا
دو عالم میں عیاں اس وقت اِک عالم تھا ششدر کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

درِ علمِ نبیؐ نے جب اُکھاڑا بابِ خیبر کا
یہ سب ہے اعجاز اور اعجاز حرب و ضربِ حیدرؑ کا
نہ تھا رُوئے زمیں پر پاؤں بھی اس شیرِ داور کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

ملا دستِ خدا کو بعد میں رایت جو لشکر کا
ہوا غُل جب اکھاڑا انگلیوں سے بابِ خیبر کا
تو پہنچا غیظ میں بپھرا ہوا وہ شیرِ داورؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

خدا کا ہے ولیؑ ساقی وُہی ہے حوضِ کوثر کا
بڑھا اُسکی ولادت سے شرف اللہ کے گھر کا
وُہی ہے جانشیں خیرالبشرؐ محبوبِ داور کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

وُہی ہے نفسِ پاکیزہ شفیعِ روزِ محشر کا
بیاں کیا کر سکے کوئی بھلا اس شوکت و فر کا
وُہی ہے مقتدا امثالِ سلمانؓ و ابوذرؓ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

وُہی ہے زوج و کفوِ فاطمہؑ احمدؐ کی دختر کا
اسی سے ہوگیا روشن جہاں میں نام اختر کا
وُہی ہے بابِ سبطینؑ نبیؐ شبیرؑ و شبرؑ کا
یہ ڈنکا بج رہا ہے زورِ بازوئے پیمبرؐ کا

جہاں میں پنجگانہ شور ہے اللہ اکبر کا

دیگر

بہ شکلِ آئینہ ہو نہ حیراں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
ابھی تو نکلیں گے دل کے ارماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
برنگِ سنبل نہ ہو پریشاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ
دلا عبث تو نہ ہو ہراساں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

ابھی تو ہوتی ہے مشکل آساں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

نبیؐ جو علمِ خدا کا گھر ہے یقیں جانو یہ اُسکا در ہے
نہ کچھ خلل ہے نہ کچھ ذلل ہے نہ کچھ ضرر ہے نہ کچھ خطر ہے
علیؑ کا در کیا عجیب در ہے کہ جس سے حاصل جہاں میں گھر ہے
میں صاف کہتا ہوں کس کا ڈر ہے علیؑ جدھر ہے خدا ادھر ہے

بصدقِ نیت بصدقِ ایماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

علیؑ کا دل سے جو یار ہوگا تو اس پہ خالق کا پیار ہوگا
علیؑ سے جس کو غبار ہوگا تو خاک حاصل قرار ہوگا
علیؑ سے جسکو کہ پیار ہوگا تو بند اُس کا نہ کا ہوگا
علیؑ ہی جب آکے یار ہوگا تو بیڑا آفت سے پار ہوگا

اگر ہو بحرِ جہاں میں طوفاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

خلیلؑ باری کو جب ستایا تو ناریوں نے انھیں جلایا
اُٹھا کے سر کو کہا خدایا ترا ہی کافی ہے مجھکو سایا
ہر ایک جانب کو سر اُٹھایا مگر نہ دلسوز کوئی پایا
یہ حرف جس دم زباں پہ لایا تو مژدہ ہاتف نے یہ سنایا

بنے گی آتش یہ سب گلستاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

اگرچہ گردوں تباہ کر دے تو حیدرؑ آکر نباہ کر دے
یہ رنگ شیرِ الٰہ کر دے کرم کی جس پر نگاہ کر دے
وہ کوہِ مشکل کو کاہ کر دے بلند وہ عز و جاہ کر دے
محب اگر کوئی آہ کر دے تو آکے امداد شاہ کر دے

دلا امیری کا ہے جو ارماں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

علیؑ ہی اوّل علیؑ ہی آخر علیؑ ہی باطن علیؑ ہی ظاہر
علیؑ ہی علم خدا کا ماہر علیؑ ہی طیب علیؑ ہی طاہر
علیؑ ہی بلشبات جہاں میں صابر علیؑ ہی رنج و غم میں شاکر
وہ تیغ براں نبیؐ کی ناصر خدا نے بخشی علیؑ کی خاطر

کہ جس سے عنتر ہوا ہے بیجاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

ہی فوق ایدی خدا کا فرماں عیاں و ظاہر علیؑ کی شاں
زلیف خرما یہ بند دیواں ہی فتح خیبر سے عقل حیراں
جلائے پل میں ہزاروں بیجاں نصیری لایا تھا اُس پہ ایماں
علیؑ ہے دیں اور علیؑ ہی ایماں متاع دنیا علیؑ پہ قرباں

اگر ہے رنج و بلا میں غلطاں علیؑ علیؑ کہہ علیؑ علیؑ کہہ

علی بند دیگر

خدا کا بندۂ یکتا علیؑ بن ابی طالب
انیس و شوہر زہراؑ علیؑ بن ابی طالب
وصیِ مصطفےٰ حقا علیؑ بن ابی طالب
پدر شبیرؑ و شبرؑ کا علیؑ بن ابی طالب

شجاعِ لافتا الا علیؑ بن ابی طالب

شفیعِ روزِ میزاں پردۂ بازارِ رسوائی
وصی و مہردارِ مصطفےٰ معیارِ یکتائی
نسب دارِ علیؑ یا ایہا و کنت مولائی
امینِ سرِ حق گنجینہ دارِ علت غائی

کلیدِ کنزِ مخفی تھا علیؑ بن ابی طالب

ہمارا نفس مطلب بلکہ نفسِ مصطفےٰ ہے وہ
واتممت علیکم نعمتی کا مدعا ہے وہ
خدا کا بندہ ہے لیکن نصیری کا خدا ہے وہ
کہ اکملت لکم ہے تاجدار انما ہے وہ

سر پر آرائے تطہیر علیؑ ابن ابی طالب

گئے معراج کو جبریلؑ کے ہمراہ پیغمبرؐ
مگر پردہ سے آتی تھی یداللہ کی صدا باہر
وہاں پہنچے فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں جس جا پر
عطائے عصمت و عظمت میں سرِ اکشف ہو کر

لما ازددت یقیناً تھا علیؑ بن ابی طالب

ہے سورہ نور کا یا رب کہ اُسکی نور کی صورت
اور ابروئے مبارک آنکھ ہے قرآن کی آیت

وہ سب جلد بدن ہے جلد قرآن رحل ہے قامت
حدیثوں سے بھی ثابت ہے کتاب اللہ و العترت

کتابِ عالم بالا علیؑ بن ابی طالب

نبیؐ کا گوشت سارا خون ست حیدرؑ کا ہے ذاتی
پھر اس پہ نفسک نفسی جو مارا ہوئے خاطی
دلالت کرتی ہے اس پر حدیث لحمک لحمی
اگر مجھ سے کوئی پوچھے تو بیشک ہیں یہی معنی

ہوا مثلِ نبیؐ گویا علیؑ بن ابی طالب

امیر المومنین حیدرؑ امام المتقین حیدرؑ
امامِ الانس والجنہ بنا زیرِ زمیں حیدرؑ
ہے سر فوق ایدیہم سرِ عرش بریں حیدرؑ
فروعِ شرعِ دیں حیدرؑ ظہورِ ماو طیں حیدرؑ

ظہیر آدمؑ و حواؑ علیؑ بن ابی طالب

ہوئی دنیا میں جب ذاتِ جنابِ مصطفےٰ پیدا
خدا کے گھر میں جب حیدرؑ نے اپنا بکرہ بٹھلایا
سُنا ہے طاق کسریٰ شق ہوا یہ رعب چھایا تھا
یہاں دیوارِ کعبہ شق ہوئی یہ رعب تھا اس کا

ہوا کعبہ میں جب پیدا علیؑ بن ابی طالب

وہ قفلِ ہفت دوزخ ہے کلیدِ ہشت جنت ہے
فلک رفعت قمر طلعت خدا کا ابرِ رحمت ہے
امام و مالکِ رضواں شریکِ رنج و راحت ہے
بشر صورت ملک سیرت ہے خود صانع کی قدرت ہے

خدا کے نور کا جلوا علیؑ ابن ابی طالب

درِ گلزارِ جنت نردبانِ نہ فلک حیدرؑ
خطِ پیشانیِ حور و قصور و کرسی و محشر
لکھے ہیں سب رموزِ لوحِ محفوظ اُسکے ناخن پر
سحابِ آبروئے نہرِ تسنیم و لبنِ کوثر

بہارِ سدرۂ طوبیٰ علیؑ بن ابی طالب

وہ قطبِ آسمان و آسمانِ ہفت اختر ہے
سحابِ ہفت قلزم قلزمِ تسنیم و کوثر ہے
ضیائے آفتاب و آفتابِ ہفت کشور ہے
رکین رکن و رکنِ مسجد و محراب و منبر ہے

خدا کا برزخِ کبریٰ علیؑ بن ابی طالب

دیا جو شب کو پایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ
غریبوں کو لُٹایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ

یتیموں کو کھلایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ
اسیروں کو دلایا صبح کو پھر رکھ لیا روزہ

سخی جبریلؑ نے پایا علیؑ ابن ابی طالب

چھڑایا دیو و دد سے کیا سلیمانؑ و سلماںؑ کو
خلیلؑ و نوحؑ پر ساکت کیا آتش کو طوفاں کو
خسوفِ چاہ سے بخشی خلاصی ماہ کنعاں کو
بچایا یونسؑ و ایوبؑ کو جرجیسؑ بے جاں کو

غرض ہر اک کے کام آیا علیؑ ابن ابی طالب

پڑھا سورج کے عامل نے جو اسمِ اعظم حضرت
پا تو کھینچا پر یہ اس کی ہو گئی نوبت
کرن تارِ گریباں بن گئے اللہ ری وحشت
جلالی اسم تھا جب تو ہوئی خورشید کو رجعت

خدا کا اسمِ اعظم تھا علیؑ ابن ابی طالب

کسے ہی جنگ کا یارا مرے پر مرہ کو مارا
کنوئیں میں جب وہ للکارا گردہ جنیاں ہارا
ہوا جو اُس سے صف آرا دہ لشکر دو ہوا سارا
بنی ہاشم کا مہ پارہ نبیؐ کو دل سے تھا پیارا

خدا کے عرش کا تارا علیؑ ابن ابی طالب

جہاد دل سے نبیؐ کو کس قدر خوشنود کرتا تھا
عجب انصاف لڑتے ہیں وہ بحرِ جود کرتا تھا
جو اس کا سامنا آکر کوئی مردود کرتا تھا
سراپا وہ برابر نیست اور نابود کرتا تھا

بنا دیتا تھا شکل لا علیؑ ابن ابی طالب

درِ خیبر کی بھی کچھ اصل تھی جو اک اشارہ ہو
اشارہ ہوتے ہی بھونچال آئے حشر برپا ہو
قیامت ہونے اوپر ابھی دنیا کی دنیا ہو
زمین و آسماں چکر میں آکر اک ہنڈولا ہو

ابھی کر دے تہ و بالا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ کے نام پر ہے عین دیکھو صنعتِ داور
عدد ہیں کُن کے ستر اور حرف عین کے ستر
ہوئی ہے کُن کی کھیتی کائنات اک بار سرتاسر
مگر یہ بار اٹھا لینا گراں تھا ایک عالم پر

وہ اپنے سر پہ رکھ لایا علیؑ ابن ابی طالب

غلام و اسپ و تیغ و زن وفاداروں میں سب یکساں
غلام ایسا کہ جو سرتاج خان قیصر و خاقان

وہ اسپ و تیغ جن سے تھے مہ و مریخ لرزاں
زنؑ ایسی زن کہ جس کا مالک و وارث شہ مرداںؑ

وفا کے تاج کا طرہ علیؑ ابن ابی طالب

خدا کی راہ میں سر دینے والا تھا مرا مولا
نکالا تیر سجدے میں اُسے صدمہ نہ کچھ پہنچا
نمازِ عاشقاں ترکِ وجود است اسکو زیبا تھا
حضورِ قلب و الاعمالُ بالنیت کا دیباچا

مرادِ ربی الاعلیٰ علیؑ ابن ابی طالب

سرِ مسجد ابن ملجم نے کعبہ دین کا ڈھایا
خدا کے گھر میں جا کر میرا مولا سرخرو آیا
تہِ محراب تیغ الغام والجد و اقترب پایا
زمیں لرزی علی سجدہ میں تڑپے عرش تھرایا

فوا مولاہ واویلا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ نے جامِ شربت ایسا بھیجا ابن ملجم کو
کہ اُس کا ایک قطرہ سرد کر دیتا جہنم کو
وہ کیوں پیتا کہ پینا آب تیراں تھا اُس اظلم کو
جو یہ ہے تو لبِ کوثر بھلا بھولے گا کیوں ہم کو

سخا و فیض کا دریا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ نفسِ نبیؐ تھا اُس سے بہتر کیا کوئی ہوتا
یہ ناممکن تھا احمدؐ کا برادر سر کوئی ہوتا
نبوت گھر میں تھی آخر امامت پر کوئی ہوتا
پیمبر بعد ختم المرسلینؐ کیونکر کوئی ہوتا

اگر ہوتا تو پھر ہوتا علیؑ ابن ابی طالب

علیؑ کی ذات سے کامل ہوا اسلام و دیں میرا
ہر اک ساعت ہر اک لحظہ ہر اک دم ہے معیں میرا
معاذ اللہ جو بھولوں ٹھکانا ہے کہیں میرا
عمر ہو بکر ہو خالد ہو پر کوئی نہیں میرا

مرا مولا مرا آقا علیؑ ابن ابی طالب

تولائے علیؑ کے ولولے ہیں جوش مستانہ
نفس کی دم کشی جرعے ہیں نقدِ جاں ہے بیعانہ
رگیں نل بن گئیں دل ہے قرابہ آنکھ پیمانہ
مرا سینہ خم مے ہے غدیرِ خم ہے میخانہ

وہاں پیرِ مغاں میرا علیؑ ابن ابی طالب

سلام اے قبلۂ دیں السلام اے قبلۂ عالم
سلام اے نورِ اسود السلام اے چشمۂ زمزم

سلام اے وارثِ نوحؑ السلام اے وارثِ آدمؑ — سلام اے حجۃُ اللہ السلام اے آیتِ اعظم
سلام اے مصحفِ گویا علیؑ ابن ابی طالب

سفینہ نوحؑ کا ہیں اہلبیتِ سرورِ طاہا — مگر نوحؑ اس سفینہ پر تمہاری ذات ہے شاہا
وُہ ناجی ہو گیا جس نے تہِ دل سے تمہیں چاہا — دلِ اُفگندہ کیم بسم اللہ مجریہا و مرساہا
لگا دو پار بیڑا یا علیؑ ابن ابی طالب

خمارِ نشۂ دُنیا سے مولا حال ہے اَبتر — نہ چُھپ سکتا ہے دردِ دل نہ اُٹھ سکتا ہے دردِ سر
قیامت میں یہی کہتا ہُوا پہنچوں لبِ کوثر — اَلا یا اَیُّہا السّاقی کوثر دم ہے ہونٹوں پر
اَدِر کا سًا وَّ ناوِلہا علیؑ ابن ابی طالب

زمانہ پھر گیا تقدیر پلٹی سب نے مُنہ پھیرا — غمِ دُنیائے دوں نے شیر بن بن کر مجھے گھیرا
یہاں بھی آسرا تیرا وہاں بھی آسرا تیرا — سوا تیرے نہیں فریادرس کوئی کہیں میرا
اَغِثنی اَنتَ مولا یا علیؑ ابن ابی طالب

بسر اچھی ہُوئی اب تک ترے اقبال سے مولا — مگر بندہ ترا آفت میں ہے دو سال سے مولا
چھڑا مجکو خدا کیواسطے جنجال سے مولا — چہ غم میں چلا ہشیار میرے حال سے مولا
سنبھال اے عُروۃُ الوثقیٰ علیؑ ابن ابی طالب

مرے دل کو سرور آنکھوں کو نور اے نورِ ایماں دے — درِ مقصودِ دُنیا میں مجھے اے نورِ عرفاں دے
رہائی پنجۂ ادبار سے اے شیرِ یزداں دے — خلاصی مجکو قیدِ فقر سے اے شاہِ مرداں دے
اسیرِ شامؑ کا صدقہ علیؑ ابن ابی طالب

علمبردارِ شاہؑ بیکس و مظلوم کا صدقہ — تمھیں قاسم کا صدقہ عابدِ مغموم کا صدقہ
سکینہؑ شہربانوؑ زینبؑ و کلثومؑ کا صدقہ — علیؑ اکبر کا صدقہ اصغرِ معصوم کا صدقہ
مجھے ادنیٰ سے کر اعلیٰ علیؑ ابن ابی طالب

حسنؑ کا واسطہ تجکو مجھے سرسبز کر مولا — حسینؑ پاک کا صدقہ رہوں میں سُرخرو ہر جا

پئے سجّاد چمکا دے مری تقدیر کا لکھا — ابھی ہو خطِ پیشانی کا میرے کچھ سے کچھ نقشا
جو پھر جائے قلم تیرا علیؑ ابن ابی طالب

تصدق باقرؑ و جعفرؑ کا صدق القول ہو کامل — پئے کاظمؑ مجھے کر کاظمین الغیظ میں شامل
رضاؑ کے فیض سے راہِ رضا پر دل رہے مائل — تقیؑ کا واسطہ تجکو جو تو چاہے تو کیا مشکل
نہ لُوٹے اب مرا تقویٰ علیؑ ابن ابی طالب

تصدق میں نقیؑ کی خاک سے میں پاک ہو جاؤں — منقّی گر گناہوں سے نجف کی خاک ہو جاؤں
نہ فوجِ غم میں گھر کر ہند میں غمناک ہو جاؤں — نہ پامالِ سپاہ گردشِ افلاک ہو جاؤں
تصدّق عسکریؑ کا یا علیؑ ابن ابی طالب

ثریٰ سے تا ثریّا آنکھوں کے آگے اندھیرا ہے — فلاکت نے گلے پر خنجرِ لے آب پھیرا ہے
غمِ افلاس نے دجال بن کر مجکو گھیرا ہے — بحبِ قائمِ آلِ عباؑ یہ حال میرا ہے
مجھے دے اس سے چھٹکارا علیؑ ابن ابیطالب

بٹھایا رنج کے کہسار نے تیری دُہائی ہے — ستایا چرخِ کجرفتار نے تیری دُہائی ہے
اُڑایا قہقہہ دیوار نے تیری دُہائی ہے — دبایا گنبدِ دوّار نے تیری دُہائی ہے
مرے خیبر شکن مولا علیؑ ابن ابی طالب

مرا بختِ سیہ مارِ سیہ ہے سر بسر مولاؑ — یہ ناگن سانپ پیچھے پڑ گیا آٹھوں پہر مولاؑ
اماں دے الاماں والحفیظ والحذر مولاؑ — کہ گہوارہ میں اژدر تو نے پھینکا چیر کر مولاؑ
دُہائی ہے دُہائی یا علیؑ ابن ابی طالب

غضب ہے گردشِ ایّام یہ بھی لکھا میرا ہے — ستم کا سامنا ہے آسماں آفت کا ٹوٹا ہے
مرے مولا مرے حق میں ترا کافی اشارہ ہے — ہُوئی ہے رجعتِ خورشید سورج تو نے پھیرا ہے
مرے دن پھیر دینا یا علیؑ ابن ابی طالب

تم ہی مشکلکشا ہو اب دمِ مشکلکشائی ہے — تم ہی تے جانِ سلماں شیر سے مولا بچائی ہے

مدد کو دوڑیئے للہ میری باری آئی ہے — اکیلا پاکے شیرِ غم نے گھیرا ہے دہائی ہے

مرے شیرِ خدا مولا علیؑ بن ابی طالب

پئے قرآں مجھے بھی علم سے ہو بہرہ اندوزی — جہادوں کا تصدق ہو عدو پر مجکو فیروزی

پئے آلِ نبیؐ اولاد سے ہو خانہ افروزی — برائے فاقۂ آلِ عبا ہو وسعتِ روزی

مجھے دے منہ مرا مانگا علیؑ بن ابی طالب

ہوا ہے قدر بیقدر آجکل مداحِ حضرتؑ کا — علیؑ بند اسم رکھا باندھکر گلدستہ مدحت کا

یہ برگِ سبز لے آیا ہے تحفہ کس لیاقت کا — یہی اس کا صلہ ہے بس فقط چشمِ اجابت کا

تم اس پر صاد کر دینا علیؑ بن ابی طالب

چند مناقب و قصیدہ بزبانِ فارسی

مختصر قصیدۂ علوی از حافظ شیرازی

مقدریکہ ز آثارِ صنع کرد اظہار — سپہر و مہر و مہ و سال و ماہ و لیل و نہار

بدوستیِ نبیؐ و ولیؑ اساس نہاد — جہان و ہر چہ در و ہست ایزدِ جبار

اگر نہ ذاتِ نبیؐ و ولی بُدے مقصود — جہاں بکتمِ عدم رفتے ہمچو اول بار

نوشتہ بر درِ فردوس کاتبانِ قضا — نبیؐ رسولؐ و لیکن حیدرِ کرار

امامِ جنّی و انسی علیؑ بود کہ علیؑ — ز جملہ خلقِ فزوں است از صغار و کبار

علیؑ امام و علیؑ امین و علیؑ ایماں — علیؑ امین و علیؑ سرور و علیؑ سردار

علیؑ علیم و علیؑ عالم و علیؑ اعلم — علیؑ حکیم و علیؑ حاکم و علیؑ گفتار

علیؑ نصیر و علیؑ ناصر و علیؑ منصور — علیؑ مظفر و غالب علیؑ سر و سردار

علیؑ عزیز و علیؑ عزت و علیؑ افضل — علیؑ لطیف و علی انور و علیؑ انوار

علیؑ سلیم و علیؑ سالم و علیؑ مسلم — علیؑ قسیمِ قصور و علیؑ است قاسمِ نار

علیؑ صفی و علیؑ صافی و علیؑ صوفی — علیؑ وفی و علیؑ صفدر و علیؑ کرار

علیؑ نعیم و علیؑ ناعم و علیؑ منعم — علیؑ بود اسد اللہ قاتلِ کفار

علیؑ ز بعد محمدؐ ز ہر چہ ہست بہ ہست — گرت تو مومن پاکی نظر دریغ مدار

بحقِ نورِ محمدؐ بہ آدمؑ و بہ خلیلؑ — بحقِ شیثؑ و شعیبؑ و ہودؑ کم آزار

بحقِ یوسفؑ و یعقوبؑ و یحییٰؑ و لقمانؑ — بحقِ نوحؑ نجی در میانِ دریا بار

بحقِ دانشِ اسحٰقؑ و شوقِ اسمٰعیلؑ — کہ در رضائے خدا کرد جانِ خویش نثار

بحقِ یوشعؑ و الیاسؑ و لوطؑ و اسکندر — بحقِ نغمۂ داؤدؑ و صوتِ خوش گفتار

بحقِ مہرِ سلیمان و زہدِ ابراہیمؑ — بحقِ عیسیٰؑ و موسیٰؑ و یونسِؑ غمخوار

بحقِ قوتِ جبریلؑ و صورِ اسرافیل — بحقِ قابضِ ارواح در یمین و یسار

بحقِ حاملِ عرش و بقربِ میکائیل — بحقِ چار کتابِ ستودۂ جبار

بحقِ دینِ محمدؐ بخونِ پاکِ حسینؑ — بحقِ مردمِ نیک مہاجر و انصار

کہ نیست دینِ ہدیٰ را لقولِ پاک رسولؐ — امام غیرِ علیؑ بعدِ احمدِؐ مختار

سپاس منت و عزت خدائے را کہ نمود — رہِ نجات و شدم از حیات برخوردار

بدشمنان منشیں حافظا تولا کن — نجاتِ خویش طلب کن بجانِ ہشت و چہار

مناقب علوی از جامی علیہ الرحمۃ

علیؑ شاہِ عالم اماماً کبیرا — کہ بعد از نبیؐ شد بشیراً نذیرا

زمین آسمان عرش و کرسی بحکمش — علیؑ داں علی کلِّ شیءٍ قدیرا

ز اطعامِ لذاتِ دنیائے فانی — علیؑ کرد مختارِ خبزاً شعیرا

بود یطعمون الطعام از تو شاہا — بہ مسکین و دیگر یتیماً اسیرا

علیؑ اولیاء را دلیل است برحق — علیؑ انبیاء را دلیاً نصیرا

علیؑ ابنِ عمِّ محمّد رسولش
چہ پاک است معراج مولا علیؑ را
سقاءِ ربّہم من شراباً طہورا
کسے را کہ مہرِ علی ہست در دل
بہ بدخواہِ اولادِ حیدر خدا گفت
زہر کس کہ بوئے ولائے تو آمد
زِ تو نیست پوشیدہ احوالِ جامی

چو موسیٰؑ اخی گفت ہارون وزیرا
زیوماً عبوساً وزو قمطریرا
بہ کوثر نہ بیند ولا زمہریرا
شود ایمن از شرّہٖ مستطیرا
یدعو ثبوراً ویصلیٰ سعیرا
چہ حاجت کہ پرسند منکر نکیرا
کہ ہستی علیماً سمیعاً بصیرا

دیگر

علیؑ دستِ خدائے ما علیؑ حاجت روائے ما
دریں رنج و بلائے ما دریں دردِ دوائے ما

علیؑ معجز نمائے ما علیؑ مشکلکشائے ما
دریں محنت سرائے ما علیؑ راحت فزائے ما

نصیری اش خدا گفتہ خدا لیش خود ثنا گفتہ
عطائش ہل اتیٰ گفتہ علیؑ شاہِ عطائے ما

علی حبہ جنہ قسیمَ النّار والجنّہ
زبان تا در دہاں دارم بجاں سوز نہاں دارم

امام الانس والجنّہ علیؑ مصطفائے ما
عیاں در زباں دارم علیؑ مشکلکشائے ما

علیؑ مالک علیؑ سالک علیؑ سرور علیؑ رہبر
علی حیدر علیؑ صفدر علیؑ خیبر کشائے ما

بہر رنج و غم و آفت بہر رنج و ہم و محنت
بہ بندِ غم گرفتارم نحیف و زار و ناچارم

بہر حال و بہر حالت علی راحت فزائے ما
ضعیف و سخت بیمارم توئی ہردم دوائے ما

لقائے تو ولائے تو عطائے تو دعائے تو
بقائے ما شفائے ما عصائے ما دوائے ما

نقابت را طلبگارم ولایت را بدل دارم
بجامِ عشق تو مستم غلامِ قنبرت ہستم

عطایت را سزاوارم دعایت جانفزائے ما
بنامِ حیدر با دستم بگیر اے پیشوائے ما

ولی الاولیا ہستی تقی الاتقیا ہستی
وصی المصطفےٰ ہستی امام رہنمائے ما

نبیؐ را جانشیں ہستی مکانش را مکیں ہستی
الٰہی عرقِ عصیانم سراپا محوِ نسیانم

شفیع المذنبیں ہستی بدرگاہِ خدائے ما
توئی غفار و رحمانم بکن عفوِ خطائے ما

بغفلت سالہا ماندم بہ ندامت بر زباں دارم
مگر لاتقنطوا خواندم توئی رحمت نمائے ما

توئی رزاق معبودم توئی خلاق مسجودم
زِ ما جرم و خطائے ما ز تو عفو و عطائے ما

توئی غفار و معبودم توئی برحق نمائے ما
بحقِ مصطفائے ما بہ بخش اے کبریائے ما

زِ غفلت ہا کہ می دارم ندامتہا بسا دارم
بچشمِ زارِ میزارم خجل از کردہائے ما

گنہگارم سیہ کارم جفاکارم دل آزارم
مگر سر بر درت دارم درِ دیگر نمی دانم

خطا دارم سزاوارم بپاداشِ خطائے ما
بجرمِ خود بت اقرارم بعفوِ تو رجائے ما

زِ حد بگذشت عصیانم پریشانم پشیمانم
ہراسانم نمی دانم چہ باشد انتہائے ما

چہ عمر اولیں رفتہ بعشرتہا چنیں رفتہ
کنوں رنج و غم و ایذا مصیبتہا و آفتہا

نہ چیں ہم بہ جبیں رفتہ چہ بودن ابتدائے ما
بما شد جا بجا پیدا چہ ہست ایں انتہائے ما

غموم ہم رو بر گشتہ ہموم ہم مو بمو گشتہ
غموم ہم کو بکو گشتہ شدہ عسرت فزائے ما

منم عاصی تو غفاری منم ناسی تو ستاری
کن اے باری تو یکباری نظر برہائے وائے ما

منم طالب تو مطلوبی منم عاشق تو محبوبی　　بدین خوبی و مرغوبی بشو حاجت روائے ما

توئی اول توئی آخر توئی ظاہر توئی باطن
توئی حاضر توئی ناظر توئی ناصر برائے ما

الٰہی انت معبودی الٰہی انت مسجودی　　الٰہی انت مقصودی بسویت چشمہائے ما
لنا العصیان و النسیان لک الاحسان الغفران　　فیا منان و یا رحمان ز تو عفو خطائے ما

الٰہی انت منشارٌ الٰہی انت غفارٌ
و انی مذنبٌ ضارٌ خجل از کردہ ہائے ما

الٰہی منک غفرانٌ الٰہی منک احسانٌ　　و منی آہ عصیانٌ سیہ شد نامہائے ما
الٰہی انت خلاقی الٰہی انت رزاقی　　انا المرزوق والراجی بدستت رزقہائے ما

صرفت العمر فی العصیان حسفت النفع فی النقصان
فمنک العفو یا رحمان ہمیں زتو رجائے ما

قبیحٌ کل افعالی طریحٌ حسن اعمالی　　صریحٌ فرد اتقالی دریغا کردہ ہائے ما
بحق آدمؑ و حوا بحق مریمؑ و عیسیٰؑ　　بحق نوحؑ و ہم موسیٰ رسولان خدائے ما

بحق مصطفیٰ رہبر بحق مرتضیٰؑ حیدر
بحق فاطمہؑ اطہر دوائے دردہائے ما

بحق شاہ انس و جان بجان در راہ دین قربان　　حسنؑ آفاق را ایمان امام و پیشوائے ما
بحق سبط پیغمبر حسینؑ شافع محشر　　ذبیح نصرت داور شہید کربلائے ما

بحق عابدؑ حق جو بحق باقرؑ حق گو
بحق جعفرؑ خوش خو امام رہنمائے ما

بحق رہبر ناظم امام موسیٰؑ کاظمؑ　　بحق عامل عالم شہ موسیٰؑ رضائے ما
بحق حضرت عالی تقیؑ و ہم نقیؑ ہادی　　بحق عسکریؑ مہدیؑ امام پیشوائے ما

بہ تن تا روح جان باشد بشکرت تر زبان باشد
بحمدت وا دہان ماند اجابت کن دعائے ما

بندِ دل رہائی دہ دل ما را صفائی دہ　　بدل یاد خدائی دہ توئی بر حق خدائے ما
عدو گردد بد و باشد ضرر چون کینہ جو باشد　　بہر سوز دروں باشد خجل از فتح ہائے ما

بہر کارے کہ خواہد دل مراد ما شود حاصل
نماید خرم و خوشدل حصول مدعائے ما

دم آخر بیکباری بمن غفلت شود طاری　　بماند ذکر تو جاری بلب از وردہائے ما
شود اولاد با ایمان سعید و تابع فرمان　　بماند خرم و شادان درین دار فنائے ما

الٰہی ذاکر پر غم بذکرت روز و شب ہر دم
بماند بے غم و خرم ہمیں ہر دم دعائے ما

منقبت بجناب سرور کائنات فخر موجودات محمد مصطفیٰ

اے صدر دیوان رسل وے شمع نور انبیا　　خورشید برج سلطنت جمشید بخت کبریا
نامت محمدؐ آمدہ محمود و احمدؐ آمدہ　　دین تو سر آمدہ قاسم زکنیت ترا
طٰہٰ و یٰسین نام تو انا فتحنا کام تو　　قرآن ز حق پیغام تو اے آفرینت مرحبا
اے صدر بزم عالمی اے تاج بخش آدمی　　ہم انبیا را خاتمی ہم مصطفیٰ ہم مجتبیٰ
جنت سرائے بار تو رضوان امانت دار تو　　وے از گل رخسار تو فردوس اعلیٰ راضیا
تو گوہری آدمؑ صدف تو رہبری با ہر خلف　　بر انبیا داری شرف چندانکہ بر مس کیمیا
ترک فلک ہندوئے تو نور فلک از روئے تو　　و اللیل وصف موئے تو نعت جمالت والضحیٰ
احکام تو حبل المتین حاجب ترا روح الامین　　اے رحمۃ للعالمین ہستی امام انبیا
اے تاج بخش سروران وے خاتم پیغمبران　　ہستی توئی صاحب قرآن در دین و دنیا پیشوا

روئے تو ماہِ انور راست لبائے تو شمعِ خاورا
خلقِ تو عینِ کوثر است دستِ تو دریائے عطا

ہردم ہزاراں آفریں بر جانت از جاں آفریں
بیحد و پایاں آفریں بر روحِ پاکت از خدا

انجم ترا خیل و سپاہ ہر خرگہ تو قبہ ماہ
طاقِ سپہرت بارگاہ عرشِ مجیدش متکا

برطرز چرخ و اختری بہتر زیادہ مشتری
بر دعوی پیغمبری آمد ترا آہو گواہ

مقصود لولاک آمدی لیس چست و چالاک آمدی
از عالمِ پاک آمدی جانہا نثارت مرحبا

اے اخترِ برجِ کرم از روضہ بیروں نہ قدم
تا از رخت چوں صبحدم گیرد ہمہ عالم ضیا

از شوقِ رویت در چمن گل چاک کردہ پیرہن
با گیسوئے مشکیں ختن گردم زند باشد خطا

پشت و پناہِ ما توئی اقبال و جاہِ ما توئی
چوں عذر خواہِ ما توئی در بابِ آخر کار ما

دلخستگاں را شاد کن از بندِ غم آزاد کن
در عاشقانت یاد کن بخرام در کوئے وفا

رسوا مکن در محشرم آزار کن از ہر درم
چوں طبع مدحت گسترم گوید ترا جانِ ثنا

نورِ دلِ آدم توئی کامِ ہمہ عالم توئی
ہر درد را مرہم توئی اے دردمنداں را دوا

از حضرتِ حق جرمِ ما درخواہ از لطف و عطا
درماندہ ایم و بینوا از شدتِ خوف و رجا

چوں احمدِ جامی نہاں در درگہ بیکراں
از حق بخواہ اے کامراں جرم و گناہِ ایں گدا

در منقبت جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ علیہ السلام

من تصنیف حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ

اے گلبنِ باغِ وفا داں سر دلستانِ صفا
خورشید اوجِ مصطفےٰ یعنی علی مرتضا

مقصودِ امرِ کن فکاں مطلوبِ اسمِ جسم و جاں
مفتیِ درسِ انس و جاں معنیِ حرفِ انما

درجِ ولایت را صدف برجِ کرامت را شرف
شاہِ عرب ماہِ نجف چابک سوارِ لافتا

دانندۂ عقل و ہنر بینندۂ نفع و ضرر
مفتیِ احکامِ قدر منشیِ دیوانِ قضا

نفسِ رسولِ مجتبیٰ زوجِ بتولِ پارسا
قائم مقامِ مصطفےٰ صاحب نصابِ انبیا

عالیِ علم والا ہمم شیرِ خدا میرِ امم
شاہِ عرب ماہِ عجم سلطانِ جملہ اولیا

بدر الدجیٰ صدر التقیٰ کہف الوریٰ نور الہدیٰ
نجم العلیٰ شمس الضحیٰ یعنی وصیِ مصطفا

اعظم امیر المومنین صدر امام المتقین
آں کاشفِ سرِّ یقین واں صاحبِ تاج و لوا

آں حیدرِ عالی نسب واں صفدرِ والا حسب
آں عالمِ علم و ادب واں مفخرِ آلِ عبا

آں مقتدائے ہاشمی واں رہنمائے متقی
واں یاورِ شرعِ نبی آں ناصرِ دینِ ہدا

سرِّ حدیثِ لو کشف گشت از زبانش منکشف
دانش بعلمش معترف بینش بعقلش رہنما

گنجِ سلونی در دلش علمِ لدنی حاصلش
جان و تن و آب و گلش با علم و حکمت آشنا

دینش بعلمِ لم یزل خالی ز نقصان و خلل
طبعش منزہ از زلل دانش مبرا از ریا

خورشیدِ برجِ مہتری سیارۂ نیک اختری
درجِ کرم را مشتری پیکِ قدم را پیشوا

با خضر ہمراز آمدہ با نوح دمساز آمدہ
با عیسیٰ انباز آمدہ در عالمِ علمِ بقا

یوسف بسیمِ سوختہ خود را بدو افروختہ
قارون از و آموختہ قانونِ علمِ کیمیا

ادریس با ارشادِ او حیراں باستعدادِ او
موسیٰ ز استمدادِ او کردہ عصا را اژدہا

منشورِ دینِ احمدی مشہورِ ملکِ سرمدی
نگذشتہ بر طبعش بدی نا رفتہ در لطفش خطا

ماہِ سپہرِ مکرمت خورشید کیواں منزلت
شاہِ سریرِ سلطنت بحرِ کرم کانِ سخا

فغفور درباں درش قیصر غلامِ قنبرش
خاقاں کمینہ چاکرش با حشمتش قاروں گدا

کردہ نبی نامش علی خواندہ خداوندش ولی
در عہدِ ایامِ صبی بدرید کامِ اژدہا

از ضربتِ صمصامِ او وز ہیبتِ ضرغامِ او
شیرِ فلک در دامِ او چوں روبہی بیدست و پا

دستِ ستم برتافتہ نافِ زمیں بشگافتہ
از عکسِ رویش یافتہ شمعِ فلک نورِ ضیا

آں حیدرِ درندہ مے واں صفدرِ فرخندہ پے
واں مفخرِ کاؤس و کے واں سرورِ خیبر کشا

آں ماہِ برجِ ابتدا واں درِّ درجِ اقتدا
واں میرِ دیوانِ قضا واں شیرِ میدانِ دغا

ابنِ عمِ پیغمبری بابِ شبیرؑ و شبریؑ | ساقی حوضِ کوثری در موقفِ خوف و رجا
نقشِ نگینِ خاتمہ صاحبِ یقینِ عاملہ | خاتونِ جنت فاطمہ گلدستۂ باغِ صفا
آں مجمعِ فضل و ہنر آں منبعِ عقل و نظر | واں مخزنِ علم و خبر واں معدنِ صدق و صفا
آں یک امیرِ محتشم واں یک امامِ محترم | واں دُرِّ دریائے کرم آں گوہرِ کانِ سخا
آں روز و شب اندر طلب ایں سال و مہ اندر تعب | واں خستۂ زہر و تعب ایں کشتۂ تیغِ جفا
از دستِ طعنِ کافراں وز شوخیٔ ایں منکراں | واں یک اسیرِ کوفیاں ویں یک شہیدِ کربلا
باداں ہزاراں آفریں از فضلِ ربّ العالمیں | بر روحِ زین العابدینؑ آں قدوۂ اہلِ صفا
از باقرؑ و جعفرؑ سخن گر میکنی کاظمؑ بکن | اے دل تو تحصیلِ دیدہ کن خاکِ درِ موسیٰؑ رضاؑ
مہرِ تقی را با نقی گر ضم کنی با عسکریؑ | گرد دل و جانت زکی گیرد ہمہ کارت روا
اے مہدیؑ آخر زماں بنمائے روئے خود عیاں | تا چند باشی در نہاں خود را نمائی رہنما
آرم بہ پیشِ ہر کسے زاری و دردِ دل بسے | تا از میاں گیرد کسے دستِ من رند گدا
من کیستم سرگشتہ ام از جان و دل برگشتہ ام | بر گرد در و برگشتہ ام بر بوئے احسانِ شما

حافظ خموشی پیشہ کن وز کارِ خود اندیشہ کن
قطعِ نظر زیں پیشہ کن گر بباید مر ترا

مجموعہ مناقب فارسی

مرتبہ: سیّد زمان علی شاہ صاحب

رُباعیات

یارب برسالت رسولُ الثقلینؐ
یارب بغزا کنندۂ بدر و حنین
عصیانِ مرا دو حصہ کن در عرصات
نیمے بحسنؑ ببخش و نیمے بحسینؑ

رُباعی

باغِ بہشت وصفِ جمالِ محمدؐ است
ختمِ رسلؐ صفات کمالِ محمدؐ است
ہر کس بہ آرزوئے جمالِ محمدؐ است
مقصودِ ما محمدؐ و آلِ محمدؐ است

رُباعی

ساقی شرابِ حوضِ کوثر حیدرؑ
حامی و شفیعِ روزِ محشر حیدرؑ
پوچھے جو کوئی کون ہے آقا تیرا
میں قبر سے چلاؤں کہ حیدرؑ حیدرؑ

رُباعی

در شانِ کسے کہ گفت تطہیر اللہ
پس قولِ رسولؐ من اذاہ ست گواہ
آزردنِ او و باز امیدِ نجات
لاحول ولا قوۃ الا باللہ

رُباعی

سادات کہ پاکیزہ بود گوہرِ شاں
تاجِ سرِ عالم است خاکِ درِ شاں
آنانکہ بکذبِ آلِ یٰسین شدہ اند
اے سینِ سیادت ارہ شو بر سرِ شاں

رُباعی

نے ذکرِ خفی و نے جلی را دانم
نے شیخ و مشائخ نہ ولی را دانم
مولائے خود و پیرِ خود و مرشدِ خود
اللہ و محمدؐ و علیؑ را دانم

رُباعی

آنکہ او را با علیؑ از جہل ہمسر میکنی
نیست فخرش ہمچو فخرِ کفشِ قنبر داشتن
گر ترا باور نمی آید ز روئے اعتقاد
حقِ زہراؑ خوردن و دینِ پیمبرؐ داشتن

رُباعی

کتابِ خدا چار و اصحاب چار
کتابِ خدا ہم بریں راسخ است
علیؑ مصحف آمد ازاں در شمار
کہ آں ہر سہ منسوخ و ایں ناسخ است

تضمین

تو اپنے ایک جام پہ نازاں ہے ساقیا — چودہ پلانے والے ہیں پروا ہے تیری کیا
میخانوں کا تجھے میں دیئے دیتا ہوں پتہ — بطحا و کاظمین و خراسان و سامرہ

خورشیدِ مدعا مرا برجِ شرف میں ہے
اِک کربلا میں اِک مرا ساقی نجف میں ہے

رُباعی

در مذہبِ ما کلامِ حق نادِ علیؑ است — طاعت کہ قبولِ حق بود یادِ علیؑ است
از جملۂ آفرینشِ کون و مکان — مقصودِ خدا علیؑ و اولادِ علیؑ است

قطعہ

مشہور شش جہت میں شرف پنجتن کا ہے — پہلے تو نام پاک رسولِؐ زمن کا ہے
بعد اس کے نام خسروِ خیبر شکن کا ہے — اور اسم پھر بتولؑ اسیر محن کا ہے

چوتھے جوانوں میں حسنؑ سبز فام ہیں
اور پانچویں حسینؑ علیہ السّلام ہیں

مفردات

شفیعٌ مطاعٌ نبیٌ کریمٌ — قسیمٌ وسیمٌ جسیمٌ نسیمٌ

فرد

چراغ و مسجد و محراب و منبر — علیؑ و فاطمہؑ شبیرؑ و شبرؑ

فرد

علیؑ امامِ من است و منم غلامِ علیؑ — ہزار جانِ گرامی فدائے نامِ علیؑ

فرد

شبے در خواب دیدم من جمالِ ساقیِ کوثر — علیؑ بن ابیطالب امیر المومنین حیدرؑ

فرد

من خاکپائے عالمِ اصحاب کُلھُم — لعنت بر آں کہ منکرِ یک یار می شود

فرد

یا علیؑ گفتی چو درمانی بفریادت رسم — یا علیؑ درماندہ ام اکنوں بفریادم برس

فرد

گر دو عالم پُر از ولی باشد — پیرِ ما مُرتضیٰؑ علیؑ باشد

رُباعی

خلق گوید بر یزید و قومِ اُو لعنت مکُن — تاکہ گرداند خدا جا گہِ زاہل جنتش
آنکہ او با آلِ احمد کرد بخشیدش خُدا — ہم مکن بخشد اگر صد بار گویم لعنتش

رُباعی

بر دُشمنانِ علیؑ ولی لعنت باید — بر دوستانِ علیؑ وصی رحمت باید
ہر کس کہ زند دم بدوستی شہِ مرداں — گر لعن بدشمنانش نکند بر او لعنت باید

قطعہ

داستاں پسرِ ہندہ مگر نشنیدی — کہ چہا از ستم اُو بہ پیمبرؐ برسید
پدرِ او در دندانِ پیمبرؐ بشکست — مادرِ او جگرِ عمِّ پیمبرؐ بمکید
اُو بناحق حق دامادِ پیمبرؐ بگرفت — پسرِ او سرِ فرزندِ پیمبرؐ بہ بُرید
بر چنیں قوم کہ لعنت نکند لعنت باد — لعنت اللہ یزیداً و علی قومِ یزید

حافظ شیرازی رحمۃُ اللہ علیہ

اَحداً سامعِ المُناجاتی — صمداً کافیُ المہماتی
زیر و بالا می توانم گُفت — خالقُ الارض والسمواتی
حاجتِ خویش از تو می طلبم — زانکہ قاضیِ جُملہ حاجاتی

هیچ پوشیده از تو پنهاں نیست
عالم السر والخفیاتی

شکر فضل تو کے توانم گفت
حافظ فی جمیع حالاتی

جامی علیه الرحمة

یا رسول عربی شاه سوار مدنی
بلبل مکه و بطحا و سهیل یمنی

در حریم حرم خاص تو جبریلؑ مدام
کمترین بندهٔ درگاه اویس قرنی

تو که در باغ رسالت چو قدت سرو ترست
سرو باغ ملکوتی و گل یاسمنی

رخ برا و وضه کن و خاک درش شو جامی
زانکه تو بلبل آں باغ وفائے چمنی

قدسی علیه الرحمة

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چه عجب خوش لقبی

من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
الله الله چه جمال است بدیں بوالعجبی

نسبتے نیست بذات تو بنی آدمؑ را
بهتر از عالم و آدمؑ تو چه عالی نسبی

نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکه نسبت بسگ کوئے تو شد بے ادبی

ذات پاک تو دریں ملک عرب کرد ظهور
زاں سبب آمده قرآں بزبان عربی

چشم رحمت بکشا سوئے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

نخل بستان مدینه ز تو سرسبز مدام
زاں شده شهرهٔ آفاق بشیریں رطبی

ما همه تشنه لبانیم توئی آب حیات
لطف فرما که ز حد می گزرد تشنه لبی

شب معراج عروج تو ز افلاک گزشت
بمقامیکه رسیدی نه رسد هیچ نبی

سیدی انت حبیبی وطبیب قلبی
آمده سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

جامی علیه الرحمة

روحی فداک اے صنمی ابطحی لقب
آشوب ترک و شور عجم فتنه عرب

کس نیست در جہاں که ز حسنت عجب نماند
اے در کمال حسن عجب تر ز هر عجب

هر کس نیافت جرعهٔ از جام وصل تو
زیں بزمگاه تشنه جگر رفت و خشک لب

تا زلف تو شب است و رخت آفتاب حسن
واللیل والضحیٰ است برآورد روز و شب

کامے ز لب بہ بخش که عشاق خسته را
صد خار خار در جگر افتاد زاں طلب

رفتن بسر طریق ادب نیست در رهت
ما عاشقیم و مست نیاید ز ما ادب

دل باد منزل غم و سر خاک مقدمت
کیں موجب شرف بود آں مایهٔ طرب

مطلوب جامی از طلبم گفته که چیست
مطلوب او همیں که دهد جاں دریں طلب

نعمت الله علیه الرحمة

دمبدم دم از ولائے مرتضیٰؓ باید زدن
دست دل بر دامن آل عباؑ باید زدن

نقش حب خاندان بر لوح دل باید نگاشت
مهر مهر حیدری بر جان ما باید زدن

رو بروئے دوستان مرتضے باید نهاد
مدعی را تیغ تیزت بر قفا باید زدن

دم مزن با هر که او بیگانه باشد از علیؓ
در نفس خواهی زدن با آشنا باید زدن

لافتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار
ایں سخن را از سر صدق و صفا باید زدن

درد و عالم چارده معصوم می باید گزید
پنج نوبت بر در دولت سرا باید زدن

کربلائے آید از عشق شهیدؑ کربلا
آں بلا را عاشقانه مرحبا باید زدن

هر درختے کاں ندارد میوه از حب علیؓ
اصل و فرعش را قلم سرتا بپا باید زدن

دوستان خانداں را دوست باید داشتن
بعد ازاں دم از وفائے مرتضیٰ باید زدن

سرخی روئے موالی سکهٔ نام علیؓ است
بر رخ دنیا و دیں چوں پادشا باید زدن

بے ولائے آں ولی لاف ولایت میزنی
لاف می باید چه دانی از کجا باید زدن

با ولائے از ولائے آں ولی افراشتیم
طبل در زیر گلیم آخر چرا باید زدن

پیشوا باید ترا جستن ز اولاد رسولؐ
پس قدم مردانه در راه خدا باید زدن

بر در شهر ولایت خانهٔ باید گرفت
خیمه در دار السلام اولیا باید زدن

اززبانِ نعمتُ اللہ منقبت باید شنید   درکفِ نعلین سیدؒ بوسہ ہا باید زدن

شمس تبریز علیہ الرحمۃ

درصورتِ پیوند جہاں بُود علی بُود   تا نقشِ زمیں بُود زماں بود علیؓ بود
ہم اوّل وہم آخر وہم ظاہر و باطن   ہم عابد ہم معبد و معبُود علیؓ بود
ہم آدمؑ وہم شیثؑ وہم ادریسؑ وہم ایوبؑ   ہم یونسؑ وہم یوسفؑ وہم ہودؑ علیؓ بود
ہارون ولایت کہ پس از موسیٰؑ عمران   واللہ علیؓ بود علیؓ بُود علیؓ بود
ایں کفر نباشد سخن کفر نہ ایں است   تا ہست علیؓ باشد و تا بود علیؓ بود
عیسیٰؑ بوجود آمد و فی الحال سخن گفت   آں نطقِ و فصاحت کہ بدُو بود علیؓ بود
موسیٰؑ و عصا و یدِ بیضا و نبوت   در مصر بفرعون کہ بنمود علیؓ بود
جبریلؑ کہ آمد ز پسِ خالقِ بیچوں   در پیشِ محمدؐ شد و مقصُود علیؓ بود
آں لحمک لحمی بشنو تاکہ بدانی   آں یار کہ او نفسِ نبیؐ بود علیؓ بود
آں شاہِ سرافراز کہ اندر شبِ معراج   با احمدؐ مختار یکے بُود علیؓ بود
چندانکہ نظر کردم و دیدم بحقیقت   از ہر دو جہاں مقصد و مقصُود علیؓ بود
آں قلعہ کشائے کہ درِ قلعۂ خیبر   برکند بیک حملہ و بکشود علیؓ بود

سعدی علیہ الرحمۃ

منم کز جان شُدم مولائے حیدرؓ   امیر المومنینؓ آں شاہِ صفدر
علیؓ کو را خدا بیشک ولی خواند   بامرِ حق وصی کردش پیمبرؐ
بحقِ پادشاہِ ہر دو عالم   خدائے بے نیاز و فردِ اکبر
بحقِ آسماں ہائے ملائک   کز آں جا ہیچ جائے نیست برتر
ز پنج ارکان شرعِ ہفت اقلیم   با فلاک دہ و دو برج دیگر
بکرسی و بعرش و لوحِ محفوظ   بحقِ جبرئیلؑ آں خوب منظر

بہ میکائیلؑ و اسرافیلؑ و صورش   بعزرائیلؑ و ہول گور و منکر
بتوریت و زبور و صحفِ انجیل   بحقِ حرمتِ ہر چار دفتر
بحقِ آیتُ الکرسی و یٰسین   بحقِ سورہ طٰہٰ سراسر
بحقِ آدمؑ و نوحؑ ستودہ   بحقِ شیثؑ و ہودؑ دادگستر
با براہیمؑ و قرباں کردن او   باسحاقؑ و باسمٰعیل و ہاجر
بختمِ انبیاء احمدؐ کہ باشد   شفیعِ عاصیاں در روزِ محشر
بہ تعظیمِ رجب یا قدرِ شعبان   بحقِ روضہ و تصدیقِ داور
بحقِ مکہ و بطحا و زمزم   بحقِ مروہ و رکنِ معمر
برنجِ اہلبیتؑ و آلِ زہراؓ   بخونِ ناحقِ شبیرؑ و شبرؑ
بآبِ دیدۂ طفلاں مرحوم   بسوز و سینۂ پیرانِ بے پر
کہ بعد از مصطفےٰؐ در جملہ عالم   نہ بد فاضل تر و بہتر ز حیدرؓ
مسلم بد سلونی گفتن او را   کہ علمِ مصطفےٰؐ را بُود او در
یقین اندر سخا و علم و عصمت   نہ شد پیدا و او را ہیچ ہمسر
اگر دانی بگوئی جز علیؓ نیست   کہ دلدل زیر را نش بود خوشتر
چہ گویم وصفِ آں شاہے کہ جبریلؑ   گہے مداح بودش گاہ چاکر
بداں گفتم کہ تا خلقاں بدانند   کہ سعدی زیں سعادت نیست بے بر
الا سعدی تو نیکو اعتقادی   ز دین و اعتقادِ خویش برخور

حریف دہلوی علیہ الرحمۃ

بہرِ ایجادِ جہاں شانِ علی ساماں شد   سر بسر فضل شد و جود شد و احساں شد
پرتوِ عارضِ آں زیب دہِ ارض و سما   مہر شد و ماہ شد و انجم نور افشاں شد
ہیں چہ فیض است کہ خوئی از رخِ شہ کرد ظہور   دجلہ شد لجہ شد و بحر شد و نیساں شد

ذوالفقارش بدمِ چشم بفرقِ اعدا	رعد شد برق شد و شعلہ شد و تفساں شد
انتظامش چہ باصلاحِ ضوابط آمد	امر شد نہی شد و حکم شد و فرماں شد
شاہ ما خواست کہ طرحے فگند بہرِ زمیں	مور شد مار شد و جن شد و انساں شد
ایں ہم از معجزۂ حکمتِ او بد کاں جا	ابن سینا شد و بقراط شد و لقماں شد
خالص از بہرِ نشاطِ دلِ منظور آتش	روضۂ خلد شد و خورشید شد و غلماں شد
تاکہ بے بہرہ نماند کسے از انتابش	علم شد فال شد و دال شد و برہاں شد
ہمگی از سرِ تعظیم بشانش نازل	نص شد و آیہ شد و سورہ شد و قرآں شد
ہمعناں است سعادت بحریفِ دہلی	گر غلام آں شد و ایثار شد و قرباں شد

شمس تبریزی علیہ الرحمۃ

اے تختِ امامت تو زبندہ و لائق	فرمانِ تو حکم بقضا ھسد دور موافق
ہم ذاتِ تو مجموعۂ ابوابِ مکارم	ہم صحنِ تو دیباچۂ دیوانِ حقائق
مولائے تو بافسق و مسلمان و موحد	بدخواہِ تو با طاعت و ملعون و منافق
در عالمِ ایجاد بود ذاتِ تو مسبوق	در روئے فضائل بجہاں از ہمہ خالق
دینِ نبیؐ دامِ حق و کارِ جہاں را	تو حافظ و تو ناصر و تو لائق و فائق
تو عنصرِ فضلی و فضائل ز تو حاصل	تو عاشقِ معبودی و عالم بتو عاشق
جسمی و ثابت بتو اغراض مکارم	روحی و تو زندہ بتو احسانِ خلائق
ہم نفسِ تو انوارِ شرف راست مطالع	ہم رائے تو احرامِ خرد راست مطابق
نسبت چہ کنی با تو کسے را چو تو بیشک	ہم خواجۂ مخلوقی و ہم بندۂ خالق
نفسِ تو بحق نفسِ شہی بود کہ جانش	بالائے نہم چرخ زد از قدر سرادق
آں کیست کہ مثلِ تو بود بعدِ پیمبرؐ	اے ذاتِ ترا غیرِ نبیؐ مثل و نہ لائق
از بعدِ نبیؐ ہر کہ بہ غیرِ تو کند روئے	از ملتِ اسلام شود خارج و فارق

13

زیرا کہ تو معصومی و غیر از تو گنہگار	ہادیِ خلائق نشود مرتد و فاسق
در ظلمت و دوزخ ابدالدہر بماند	چوں صبح ہر آں دل کہ نشد بہرِ تو صادق
بروئے دگرے رامکن از جہل مقدم	کیں نوعِ جہالت نکند عاقل و حاذق
در خانۂ دیں ہست علیؑ در بحقیقت	از در نہ رود ہر کہ بود خائن و سارق
بر شمس بود عرصۂ جنت تو جہنم	یک دم زدن از مدحِ تو گر گشت مفارق

حسن کاشانی علیہ الرحمۃ

دلا تا در جہاں باشم بہ امرِ خالقِ اکبر	نگر دانم جہاں را جز بمدحِ خواجہ قنبر
ثنا گویم امامے را کہ بیشک ہست بے شبہ	بقرآں در ہمہ سورۂ خدا بستودہ پیغمبرؐ
بہر چیزے کہ میگویم بہ فضلِ ایزدِ بیچوں	علیؑ والی علیؑ عالی علیؑ اعلیٰ علیؑ سرور
بعلم و علم و فخر و فرد بود و معینش اکثر	علیؑ دائم علیؑ قائم علی صائم علی سرور
دریں ظلماتِ ویرانی ز بہرِ شوقِ انسانی	علیؑ رحمت علیؑ راحت علی جنت علیؑ کوثر
بوحش و طیر و انس و جن بہر چیزے کہ میدانی	علیؑ شاہ و علیؑ ماہ و علیؑ راہ و علیؑ رہبر
دریں دریائے خونخوارہ ز بہرِ حال بیچارہ	علیؑ گوشہ علیؑ توشہ علیؑ کشتی علیؑ لنگر
ز لوحِ آسماں نازل ز بہرِ انس و جاں یدل	علیؑ اسم و علیؑ جسم و علیؑ جان و علیؑ گوہر
بغیر از وے کسے نبود وکیلِ الانس و الجان را	علیؑ بحر و علیؑ مہر و علیؑ شاہ و علیؑ سرور
جزائے مومن و مشرک سزائے ہر دو را آخر	علیؑ نار و علیؑ نور و علیؑ تیغ و علیؑ جوہر
میانِ مار و اژدرہا چو کس تنہا بود او را	علیؑ مونس علیؑ یونس علیؑ حا علیؑ ناصر
کسے کو رامی داند یقیں داند کہ در ماند	علیؑ حاکم علیؑ عادل علیؑ شاہ و علی در
نمی دانی کہ در قرآں دراں نازل شدہ شاں	علیؑ کل و علیؑ جزو و علیؑ مخفی علیؑ مظہر
برائے جانِ ہر کافر فرستاد است حیدرؑ را	علیؑ حرب و علیؑ ضرب و علیؑ جنگ و علیؑ جوہر
کہ بعد از احمدِ مرسلؐ خطاب آمد کہ اے مردم	علیؑ پیر و علیؑ میر و علیؑ بالا علیؑ برتر

بہ بُستانِ مُسلمانی زبہرِ شوقِ انسانی
ندارم در نظر دُنیا نخواہم جنّت و عقبٰی
حَسن مدّاح خوش خوانم محبِ آلِ عمرانم

علیؑ بُلبل علیؑ گلبن علیؑ سنبل علیؑ احمر
چو جاں کردم فدا بہرامیرالمومنین حیدرؑ
زنفس شہر کا شانم زامرِ ایزدِ داور

واقف لاہوری علیہ الرحمۃ

برمن دو اسپہ ساختہ غم یا علیؑ مدد — اے صاحبِ لوائے علم یا علیؑ مدد
گُم کردہ راہم و بجنابِ تو ملتجی — اے ہادی و امامِ امم یا علیؑ مدد
اے لطف دادِ من بستاں زیں غریب کس — تا کے کشم ز چرخِ ستم یا علیؑ مدد
محروم بیں درحمے نما بمَن — اے محرمِ حریم و حرم یا علیؑ مدد
درماندہ ام بمفلسی و عجز و احتیاج — دریائے جود و بحرِ کرم یا علیؑ مدد
خاطر مرا ز صحبتِ مردم گرفتہ شد — گردیدہ ام ندیمِ ندم یا علیؑ مدد
بے بہرہ ام مدار ز فیضِ نوالِ خویش — اے قاسمِ رحیق و نعم یا علیؑ مدد
تنہا نہ نامِ پاکِ تو وردِ زبانِ ماست — بردل نمودہ ایم رقم یا علیؑ مدد
راہم نما بسوئے حضورِ سرورِ عیش — سرگشتہ ام بوادیٔ غم یا علیؑ مدد
خوش گفت ویش واقفِ آزادہ از دو کون — من بندۂ غلامِ تو ام یا علیؑ مدد

مُسدّس

سر دفترِ ستائش حمدِ خُدا تُوئی — بسم اللہ صحیفۂ ہر مُدّعا توئی
زوجِ بتولؑ و ابنِ عمِ مصطفٰے توئی — اے جانشینِ حق رسولِ خدا توئی

کفر است چوں نصیری کہ گویم خدا توئی
یا مرتضٰی علیؑ بخدا رہنما توئی

اے شہسوارِ عرش کہ نامت غضنفر است — بازوئے کوہ پیکرت از عہدِ حیدرؑ است

سایہ رات بہ خیبر و بربر برابر است — مغفر شگافِ تارکِ صد کفر حیدرؑ است

مردِ نبردِ معرکۂ لافتا توئی
یا مُرتضٰی علیؑ بخدا رہنما توئی

از کینِ خنجرِ ستم آرائی زینب — افتادہ چوں حسینؑ بکرب و بلا غریب
بیمار دل شکستہ و مجروح بے طبیب — از بہرِ آں شہیدؑ شہادت شود نصیب

دربارگاہِ عرش وکیلِ خُدا توئی
یا مرتضٰی علیؑ بخدا رہنما توئی

کمتر کمینۂ ز محبّانِ حیدرؑ ام — از روئے صدق خاکِ کفِ پائے قنبر ام
شاعر بروزِ حشر چہ پروائے محشر ام — ہر چند روسیاہ و گنہگار و ابتر ام

دارم یقیں کہ حامیِ روزِ جزا توئی
یا مرتضٰی علیؑ بخدا رہنما توئی

با مہرِ تست سینہ و دل نقشِ جسم و جاں — غیر از درت پناہ نہ دارم دریں جہاں
یا مُرتضٰی علیؑ بشرِ صاحبُ الزماں — از ہر چہ بنگرم زمیں تا بہ آسماں

چوں آفتاب نور فگن جا بجا تُوئی
یا مرتضٰی علیؑ بخدا رہنما تُوئی

کلبِ تو طاہر است بصدق صفا قسم — خود دیدہ ام حرم بہ حریمِ رضا قسم
یکبار دیگر ام بشرِ انبیاء قسم — اے نورِ دیدہ دیدہ بآں خاکِ پا قسم

اے خضرؑ پے خجستہ مرا پیشوا تُوئی
یا مُرتضٰی علیؑ بخدا رہنما تُوئی

افتادہ گشتیم بطلسمِ سکندری — از گردشِ زمانہ بگردابِ اخضری
از مہرِ خویشتن ز سرِ ذرہ پروری — زیں لُجّۂ غرق تو مارا بروں بری

حلّالِ مشکلات بشاہ و گدا توئی
یا مرتضیٰ علیؑ بخدا رہنما توئی

مخمس حسن کاشانی علیہ الرحمۃ

باعثِ بیدستیِ کارم یا علیؑ مشکلکشائے
بیکس و بے غمگسارم یا علیؑ مشکلکشائے
سخت رنج و درد دارم یا علیؑ مشکلکشائے
رفت دل از اختیارم یا علیؑ مشکلکشائے
از کرم امیدوارم یا علیؑ مشکلکشائے

می نماید روزِ من از روزِ محشر ہم دراز
نیست عقل و ہوش برجا زیں غم وحشت طراز
شمع در شبہا ندارد ہمچو من سوز و گداز
میکنم بر درگہت فریاد با عجز و نیاز
ایں چنیں دلگیر و خوارم یا علیؑ مشکلکشائے

شرحِ بے برگی کنم یا حالِ غربت را بیاں
یا غمِ دوری کہ دارم از فراقِ دوستاں
یا بدردِ دل کنم پیشِ تو فریاد و فغاں
نیست پنہاں از تو ہیچ احوالِ من اندر جہاں
مشکلے بسیار دارم یا علیؑ مشکلکشائے

تا کجا از قطرہ بارم دیدۂ خونتاب را
تو کہ کردی کامیاب اعدا و ہم احباب را
نیست تابِ بارِ غم اکنوں دلِ بیتاب را
باز میدارم براہت دیدۂ پُر آب را
کن نظر بر حالِ زارم یا علیؑ مشکلکشائے

نے حبیبے تا مرا زیں رنج و غم خوشدل کند
از چہ رو تسکینِ دلِ بیتابِ من حاصل کند
نے طبیبے تا دوائے دردِ ایں بیدل کند
کیست غیر از ذاتِ تو تا حلِ ایں مشکل کند
سخت زیں غم بیقرارم یا علیؑ مشکلکشائے

ہر چہ مشکل بر سرِ من آمد آساں کردۂ
از چہ عصیانم کنوں مائل بافغاں کردۂ
ہر کجا بر حالِ زارم لطف و احساں کردۂ
اندریں غربت مرا پابندِ حرماں کردۂ

عقدہا بکشا زِ کارم یا علیؑ مشکلکشائے

تو کہ از روئے عنایت روز و شب اندر جہاں
گشتہ ام محتاج امروز از برائے این و آں
داشتی فارغ مرا از بارِ احسانِ کساں
ہست جائے رحم در وقتِ دستگیری ایں زماں
دُور از خویش و تبارم یا علیؑ مشکلکشائے

ہر کہ دارد مشکلے بر سر ز جورِ آسماں
نیست جز نامِ تو مارا ہیچ حرفے بر زباں
چوں ترا یاد آورد آساں شود در یک زماں
چیست از من غفلت اے حاجت روائے دو جہاں
پس پریشاں روزگارم یا علیؑ مشکلکشائے

آرزو دارم ز درگاہِ تو اے عالی جناب
تا ازیں غربت روم در مسکنِ خود کامیاب
صحتم حاصل شود زیں درد و بیماری شتاب
شاد بنشینم بہ بزمِ یار با جام و رباب
تا کجا در غم گذارم یا علیؑ مشکلکشائے

سخت حیرانم ز بیماری من اندر ہمیں
زندگانی میرود اندر غمِ دنیا و دیں
کن مُبادا در جہاں یا رب پریشاں آں چنیں
ہیچ نتواں کرد کوشش اندراں نے اندریں
چوں شود انجامِ کارم یا علیؑ مشکلکشائے

بر امیدِ لطف و احسانِ تو اے اہلِ کرم
ورنہ ایں تابِ تواں کم کے کردے بیمارِ الم
از وطن بیروں نہادم در رہِ غربت قدم
زینہار اندر سفر جرأت نہ کردے ہیچ دم
از شفا امیدوارم یا علیؑ مشکلکشائے

از حقِ آنہا کہ میدارم بدش خویش و یار
حسرتے دارم ازیں معنی بجانِ بیقرار
از منِ دلریش نتواں باشد از بکہزار
از رہِ لطف و کرم امیدہائے من برآر
از ہمہ کن شرمسارم یا علیؑ مشکلکشائے

یک جہاں شد کامیاب از فیضہائے عامِ تو
بر زباں دارم بصد امیدواری کامِ تو
ہست در عالم نگر مشکل کشائی کامِ تو
لیک حیرانم توقف چیست در انعامِ تو

زود فرما کارگارم یا علیؑ مشکلکشائے

نیست بے تو این دلِ بیتاب را صبر و قرار — میکند ہر لحظہ فریاد و فغاں بے اختیار
سخت دلتنگم ازیں بیماری اندر روزگار — می نمایم التجا بر آستانم باربار

زیں بلا کن رستگارم یا علیؑ مشکل کشائے

می گزارم روز و شب در حسرت و رنج و الم — می کنم شور و فغاں در ہر نفس چوں نے زغم
از تو میدارم امیدِ شادمانی دمبدم — گر تو ہم داری دریغ از حالِ من لطف و کرم

کیست دیگر غمگسارم یا علیؑ مشکلکشائے

برزباں دارد حسن پیوستہ در کنجِ خمول — با دلِ غم دیدہ و با جانِ محزون و ملول
کز برائے احمدؐ مختار و اولادِ رسولؐ — از رہِ عاجز نوازی کن دعائے من قبول

بیکس و بیمار و زارم یا علیؑ مشکلکشائے

تنائی رحمۃ اللہ علیہ

بیا ساقی کہ امروز است نوروز — بدہ جامے کہ خوش روز است نوروز
ز روئے سبزہ فیروز است نوروز — بہارِ عالم افروز است نوروز
بگلہا مژدہ اندوز است نوروز — بمرغاں نغمہ آموز است نوروز
چو خورشیدِ جہاں سوز است نوروز — بحمد اللہ کہ امروز است نوروز

بحکمِ خالق نہ چرخ و اختر
بود امروز روز و شب برابر

چو خضرِ بوستاں برخاست سبزہ — ز روئے گل چمن آراست سبزہ
گہے پنہاں گہے پیداست سبزہ — مگر سرمایۂ سود است سبزہ
بسوئے باغ رہ پیماست سبزہ — رود بالائے گلِ رعناست سبزہ

ببیں از بوستاں برخاست سبزہ — ازاں سرِ دفترِ گلہاست سبزہ

کہ گشتہ خاکِ پائے شاہِ کونینؐ
محمدؐ آرزوئے قابِ قوسین

دلا در وقتِ گل بگذر بہ گلزار — کہ بلبل آمدہ خوشتر بہ گلزار
شگفتہ لالۂ احمر بہ گلزار — قدح پیماست نیلوفر بہ گلزار
نہادہ ارغواں مجمر بہ گلزار — نمودہ نسترن دفتر بہ گلزار
گلِ زر دست طشتِ زر بہ گلزار — دمیدہ سبزۂ یا سر بہ گلزار

کہ خواندہ خطبۂ آلِ پیمبرؐ
بگلہائے چمن از روئے دفتر

بروں آمد چو گل خنداں شگوفہ — نمودہ از دہن دنداں شگوفہ
دہد پیمانۂ مستاں شگوفہ — بگرد آرد سرِ پیماں شگوفہ
درم ریز است در بستاں شگوفہ — چمن زاں می کند افشاں شگوفہ

بود گلدستۂ باغِ ہدایت
علیؑ مرتضےٰ شاہِ ولایت

ستادہ در چمن حیرانہ نرگس — گرفتہ ساغر و پیمانہ نرگس
گریباں چاک زد مستانہ نرگس — بود چوں مردمِ مستانہ نرگس
ز ہر مو سوختن مردانہ نرگس — بود ہم شمع ہم پروانہ نرگس
بہ مخموری شدہ افسانہ نرگس — کشادہ چشمِ خود در خانہ نرگس

کہ بیند حضرتِ خیر النساؑ را
گلِ صد برگِ باغِ مصطفےٰ را

نمایاں گشتہ در گلزار غنچہ — چو پیکانِ خدنگِ یار غنچہ

برون آورد سر از خار غنچه — گرہ دارد بدل بسیار غنچه
بہم پیچیدہ طومار غنچه — گرفتہ روئے در زنگار غنچه
نشستہ با دلِ خونبار غنچه — زبان بربستہ از گفتار غنچه

نمی گوید بہ کس راز حسن را
نہاں می دارد از مردم سخن را

بہار آمد برآمد از چمن گل — نہادہ روئے بر روئے سمن گل
نشستہ سرفرو در انجمن گل — دمے باکس نمی گوید سخن گل
شدہ باہم کمالِ خویشتن گل — گہے از نالہ بکشاید دہن گل
چو لالہ خاک زد در پیرہن گل — بود چوں ارغوان خونی کفن گل

مگر آغشتۂ خونِ حسینؑ است
کہ گلہا را ہمہ در باغ شینؑ است

شگفتہ در چمن گلہائے لالہ — بود داغِ دلش تمغہائے لالہ
چو بینم چہرہ زیبائے لالہ — سر خود را نہم بر پائے لالہ
نظر کن بر قدِ بالائے لالہ — کہ بلبل شد بجاں شیدائے لالہ
نماید کار زِ استدعائے لالہ — براطرافِ چمن شد جائے لالہ

کہ مشعل دارِ زین العابدینؑ است
کہ نورش ہمہ روئے زمین است

برآمد چابک و چالاک نسریں — چو گل گردید دامن پاک نسریں
شود دور از خس و خاشاک نسریں — چو غنچہ شد گریباں چاک نسریں
گہے در کردہ بر افلاک نسریں — گہے افتد بروئے خاک نسریں
بود با خاطرِ غمناک نسریں — بگل میگفت آں بیباک نسریں

کہ باقرؑ ساکن باغِ بہشت است
خدا او را برنگِ گل شگفت است

چو بوئے گل بود بوئے ریاحیں — چمن خوشرو ست از روئے ریاحیں
بنفشہ گشتہ ہندوے ریاحیں — حنا ہم میرود سوئے ریاحیں
بود آگاہ از خوئے ریاحیں — شدہ از جان دعاگوئے ریاحیں
چو دیدہ روئے نیکوئے ریاحیں — نشستہ گل بہ پہلوئے ریاحیں

کہ دینِ جعفرِ صادقؑ گرفتہ
ازاں خوئے گل فائق گرفتہ

برآمد چوں شفق بیروں شقائق — برنگِ حسن روز افزوں شقائق
چمن را می کند گلگوں شقائق — گرفتہ دامنِ گردوں شقائق
بود چوں کاسہ پر خوں شقائق — کہ خوردہ آب از جیحوں شقائق
کہ منزل کوہ یا ہاموں شقائق — غمِ دل گشتہ با مجنوں شقائق

کہ داغِ موسیٰؑ کاظم بجانم
زہجرانش بچشمِ خوں فشانم

دمیدہ از کنارِ جو بنفشہ — چمن را کردہ عنبربو بنفشہ
بپائے گل نہادہ رو بنفشہ — زبہرِ گل بود یکسو بنفشہ
نشستہ بر سرِ زانو بنفشہ — بسنبل می زند پہلو بنفشہ
بود از لطفِ خود ہندو بنفشہ — نمودہ تاب در گیسو بنفشہ

کہ آب و آبروئے باغِ بستاں
علی موسیٰؑ رضا شاہِ خراساں

چو گل اندر گلستاں است ریحاں — سوادِ خطِ جاناں است ریحاں

بگلشن عنبر افشاں است ریحاں ... کہ بوئے قوتِ جاں است ریحاں
نہالِ زیبِ بستاں است ریحاں ... گلے از باغِ رضواں است ریحاں
فروغِ نورِ برہاں است ریحاں ... بحمد اللہ مسلماں است ریحاں

کہ می گوید نقیؑ مارا امام است
زخاکِ پائے او مطلب تمام است

سحر بشگفت چوں گلزار سنبل ... شگفتہ وقت دریا زار سنبل
بطرہ تاب زد بسیار سنبل ... بخود پیچیدہ ہمچو مار سنبل
بود چوں کاکلِ دلدار سنبل ... شود مانند زلفِ یار سنبل
نہ بیند ہیچ گہہ آزار سنبل ... شود از عمر برخوردار سنبل

کہ می گوید نقیؑ را بندہ ام من
غلامی می کنم تا زندہ ام من

سحر از پردہ رخ بنمود سوسن ... برآورد از گلستاں دود سوسن
رخ دارد عبیر آلود سوسن ... چو بلبل سرمہ را بنمود سوسن
سرِ خود بر فلک فرسود سوسن ... زچرخِ نیلگوں آسود سوسن
علم بر دوش آمد زود سوسن ... بہ مدحِ شہ زباں بکشود سوسن

کہ عسکریؑ بادشاہِ ملک دین است
امام طیبین و طاہرین است

گرفتہ در چمن منزل صنوبر ... فرو برداشت و پا در گل صنوبر
بروئے گل بود مائل صنوبر ... وزاں برباد دادہ دل صنوبر
کہ باشد زودی غافل صنوبر ... بیابد دولتِ کامل صنوبر
بود سرسبز در محفل صنوبر ... بسانِ بندۂ مقبل صنوبر

وزاں استادہ بریک پا بہ گلزار
بود مہدیؑ ہادی را علمدار

بہ بستاں کرد از گل یاد بلبل ... زشوقِ گل زدہ فریاد بلبل
دہد از عشق جان برباد بلبل ... بجاں دادن بود دل شاد بلبل
چناں در دام دل افتاد بلبل ... زبندِ گل نہ گشت آزاد بلبل
بمہرِ حیدرؑ اولاد بلبل ... دمادم میکند ارشاد بلبل

ثنائی از غلامانِ علی باش
چو بلبل در گلستانِ ولی باش

بحر طویل

آہ دردا و دریغا کہ دگر ماہِ محرم شدہ عالم ہمہ در ماتمِ اولادِ نبیؐ جامۂ نیلی بہ بر خاک سیہ ریختہ بر سر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

خونِ دل میرود از دیدہ دریں واقعہ نیست مرا طاقتِ گفتار از احوال حسینؑ ابنِ علیؑ بیکسی آہ چہ گویم

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

ہست منقول از آں روز کہ در کرب و بلا از ستمِ تیغِ جفا قومِ دغا سر زتن جملہ اولادِ محمدؐ ببریدند سراسر

آہ حسینا شاہِ شہیداں بستہ بہ زنجیر جملہ یتیماں

خوں زچشمانِ شفق ریخت ازیں واقعہ و عرش بلرزید و عطارد قلم از دست فگندہ شکستہ فلک از زہر مشتر

آہ حسینا شاہ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آہ ازاں دم کہ لعیناں بسوئے خیمۂ اولادِ نبیؐ روئے نہادند و فتادند بغارت ہمہ یکسر

آہ حسینا شاہ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

بیکساں نالہ شدند از پئے خوف طپیدند و بہر خیمہ دویدند و لے راہ ندیدند از آں عاجز و مضطر

آہ حسیناؑ شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

تا بحدیکہ داز کتف عابدِ بیمار بودند ذراشی کر بدتیکہ زدہ بود از زیر قدمش بکشیدند ہیچ ازاں روز جبرا شانع محشر

آہ حسیناؑ شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

کافر گردد گر غارتِ خلخال یکے طفل از اطفال زبانش بکشوند سر معجزہ از گردن و عقدِ جواہر

آہ حسیناؑ شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

دُر کراز گوشِ سکینہ بروند بنوعے کہ شدند گوششں ہمہ شہید بشد از ہوش وازاں زینبؑ بیچارہ

رواں بودندانست چہ سازند کہ بشنیدند لعیناں دبر دنداساس ہر یکسر

آہ حسیناؑ شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آں زناں آلِ نبیؐ را بسرِ ناقۂ عریاں نشاندند و بردند لعیناں بسوئے شام نکردند حجاب از نبیؐ و حیدرِ صفدر

آہ حسیناؑ شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

آہ ازاں غلغلہ افتاد بحور و ملکُ جملہ ملائک ہمگی داد و فریاد کشیدند و گفتند کہ یا حق نظر کن آلِ پیمبر

آہ حسیناؑ شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

پس ازاں خیمہ ببردند لعیناں چہ فراش و چہ لباس آنچہ از اسبابِ سفر بود از اموالِ حسینؑ بن علیؑ جملہ ہم

آہ حسیناؑ شاہِ شہیداں بستہ بزنجیر جملہ یتیماں

محتشم رحمۃ اللہ علیہ

بازایں چہ شورش است کہ در خلقِ عالم است
بازایں چہ نوحہ و چہ عزا و چہ ماتم است
بازایں چہ رستخیزِ عظیم است کز زمیں
بے نفخِ صور خاستہ تا عرشِ اعظم است
ایں صبحِ تیرہ باز دمید از کجا کزو
کارِ جہان و خلقِ جہاں جملہ درہم است
گویا طلوع می کند از مغرب آفتاب
کاشوب در تمامی ذرات عالم است
گر خوانمش قیامتِ دنیا عجیب نیست
ایں رستخیزِ تازہ کہ ماہش محرم است

در بارگاہِ قدس کہ جائے ملال نیست
سرہائے قدسیاں ہمہ بر زانوئے غم است
جن و ملک بآدمیاں نوحہ می کنند
گویا عزائے اشرفِ اولادِ آدم است

خورشیدِ آسمان و زمیں نورِ مشرقین
پروردۂ کنارِ رسولِ خدا حسینؑ

کشتی شکست خوردہ طوفانِ کربلا
در خاک و خوں فتادہ بمیدانِ کربلا
گر چشمِ روزگار براں فاش میگریست
خوں میگزشت از سرِ ایوانِ کربلا
نگرفت دستِ دہر گلابی بغیر اشک
زاں گل کہ شد شگفتہ ببستانِ کربلا
از آب ہم مضائقہ کردند کافیاں
خوش داشتند حرمتِ مہمانِ کربلا
زاں تشنگانِ ہنوز بعیوق می رسد
فریادِ العطش ز بیابانِ کربلا
آہ از دمے کہ لشکرِ اعدا نہ کردہ شرم
کردند رو بہ خیمۂ سلطانِ کربلا

آں دم فلک بر آتشِ غیرت سپند شد
کز خوفِ خصم در حرم افغاں بلند شد

کاش آں زماں سرادقِ گردوں نگوں شدے
ایں خرگہِ بلند ستوں بے ستوں شدے
کاش آں زماں بیامدے از کوہ تا بکوہ
سیلِ سیہ کہ روئے زمیں قیرگوں شدے
کاش آں زماں کہ ایں حرکت کرد آسماں
سیماب وار روئے زمیں بے سکوں شدے
کاش آں زماں کہ پیکرِ او شد بروئے خاک
جانِ جہانیاں ہمہ از تن بروں شدے
کاش آں زماں کہ کشتیِ آلِ عبا شکست
عالم تمام غرقۂ دریائے خوں شدے
کاش آں زماں کہ راہِ جگر سوزِ اہلِ بیت
یک شعلہ برقِ خرمنِ گردوں دوں شدے
ایں انتقام گر نہ فتادے بروزِ حشر
با ایں عمل معاملۂ دہر چوں شدے

آلِ نبیؐ چو دستِ تظلم بر آورند
ارکانِ عرش را بہ تزلزل در آورند

برخوان غم چو عالمیاں را صلا زدند
اوّل صلا بہ سلسلۂ انبیاءؑ زدند
نوبت بہ اولیاء چو رسید آسماں طپید
زاں ضربتے کہ بر سرِ شیرِ خدا زدند
پس آتش ز اخگرِ الماس ریزہ ہا
افروختند و در حسنؑ مجتبےٰ زدند
وانگہ سرادقے کہ فلک محرمش نبود
کندند از مدینہ و در کربلا زدند
از تیشۂ ستیزہ دراں دشت کربلا
بس نخل باز گلشنِ آلِ عبا زدند
زاں خنجرِ گراں جگرِ مصطفےٰ درید
بر حلقِ تشنۂ خلفِ مرتضیٰؑ زدند
اہلِ حرم دریدہ گریباں کشادہ موئے
فریاد بر درِ حرمِ کبریا زدند

روح الامینؑ نہادہ بزانو سرِ حجاب
تاریک شد ز دیدنِ آں چشمِ آفتاب

چوں خوں ز حلقِ تشنۂ او بر زمیں رسید
جوش از زمیں بہ ذروۂ عرشِ بریں رسید
نزدیک شد کہ خانۂ ایماں شود خراب
از بس شکستہا کہ بارکانِ دیں رسید
نخلِ بلندِ او چو خساں بر زمیں زدند
طوفاں بر زمیں ز غبارِ زمیں رسید
باز آں غبار چوں بمزارِ نبیؐ رساند
گرد از مدینہ بر فلکِ ہفتمیں رسید
یکبار جامہ در خمِ گردوں بہ نیل زد
چوں ایں خبر بعیسیٰؑ گردوں نشیں رسید
بر شد فلک ز غلغلہ چوں نوبتِ خروش
از انبیاءؑ بہ حضرتِ روح الامینؑ رسید
کرد ایں خیال و وہم غلط کارکاں غبار
تا دامنِ جلالِ جہاں آفریں رسید

ہست از ملال گرچہ بری ذاتِ ذوالجلال
او در دلست و ہیچ دلے نیست بے ملال

ترسم جزائے قاتلِ آں چوں رقم زنند
یکبار بر جریدۂ رحمت قلم زنند
ترسم کزیں گناہ شفیعانِ روزِ حشر
دارند شرم کز گنہِ خلق دم زنند
دستِ عتابِ حق بدر آید ز آستیں
چوں اہلبیتؑ دست باہلِ ستم زنند

آہ از دمے کہ با کفنِ خونچکاں ز خاک
آلِ نبیؐ چو شعلۂ آتش علم زنند
فریاد ازاں زماں کہ جوانانِ اہلبیت
گلگوں کفن بعرصۂ محشر قدم زنند
از صاحبِ حرم چہ توقع کنند باز
آں ناکساں کہ تیغ بہ صیدِ حرم زنند

پس بر سناں کنند سرے را کہ جبرئیلؑ
شوید غبارِ گیسوائش از آبِ سلسبیل

روزیکہ شد بہ نیزہ سرِ آں بزرگوار
خورشید سر برہنہ بر آمد ز کوہسار
موجے بجنبش آمد و برخاست کوہ کوہ
ابرے بہ بارش آمد و بگریست زار زار
گویا تمام زلزلہ شد خاکِ مطمئن
گویا فتادہ از حرکت چرخِ بیم دار
عرش آنچناں بلرزہ در آمد کہ چرخِ پیر
افتادہ در گماں کہ قیامت شد آشکار
آں خیمہا کہ گیسوئے حورش طناب بود
شد سرنگوں ز بادِ مخالف حباب وار
جمعے کہ پاسِ محملِ شاں داشت جبرئیلؑ
گشتند بے عماری و محمل شتر سوار
با آں سر در ایں عملِ امتِ نبیؐ
روح الامینؑ ز روحِ نبیؐ گشت شرمسار

وانگہ ز کوہ خیلِ حرم رو بشام کرد
نوعے کہ عقل گفت قیامت قیام کرد

بر حربگاہ چوں رہِ آں کارواں فتاد
شورِ نشور در ہمہ کون و مکاں فتاد
ہم بانگِ نوحہ غلغلہ در شش جہت فگند
ہم گریہ در ملائکِ ہفت آسماں فتاد
ہر جا کہ بود آہوئے از دست پاک شد
ہر جا کہ بود طائرے از آشیاں فتاد
شد وحشتے کہ شورِ قیامت بگرد رفت
چوں چشمِ اہلبیت بر آں کشتگاں فتاد
ہر چند بر تنِ شہدا چشم کار کرد
بر زخمہائے کاریِ تیغ و سناں فتاد
ناگاہ چشمِ دخترِ زہراؑ دراں میاں
بر پیکرِ شریفِ امامِ زماں فتاد
بے اختیار نعرۂ ہذا حسینؑ زد
سر زد چناں کہ آتش ازاں در جہاں فتاد

پس با زباں پر گلہ آں بضعۃ البتول
رو در مدینہ کرد کہ یا ایہا الرسول

ایں کشتۂ فتادہ بہاموں حسین تست — ویں صید دست و پا زدہ در خوں حسین تست
ایں نخل تر کز آتش جاں سوز تشنگی — دود از زمیں رسانده بگردوں حسین تست
ایں ماہی فتادہ بدریائے خوں کہ ہست — زخم از سنان تازہ تر افزوں حسین تست
ایں غرقۂ محیط شہادت کہ روئے دشت — از موج خون او شدہ گلگوں حسین تست
ایں شاہ کم سپاہ کہ با خیل اشک و آہ — خرگاہ ازیں جہاں زدہ بیروں حسین تست
ایں قالب تپاں کہ چنیں ماندہ بر زمیں — شاہ شہید ناشدہ مدفوں حسین تست
ایں خشک لب فتادۂ ممنوع از فرات — کز خون او زمیں شدہ جیحوں حسین تست

پس روئے در بقیعۂ زہرا خطاب کرد
مرغ و ہوا و ماہی و دریا کباب کرد

اے مونس شکستہ دلاں حال ما ببیں — مارا غریب و بیکس و بے آشنا ببیں
آں سر کہ بود پرورش اندر کنار تو — غلطاں میان معرکۂ کربلا ببیں
اولاد خویش را کہ شفیعان محشر اند — در ورطۂ عقوبت اہل جفا ببیں
در خلد پر سرور چہ فارغ نشستۂ — اندر جہاں مصیبت ما برملا ببیں
نے نے درا چو ابر خروشاں کربلا — طغیان موج فتنۂ سیل بلا ببیں
تنہائے کشتگاں ہمہ در خاک و خوں نگر — سرہائے سروراں ہمہ بر نیزہا ببیں
آں سر کہ بود بر سر دوش نبیؐ مدام — یک نیزہ اش ز دوش مخالف جدا ببیں

آں بضعۃ الرسول نہ ابن زیاد داد
گو خاک اہل بیت رسالت بباد داد

اے چرخ غافلی کہ چہ بیداد کردۂ — از کیں چہا دریں ستم ایجاد کردۂ

کام یزید دادۂ از کشتن حسینؑ — بنگر کرا بقتل کہ دل شاد کردۂ
در ذکر ایں بس است کہ با عترت رسولؐ — بیداد کرد خصم تو امداد کردۂ
بہر خسے کہ خار درخت عداوت است — در باغ دیں چہ با گل شمشاد کردۂ
اے زادۂ زیاد نکرد ست ہیچ گاہ — نمرود ایں عمل کہ تو شداد کردۂ
با دشمنان دیں نتواں کرد آنچہ تو — با مصطفٰی ز حیدرؑ و اولاد کردۂ
حلقے کہ سود لعل لب خود نبی مدام — آزردہ اش بہ خنجر فولاد کردۂ

ترسم ترا دمے کہ بہ محشر در آورند
از آتش تو دود بہ محشر در آورند

خاموش محتشم کہ دل سنگ آب شد — بنیاد صبر خانۂ طاقت خراب شد
خاموش محتشم کہ ازیں شعر خونچکاں — روئے زمیں ز اشک جگرگوں خضاب شد
خاموش محتشم کہ ازیں نظم گریہ خیز — در دیدہ اشک مستمعاں خون ناب شد
خاموش محتشم کہ فلک بسکہ خوں گریست — دریا ہزار مرتبہ گلگوں حباب شد
خاموش محتشم کہ ز سوز تو آفتاب — از آہ سرد ماتمیاں ماہتاب شد
خاموش محتشم کہ ز ذکر غم حسینؑ — جبریلؑ را ز روئے پیمبرؐ حجاب شد
خاموش محتشم کہ ازیں حرف سوزناک — مرغ ہوا و ماہی دریا کباب شد

تا چرخ سفلہ بود خطائے چنیں نکرد
بر ہیچ آفرید جفائے چنیں نکرد

دیگر

مسکن خاطر دل ناشاد ہے — تشنہ خوں فکر کا جلاد ہے
اب زمانہ پر سر بیداد ہے — مبتلائے فکر خانہ زاد ہے

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

حال کیا اپنی مصیبت کا کہوں
دن بدن ہے فکر سے حالت زبوں
ایک مدت سے شکارِ فکر ہوں
حسرتوں کا رات دن ہوتا ہے خوں

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

تھا کبھی دل مسکن عیش و طرب
کٹتے ہیں رنج و تعب میں روز و شب
اب ہے پامال غم و رنج و تعب
میری بربادی کے ہیں سامان سب

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

صورتِ عنقا ہے شکلِ انبساط
فکر ہی سے رات دن ہے اختلاط
رنج نے دل میں کیا ہے ارتباط
محو دل سے ہو گئی شکلِ نشاط

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

بڑھ چلی حد سے پریشانی مری
ہے وبالِ جاں گراں جانی مری
ہو گئی بے مثل حیرانی مری
لو خبر اے شیرِ یزدانی مری

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

یا وصی مصطفےٰ یا شیرِ حق
ہے ہجومِ یاس اندوہ و قلق
فکرِ لاحق نے کیا ہے رنگ فق
میں نہیں امداد کا کیا مستحق

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

بے سبب ہوں عالمِ اسباب میں
آبرو رکھ لیجئے احباب میں
مبتذل ہوں چشمِ شیخ و شاب میں
کشتیٔ امید ہے گرداب میں

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

حضرت آدمؑ سے تا خیر الانامؐ
سب کی بگڑی میں تم ہی آئے ہو کام
جس قدر ہیں انبیائے احتشام
ہے کسے عقدہ کشائی میں کلام

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

صاف ہے نادِ علیاً سے عیاں
ہر طرف چھائی ہوں جب مایوسیاں
آپ ہیں عقدہ کشائے انس و جاں
آپ ہی کا نام ہو وردِ زباں

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آپ ہیں حاجت روائے بیکساں
آپ ہی ہیں پیشوائے انس و جاں
آپ ہیں مشکلکشائے دو جہاں
آپ کا در چھوڑ کر جاؤں کہاں

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

جب کبھی کوئی مصیبت میں پھنسا
ہو گیا فی الفور پورا مدعا
آپ سے اس نے اگر کی التجا
میرے حق میں دیر کا موجب ہے کیا

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

الغیاث اے سرورِ عالی شیم
الغیاث اے صاحبِ جود و کرم
الغیاث اے سیدِ والا حشم
میں ہوں خصورِ غم و رنج و الم

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آپ ہیں محبوبِ ربِ ذوالجلال
یا وصیٔ مصطفےٰ یا ذی کمال
آپ کو معلوم ہے سب میرا حال
آپ کی عادت نہیں ردِ سوال

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

اے مرے مولاؑ مدد کیجئے مری
شوہرِ زہراؑ مدد کیجئے مری
سیدِ والا مدد کیجئے مری
سرورؑ و شاہا مدد کیجئے مری

آئیے آقا دم امداد ہے
یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

آسماں عادیٔ ظلم و جور ہے
حالِ احقر مستحقِ غور ہے
مجھ سے یہ بگڑا ہوا بے طور ہے
میرے گلشن میں خزاں کا دور ہے

آئیے آقا دمِ امداد ہے | یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

ہوں مریضِ درد و محنت یا علیؑ | دل میں رہ جائے نہ حسرت یا علیؑ
دور کر دیجئے مصیبت یا علیؑ | کیجئے اب حکمِ صحت یا علیؑ

آئیے آقا دمِ امداد ہے | یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

واسطہ احمد کا یا شیرِ خدا | واسطہ زہرا کا میرے پیشوا
واسطہ حسنینؑ کا عباسؑ کا | درد میرا ہو چکا ہے لا دوا

آئیے آقا دمِ امداد ہے | یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

ہو گئی ہے مجھ سے گر کوئی خطا | بخش دیجئے واسطہ حسنینؑ کا
کیجئے حق سے مرے حق میں دعا | دو جہاں میں ہے وسیلہ آپ کا

آئیے آقا دمِ امداد ہے | یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

منفرد ہے ذاتِ والا لا کلام | اپنے قاتل کو دیا شربت کا جام
جس کا آقا ہوئے ایسا نیک نام | کیوں رہے محروم پھر اس کا غلام

آئیے آقا دمِ امداد ہے | یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

یا امیر المومنین یا سیدی | زوجِ زہرا قوتِ قلبِ نبیؐ
یا ولی اللہ احمدؐ کے وصی | حل کرو مشکل قتیلِ زار کی

آئیے آقا دمِ امداد ہے | یا علیؑ مرتضیٰ فریاد ہے

دیگر

اے ناصر و معاونِ دینِ محمدیؐ | وے تازہ نکہتِ گلِ گلزارِ سرمدی
ہر چند مجھ سے چرخ رہے برسرِ بدی | دستِ جفا سے اس کے مرا حال ہے ردی

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی

واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

حضرت تو انبیائے سلف کے ہیں کام آئے | اور واسطے رسولوں کے ہیں آپکے دلائے
کتنک غلام آپکا دنیا میں دکھ اٹھائے | اب کس کو دستگیریٔ و امداد کو بلائے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

کشتی بچائی نوحؑ کی طوفاں سے آپ نے | یوسفؑ کو بھی رہا کیا زنداں سے آپ نے
احساں کیے ہیں بوذر و سلماں سے آپ نے | روشن ہے جو کیا ہے سلیماںؑ سے آپ نے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

اے ناخدائے کشتیٔ امت ترے نثار | اے حاملِ لوائے رسولؐ فلک وقار
اے دستگیرِ خلق دو عالم کے تاجدار | باغِ خزاں رسیدہ میں آ جائے پھر بہار

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

مونس ہے نہ رفیق نہ یاور نہ غمگسار | نہ آشنا نہ دوست شناسا نہ کوئی یار
کیونکر نہ بیکسی میں مرا دل ہو بے قرار | شاہا مدد کرو مری از بہرِ کردگار

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

بحرِ الم میں اب مری کشتی تباہ ہے | یا دل میں یاد آپ کی یا لب پہ آہ ہے
جاؤں کدھر کہ آنکھوں میں عالم سیاہ ہے | اب آستانِ پاک مری سجدہ گاہ ہے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصر عن ذیلکم یدی

اے دو جہاں کے مالک و مختار الغیاث
اے پیشوائے مومن و دیندار الغیاث
اے بیکسوں کے سرور و سردار الغیاث
اے بحرِ فیض رحمتِ غفار الغیاث

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

اے شاہ المدد مرے سلطان الاماں
ذیقدر الحذر مرے ذیشان الاماں
اے شیرِ حق نبیؐ کے دل و جاں الاماں
دریائے غم کا دل پہ ہے طوفان الاماں

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مولا تمھیں نبیؐ کی نبوت کی ہے قسم
اور فاطمہؑ کی عفت و عصمت کی ہر قسم
مولا تمھیں حسنؑ کی عبادت کی ہے قسم
اور شاہِ کربلاؑ کی شہادت کی ہے قسم

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

زین العبّاؑ کا واسطہ شاہا مدد کرو
سر سے بلائے رنج و مصیبت کو رد کرو
قیدِ محن سے میرے چھڑانے میں کد کرو
شیرِ خدا ہو حملہ بھی مثلِ اسد کرو

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

بہرِ جناب باقرؑ و جعفرؑ اب آئیے
بہرِ جناب موسیٰؑ کاظم بچائیے
بہرِ رضاؑ اسیرِ محن کو چھڑائیے
بہرِ تقیؑ و بہرِ نقیؑ غم ہٹائیے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

بہرِ جناب عسکریؑ رہنمائے دیں
بہرِ ظہورِ مہدیؑ ہادیٔ مہ جبیں

ہو شاد کام جلد یہ مغموم و دل حزیں
میرا بجز حضور ٹھکانا کہیں نہیں

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مولا تمھیں ہے آلِ پیمبرؐ کا واسطہ
عباسؑ سے جری و غضنفر کا واسطہ
تشنہ ہے بے زباں علی اصغرؑ کا واسطہ
اور نوجوانیٔ علی اکبرؑ کا واسطہ

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مشکلکشا علیؑ دمِ مشکلکشائی ہے
حاجت روا کرو دمِ حاجت روائی ہے
احسنؔ پہ فوجِ رنج و الم کی چڑھائی ہے
آقا دوہائی ہے مرے مولا دوہائی ہے

یا مرتضیٰ علیؑ ولی انت مقصدی
واللہ لا اقصد عن ذیلکم یدی

مفاتیح الجنان اردو

مترجمہ: جناب شیخ الجامعہ مولانا مولوی اختر عباس صاحب قبلہ۔

یہ کتاب لاکھوں کی تعداد میں ایران میں طبع ہو چکی ہے اور لاکھوں زائرین اس سے زیارات بجا لا چکے ہیں۔ ایران میں ہر شیعہ کے گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اس کتاب کی اتنی بڑی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مولانا موصوف نے اُسے اردو میں ترجمہ کر کے مذہب شیعہ کے لئے ایک بہت بڑی خدمت کی ہے۔ آفسٹ چھپائی۔ عمدہ کاغذ سائز ½۷ × ۱۰ حجم ۴۰۶ صفحات ہدیہ قسم اول سفید کاغذ مجلد ڈائیدار - خرچہ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ

امامیہ کتب خانہ مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

جنابِ سیدہؑ طاہرہ

بابا نے تیرے اُمتِ عاصی کو بچایا
شربت تیرے شوہر نے ہے قاتل کو پلایا
خود رنج اُٹھائے ہمیں دوزخ سے بچایا
خوشنودیِ رب کے لئے سم بیٹے نے پایا

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سَم سے تو ہوا شبّرؑ ممدوح پہ صدمہ
ان صدموں کا بعد ہے میری رُوح پہ صدمہ
اور کرب و بلا میں ہوا جب نوح پہ صدمہ
کیوں اور ہو کوئی دِل مجروح پہ صدمہ

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

آفت سے غم و رنج سے اب جاں کو اماں دو
نالاں کو اماں خائف ترساں کو اماں دو
مَیں سخت پریشان ہوں پریشاں کو اماں دو
محروم کو مغموم کو گریاں کو اماں دو

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

اب لب پہ میرے نامِ شہِ تشنہ لب آیا
سائل ترے در پہ نہیں ہے بے سبب آیا
شکر ترے کُنبہ کا میں نام و نسب آیا
للہ ذرا پوچھ کہاں سے ہے کب آیا

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سائل کو جھڑکنے کی تو عادت نہیں تیری
مخفی کوئی دنیا میں سخاوت نہیں تیری

عصیاں نہ بجل ہوں یہ شفاعت نہیں تیری
غیروں سے کہوں کچھ یہ اجازت نہیں تیری

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سائل ہوں ذرا زوجۂ حیدرؑ میری سُن لے
ہے مریمؑ و سارہؑ سے تُو بہتر میری سُن لے
خالق کے لئے بنتِ پیمبرؐ میری سن لے
اے والدۂ محسنؑ و شبّرؑ میری سُن لے

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

دشمن بھی جو سائل تیرے گھر آگیا بی بی
یہ غم تو میرے دل کو بس اب کھا گیا بی بی
کچھ اپنی تمنا سے سوا پا گیا بی بی
کیوں راز نہ تقدیر کا سمجھا گیا بی بی

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

بے جا تو یہ کچھ مانگنا میرا نہیں بی بی
محروم رہے خلق یہ شیوہ نہیں بی بی
کچھ پہلے پہل کا تو یہ پھیرا نہیں بی بی
سائل کوئی خالی کبھی پھیرا نہیں بی بی

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

کیوں حکم مجھے ثانیِ مریمؑ نہیں ہوتا
کیوں بنتِ شہنشاہِ دوعالم نہیں ہوتا
کیوں عقدہ بھی حل رنج و الم کا نہیں ہوتا
کیا دیر ہے کیوں دُور میرا غم نہیں ہوتا

چھُڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

خادم کو بھلا آقا سے کیا کیا نہیں ملتا
ہے میری خطا جو مجھے مانگا نہیں ملتا
دُنیا نہیں یا توشۂ عقبےٰ نہیں ملتا
حد ہوگئی حسنینؑ کا صدقہ نہیں ملتا

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

غیرت کا تقاضہ ہے یہ شکوہ نہیں بی بی   اظہار محبت اپنا طریقہ نہیں بی بی
غیروں سے کہوں جاکے یہ شیوہ نہیں بی بی   اس در کے سوا اور وسیلہ نہیں بی بی

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

بخشی ہے مجھے دولتِ ایمان نبیؐ نے   مشکل میں مدد کی ہے سدا حق کے ولی نے
پہلے بھی کرم مجھ پہ کئے حق کے وصی نے   بھولا نہیں ہے یاد دیا ہے جو علیؑ نے

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

اکثر ہمیں آفات سے بی بیؑ نے بچایا   غم سے بھی کئی مرتبہ آکے چھُڑایا
عُریانی میں اکثر ہمیں چادر میں چھُپایا   آیا ہے تمہارے لئے تطہیر کا سایا

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

معلوم ہے بالکل مجھے بی بی کا طریقہ   شوہر سے کبھی اپنے لئے کچھ نہیں مانگا
بچّوں کے لئے یاد ہے دامن کا پکڑنا   یوں ہی میرے مقصد کو کرا دیجئے پورا

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

لِلّٰہ بلاؤں کو میرے سر سے تو رَدّ کر   اب صبر میرے ہاتھ سے جاتا ہے مدد کر
حاجت میری پوری ہو خدا کے لئے کد کر   چلاؤں میں کب تک کوئی اسکی بھی تو حد کر

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے

یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

سُن لیجئے جو کچھ مجھے تقدیر کا ڈر ہے   اور ساتھ ہی اس کے فلک پیر کا ڈر ہے
جاؤں جو کہیں اور تو تحقیر کا ڈر ہے   کچھ آپ کا کچھ حضرتِ شبیرؑ کا ڈر ہے

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زھرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

مدّاح ہے خادم یہ تیرا مجھ کو گلہ ہے   اب دیر تیری بندہ نوازی پہ بھی کیا ہے
واللہ میرا حال مصیبت پہ بجا ہے   شہزادی جو خدمت میں تیری عرض کیا ہے

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

دشمن بھی ستائیں مجھے میں رنج نہ کھاؤں   اور حرف شکایت کا ذرا لب پہ نہ لاؤں
انسان ہوں کب تک یہ بھلا صدمہ اُٹھاؤں   خادم تو تمہاری ہوں کہاں کہنے کو جاؤں

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

اب چین عطا خالقِ یزداں سے ہو بی بی   اور شوق مجھے قرأت قرآں سے ہو بی بی
تکلیف نہ وسواس کی شیطاں سے ہو بی بی   مقبول دُعا میری دل و جاں سے ہو بی بی

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

آرام زمانے میں مجھے آج نہ کل ہے   ہر وقت میری آنکھوں میں تصویرِ اجل ہے
بس ناز ہے تم پر یہ بنا میرا عمل ہے   یوں مانگنا میرا بخدا پہلے پہل ہے

چھُڑوادو ہمیں غم سے یہی وقتِ کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچّوں کی قسم ہے

مصحف نے کیا ناز تلاوت پہ تمہاری
خالق کو مباہات سخاوت پہ تمہاری
ہے شانِ نبیؐ صاف شباہت پہ تمہاری
نازاں ہیں گناہگار شفاعت پہ تمہاری

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

آقا میرا خاتون کا فرزند ہے شبیرؑ
آمیر کے صدقے سے ہنرمند ہے شبیرؑ
حیدرؑ کا خلف میرا خداوند ہے شبیرؑ
اس بات سے کیا خرم و خورسند ہے شبیرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

اللہ نے دکھلایا ہمیں فاطمہؑ کا گھر
بی بی میری جانب سے ذرا کہہ دو یہ بڑھ کر
یاں مجھ کو نبیؐ مل گئے اور خالقِ اکبر
اب وقت مصیبت ہے بچا لیں مجھے حیدرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

وہ حال ہے میرا جو نہیں قابل تحریر
محتاج پریشاں ہوں نہیں کچھ میری توقیر
برگشتہ زمانہ ہے تو دشمن فلک پیر
فریاد ہے فریاد ہے لے مادرِ شبیرؑ

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

مسکین تو پیٹ اپنا بھرے منہ کو میں دیکھوں
قیدی کو ملے در سے تیرے منہ کو میں دیکھوں
پائے جو یتیم آ کے کہے منہ کو میں دیکھوں
خادم کو کوئی لے کے پھرے منہ کو میں دیکھوں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

دل آپ کو روتا ہے تو کیا آپ کو روئیں
خود آپ کو رویا کریں یا آپ کو روئیں

خود سے جو ہو فرصت بخدا آپ کو روئیں
ٹل جائے مصیبت تو ذرا آپ کو روئیں

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

سائل تیرا اب غیر کے گھر جا نہیں سکتا
تو چاہے جو خالق سے تو کیا آ نہیں سکتا
اوروں کا دیا تیری قسم کھا نہیں سکتا
جبریلؑ تیرے کہنے سے کیا لا نہیں سکتا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

کیا جا کے کروں غیر کے گھر ہو بھی تو ایسا
خود جھیلے مصائب کو جگر ہو بھی تو ایسا
پوری ہو تمنا کوئی در ہو بھی تو ایسا
ہر ایک کی سن لے جو بشر ہو بھی تو ایسا

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

یا فاطمہؑ آئمہ اطہر کا تصدق
اصغرؑ کا اور عباسؑ دلاور کا تصدق
قاسمؑ کا تصدق علی اکبرؑ کا تصدق
کلثومؑ کا اور زینبؑ مضطر کا تصدق

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

ہے ختم سخن اب مجھے شیطاں سے چھڑا دو
جو دل میں تمنا ہے سبھی حق سے دلا دو
سجادؑ کے صدقے سے میرے دکھ کو گنوا دو
ہے شوق زیارت مجھے زیارت تو کرا دو

چھڑوا دو ہمیں غم سے یہی وقت کرم ہے
یا فاطمہؑ زہرا تمہیں بچوں کی قسم ہے

تمام شیعہ جنتریوں کی سرتاج
اثنا عشری جنتری کلاں
جو کہ ہر سال ماہ اکتوبر یا نومبر میں شائع ہو جاتی ہے لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ ٹائیٹل رنگین۔ صفحات سب سے زیادہ۔ ہدیہ سب سے کم۔ آج ہی طلب فرمائیے۔

اس مناجات کے جملہ حقوق محفوظ ہیں ۔

مناجات

حضرت ابوالفضل العباس علیہ السلام

آتا نہیں جینے کا نظر کوئی قرینہ
دو نیم ہے انگشتری دل کا نگینہ
موجوں کے حوالے ہوا ہستی کا سفینہ

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

دامن لیے ہیں جو چاک وہ سینے نہیں دیتے
اور بادۂ تسکین کو پینے نہیں دیتے
دشمن جو ہیں وہ چین سے جینے نہیں دیتے

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

گھر پر میرے اب ڈالا ہے بدبختی نے ڈیرا
ماحول پہ چھایا ہے گھٹا ٹوپ اندھیرا
ہر سمت ہے تاریک گھٹاؤں کا بسیرا

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

مدت سے ہوں زندان مصیبت میں گرفتار
دیکھو جسے آتا ہے نظر در پئے آزار،
ہر وقت میں ایک تازہ مصیبت سے ہوں دوچار

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

جان اپنی جھمیلوں سے چھڑائی نہیں جاتی
اور تازہ مصیبت بھی اٹھائی نہیں جاتی
تسکین کی صورت کوئی پائی نہیں جاتی

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

ہستی میری فریاد سے معمور ہوئی ہے
برباد بہت خاطر رنجور ہوئی ہے
شکوہ پہ طبیعت میری مجبور ہوئی ہے

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

مجھ سا کوئی بے یار و مددگار نہیں ہے
برباد نہیں بےکس و ناچار نہیں ہے
حامی کوئی جز آپ کے سرکار نہیں ہے

منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

احباب بھی تو میری مدد کو نہیں آتے
اور آکے مصیبت میں نہیں ہاتھ بٹاتے
صورت بھی نہیں آن کے وُہ اپنی دکھاتے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

داماں کرم مجھ کو اُڑھا دیجئے مولا !
تسکین کا پیغام سُنا دیجئے مولا
بگڑی ہوئی تقدیر بنا دیجئے مولا
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

کس وقت میرے ہونٹوں پہ لب بین نہیں ہے
کیا ربط میرے آپکے ما بین نہیں ہے
واللہ کسی طرح مجھے چین نہیں ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

سرکار کو شبیرؑ کی دختر کی قسم ہے
اور زینبؑ و کلثومؑ کی چادر کی قسم ہے
اصغرؑ کی قسم اور علی اکبرؑ کی قسم ہے
منجدھار میں ہوں جلد خبر لیجئے میری
یا حضرت عباسؑ مدد کیجئے میری

ختم ———— شُد

التماس سورہ فاتحہ برائے تمام مرحومین

۱] شیخ صدوقؒ
۲] علامہ مجلسیؒ
۳] علامہ ساظہر حسین
۴] علامہ سید علی نقی
۵] بیگم و سید عابد علی رضوی
۶) بیگم و سید احمد علی رضوی
۷) بیگم و سید رضا امجد
۸) بیگم و سید علی حیدر رضوی
۹) بیگم و سید سبط حسن
۱۰) بیگم و سید مردان حسین جعفری
۱۱) بیگم و سید جار حسین
۱۲) بیگم و مرزا توحید علی
۱۳) سید حسین عباس فرحت
۱۴) بیگم و سید جعفر علی رضوی
۱۵) سید انعام حسین زیدی
۱۶) سیدہ ہما زہرہ
۱۷) سیدہ رضویہ خاتون
۱۸) سید نجم الحسن
۱۹) سید مبارک رضا
۲۰) سید تہنیت حیدر نقوی
۲۱) بیگم و مرزا احمد ہاشم
۲۲) سید باقر علی رضوی
۲۳) بیگم و سید باسط حسین
۲۴) سید عرفان حیدر رضوی
۲۵) بیگم و اخلاق حسین
۲۶) سید ممتاز حسین
۲۷) بیگم و سید اختر عباس
۲۸) سید محمد علی
۲۹) سیدہ رضیہ سلطان
۳۰) سید مظفر حسنین
۳۱) سید باسط حسین نقوی
۳۲) غلام محی الدین
۳۳) سید ناصر علی زیدی
۳۴) سید وزیر حیدر زیدی
۳۵) ریاض الحق
۳۶) خورشید بیگم